

بیمات کج خرافات

تزووفتو

اہلسنت میں السج جاہلانہ رومنات کارو

امام احمد رضا خان بریلوی

کی تعلیمات کی روشنی میں تزووفتو

تالیف

مولانا محمد شہزاد قادری ترائی

زویا

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

www.waseemziyai.com

March 2019

اہلسنت وجماعت کا قرآن و سنت کا عظیم ادارہ

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

شعبہ حفظ: 145 شعبہ ناظرہ: 240

شعبہ درس نظامی: 105 شعبہ تجوید: 10

طلبہ:

اور انہیں شعبہ جات میں 400 سے زائد طلبا اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

شعبہ حفظ و ناظرہ 14 اساتذہ شعبہ درس نظامی و تجوید 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم یعنی اسکول 11 اساتذہ باورچی 2 خادم 4 چوکیدار 2

مدرسہ کا اسٹاف

کل طلبہ کم و بیش پانچ سو اور پورہ اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

HABIB BANK LTD. BARNES STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 00500025657003 - BRANCH CODE :0050

DONATION



www.facebook.com/markazuloom

<https://www.waseemziyai.com>  <https://www.youtube.com/waseemziyai>

مرکز علوم اسلامی (د. حسینی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اہلسنت میں رائج جاہلانہ رسومات کا رد امام اہلسنت امام احمد رضا کی تعلیمات کی روشنی میں

بدعات کے خلاف

لئے امام احمد رضا خان بریلوی

نواقض

تالیف

مولانا محمد شہزاد ترائی قادری

زاویہ پبلشرز

8-C دربار مارکیٹ - لاہور

voice: 042-37300642 - 042-37112954 - 042-37248657

Email: zaviapublishers@gmail.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

2015ء

500..... باراول

..... ہدیہ

..... ناشر نجابت علی تارڑ

﴿ لیگل ایڈوائزرز ﴾

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

﴿ ملنے کے لیے ﴾

ظہور ہوٹل، دکان نمبر 2
دا تا اور مار مار کیٹ، لاہور
Email: zaviapublishers@gmail.com
042-37300642

زاویہ پبلشرز

- 021-34219324 مکتبہ برکات المدینہ، کراچی
- 021-32216464 مکتبہ رضویہ آرام باغ، کراچی
- 051-5558320 احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی
- 051-5536111 اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی
- 022-2780547 مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، حیدر آباد
- 0301-7728754 مکتبہ متینویہ، پرانی سبزی منڈی روڈ، بہاول پور
- 0321-7387299 نورانی وراثی ہاؤس، بلاک نمبر 4، ڈیرہ غازی خان
- 0301-7241723 مکتبہ بابا فرید چوک چنی قبر پاکپتن شریف
- 0321-7083119 مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ
- 041-2626250 اقرا بک سیلرز، فیصل آباد
- 041-2631204 مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد
- 0333-7413467 مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد
- 0313-4812626 مکتبہ باب الاسلام، فیضان مدینہ، حیدر آباد
- 0331-2476512 مکتبہ حسان اینڈ پرفیومرز، پرانی سبزی منڈی کراچی
- 0300-6203667 رضا بک شاپ، میلاد فوارہ چوک، گجرات
- 040-4226812 مکتبہ فریدیہ، ڈاننی سٹریٹ ساھیوال

- 8 -1 عرض مؤلف
- 10 -2 بدگمانی حرام ہے
- 11 -3 مزارات اولیاء پر ہونے والے خرافات
- 12 -4 مزار شریف کو بوسہ دینا اور طواف کرنا
- 13 -5 حاضریٰ روضہ انور کا صحیح طریقہ
- 13 -6 روضہ انور پر طواف و سجدہ منع ہے
- 14 -7 مزارات پر چادر چڑھانا
- 14 -8 عرس کا دن خاص کرنا
- 15 -9 عرس میں آتش بازی اور نیاز کا کھانا لٹکانا حرام
- 15 -10 عرس میں رنڈیوں کا ناچ حرام ہے
- 16 -11 وجد کا شرعی حکم
- 16 -12 حرمت مزامیر
- 17 -13 نشہ و بھنگ و چرس
- 17 -14 تصادیر کی حرمت
- 17 -15 سجدہ تعظیمی حرام اور سجدہ عبادت کفر ہے
- 18 -16 قبروں پر چراغ جلانا
- 19 -17 قبروں پر اگر اور لو بان جلانا
- 19 -18 فرضی مزار بنانا اور اس پر چادر چڑھانا

- 20 - 19 عورتوں کا مزارات پر جانا ناجائز ہے
- 20 - 20 مزارات اولیاء پر خرافات
- 21 - 21 مزارات پر حاضری کا طریقہ
- 22 - 22 مردے سنتے ہیں
- 23 - 23 ایک اہم فتویٰ
- 24 - 24 تعزیہ داری میں تماشا دیکھنا ناجائز ہے
- 25 - 25 تعزیہ داری کی مذمت
- 26 - 26 مرثیہ خوانی میں شریک ہونا
- 26 - 27 محرم الحرام میں مشہور من گھڑت رسومات
- 27 - 28 تعزیہ پر منت ماننا ناجائز ہے
- 27 - 29 مہندی نکالنا، سوز خوانی اور مجالس کا انعقاد
- 29 - 30 بت یا تعزیہ کا چڑھاوا مسلمان کو کھانا ناجائز نہیں
- 30 - 31 شیعوں کا لنگر کھانا ناجائز ہے
- 30 - 32 وفات کے موقع پر بے ہودہ رسومات
- 31 - 33 میت کے گھر مہمان داری
- 31 - 34 اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا
- 32 - 35 سوئم کے چنے کون تناول کر سکتا ہے
- 33 - 36 میت پر پھولوں کی چادر ڈالنا کیسا؟

- 34 - 37 جنازہ پر چادر ڈالنا کیسا؟
- 35 - 38 گیارہویں شریف کا انعقاد
- 36 - 39 اونچی قبریں بنانا خلاف سنت ہے
- 36 - 40 وقتِ دفن اذان کہنا کیسا؟
- 37 - 41 ایصالِ ثواب
- 38 - 42 قرآن خوانی کی اجرت
- 38 - 43 شبِ برات اور شادی میں آتش بازی
- 39 - 44 نسب پر فخر کرنا جائز نہیں ہے
- 40 - 45 حاضر و ناظر کا فلسفہ و عقیدہ حاضر و ناظر
- 41 - 46 پیرو مرشد اور مرید کے درمیان پردہ
- 41 - 47 جعلی عاملوں کا فال کھولنا
- 42 - 48 شیعوں کی مجالس میں کھانا اور سیاہ لباس پہننا حرام ہے
- 42 - 49 حیاتِ انبیاء اور حیاتِ اولیاء
- 44 - 50 اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی اور حضور ﷺ کا عطائی ہے (تین فتوے)
- 46 - 51 جاہل کا مرید ہونا
- 46 - 52 بیعت کے چار شرائط
- 47 - 53 تانبے اور پتیل کے تعویذ
- 47 - 54 امام ضامن باندھنا

- 48 -55 غیر اللہ سے استغاثہ اور مرد کے متعلق عقیدہ
- 49 -56 فرائض کو چھوڑ کر نفل بجالانا
- 50 -57 طریقت کی اصل تعریف
- 50 -58 جشن ولادت کا چراغاں
- 51 -59 جناب رسالت مآب ﷺ کو ادب کے ساتھ پکارنا
- 52 -60 مرد کا بال بڑھانا
- 53 -61 مرد کو چوٹی رکھنا حرام ہے
- 53 -62 اللہ تعالیٰ کو عاشق اور حضور ﷺ کو معشوق کہنا ناجائز ہے
- 53 -63 مدینہ طیبہ کو بیٹرب کہنا ناجائز و گناہ ہے
- 54 -64 مدینہ منورہ، مکتہ المکرمہ سے بھی افضل ہے
- 55 -65 حرام مال پر نیاز دینا زواہل ہے
- 55 -66 جاہلانہ رسم
- 56 -67 ماہ صفر المظفر منحوس نہیں
- 56 -68 آخری بدھ کی شرعی حیثیت
- 57 -69 یزید کیلئے مغفرت والی نماز کی روایت بے اصل ہے
- 57 -70 لال کافر کو قتل کرنے والی روایت بے اصل ہے
- 71 -71 غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ملک الموت سے زنبیل (ارواح) چھین لینے
- 58 والا واقعہ

- 72- روزہ مشکل کسٹار کھنا کیسا 58
- 73- داڑھی منڈوانے اور کتروانے والا فاسق ہے 59
- 74- کھانا بیٹھ کر جوتے اتار کر کھانا چاہئے 59
- 75- کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منع ہے 59
- 76- قبروں پر جو تا پہن کر چلنا اہل قبور کی توہین ہے 60
- 77- حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت علی رضی اللہ عنہم ہمیشہ سے مسلمان تھے 60
- 78- اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا؟ 61
- 79- بچلی کیا شے ہے؟ 62
- 80- زلزلہ کیوں آتا ہے؟ 62
- 81- واقعہ معراج سے منسوب کچھ من گھڑت باتیں 63
- 82- ”یا جنید“ والے واقعہ کی اصل حقیقت 64
- 83- اعراب قرآنی کا موجد کون ہے؟ 65
- 84- کیا غوث اعظم رضی اللہ عنہ پہلے حنفی تھے 66
- 85- منصور بن حلاج کا اصل واقعہ 66
- 86- حضور ﷺ کا معراج کی رات اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنا 68
- 87- تاش اور شطرنج کھیلنا گناہ حرام ہے 68

- 68 - 88 کیا انبیائے کرام کے فضلات شریفہ پاک ہیں؟
- 69 - 89 پانچے ٹخنے سے نیچے رکھنا مکروہ تتر یہی ہے
- 69 - 90 ذکر کرتے وقت بناوٹی وجد حرام ہے
- 70 - 91 ایک سے زائد انگٹھی پہننا ناجائز ہے
- 70 - 92 بزرگان دین کی تصاویر بطور تبرک لینا ناجائز ہے
- 71 - 93 مرشد کی ضرورت
- 72 - 94 سادات کرام کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے
- 72 - 95 شیخین کے گستاخ دائرہ اسلام سے خارج ہیں
- 73 - 96 یزید کو پلید لکھنا اور کہنا ناجائز ہے
- 73 - 97 ہندوؤں کے میلوں میں شرکت
- 74 - 98 طاقتوں پر شہید مرد
- 74 - 99 غیر صحابی کے ساتھ ”رضی اللہ عنہ“ لکھنا ناجائز ہے
- 75 - 100 قبر یا قبر کی طرف نماز پڑھنا
- 76 - 101 مونچھیں بڑھانا
- 76 - 102 تمباکو کا استعمال
- 78 - 103 قبرستان میں شیرینی کی تقسیم
- 79 - 104 تبرکات کا غلط امتساب

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین
82	1: کیا مرزا غلام احمد قادیانی کا بھائی امام احمد رضا علیہ الرحمہ کا استاد تھا؟
93	2: امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی علمی صلاحیت پر اعتراض
95	3: امام احمد رضا علیہ الرحمہ پر اعتراض کہ آپ کے نزدیک انسان کا نکاح غیر انسان سے ممکن ہے
97	4: امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے آیت ”انما انا بشر مملکم“ کا ترجمہ کرتے ہوئے ”ظاہری صورت بشری“ کے الفاظ استعمال کر کے تحریف کی ہے؟
98	5: سورہ نجم کی پہلی آیت کے ترجمہ پر اعتراض
100	6: امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کے نام کے ساتھ ”رضی اللہ عنہ“ کیوں لکھا جاتا ہے؟
101	7: دقتات السنن کی زبان پر اعتراض کا جواب
102	8: امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی کتاب ”سبحان السیوح“ کی عبارات پر اعتراض
104	9: امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے نسب نامے پر اعتراض
105	10: ملفوظات کی عبارت پر اعتراض
107	11: امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی کتاب ”الامن والعلی“ کے دو مقامات پر اعتراض
110	12: کیا امام احمد رضا علیہ الرحمہ بدعات کے نقیب تھے؟
130	13: مسلک اعلیٰ حضرت کیوں کہا جاتا ہے؟

عرض مولف

شیخ الاسلام و المسلمین، مجدد اعظم دین و ملت امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ اپنے وقت کے جید عالم فاضل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات میں بیک وقت بہت سی خصوصیات کو جمع فرمادیا تھا۔ ایک طرف آپ ایک بہترین فقیہ تھے۔ آپ کی نظر علم تفسیر و تاویل اور احادیث نبوی پر بہت گہری تھی اور آپ کی علمیت اور اصابت رائے کے اپنے ہی نہیں بلکہ بیگانے بھی قائل تھے۔ آپ کی سب سے بڑی امتیازی خصوصیت ”عشق رسول ﷺ“ ہے۔ ساری زندگی آپ نے مدح رسول ﷺ میں صرف کی۔

امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کے بارے میں ایک عام غلط فہمی یہ پائی جاتی ہے کہ ان کی وجہ سے برصغیر پاک و ہند میں بدعات کو فروغ حاصل ہوا اور دین میں ایسی نئی نئی باتیں پیدا ہوئیں جن سے شارع علیہ السلام کا دور کا بھی واسطہ نہیں رہا..... لیکن جب ہم امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی تحریروں اور خاص طور پر ان کے فتاویٰ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ بدعات کو فروغ دینے کا الزام نہ صرف یہ کہ غلط ہے بلکہ سراسر ان سے عدم واقفیت کا نتیجہ ہے۔

کھلے ذہن و دماغ کے ساتھ امام اہلسنت علیہ الرحمہ کی تحریروں اور فتاویٰ کے مطالعہ سے امام اہلسنت کی جو تصویر ہمارے سامنے آتی ہے وہ ایک ایسے داعی اور دینی رہنما کی ہے جس نے اپنے زمانے میں شدت کے ساتھ اور باضابطہ طور پر بدعات و منکرات کے خلاف تحریک چلا رکھی تھی اور اپنے مخصوص مزاج کے مطابق ان کے خلاف بڑے ہی سخت

الفاظ استعمال کئے ہیں۔

لہذا ہم اس کتاب میں ان تمام غیر شرعی رسومات اور وہ خرافات جن کی نسبت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کی طرف جاتی ہے، آپ ہی کی کتب سے اس کی مخالفت ثابت کریں گے تاکہ عام مسلمانوں پر یہ واضح ہو جائے کہ ان تمام خرافات اور بدعات کا امام احمد رضا علیہ الرحمہ اور ان کے سچے مسلک سے کوئی تعلق نہیں۔

اس کتاب کو پڑھنے کے بعد اپنی غلط گمانی کا محاسبہ کریں نیز اندازہ لگائیں کہ انہوں نے بدعتوں کا سدباب کیا یا ان کو فروغ دیا۔ آج بھی ان کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلنے کی کوشش کی جائے تو معاشرے میں نکھار آ سکتا ہے۔ بدعات و منکرات کی بیخ کنی کے لئے تصنیفات امام احمد رضا علیہ الرحمہ سے ہمیں بہت کچھ مل سکتا ہے۔ آپ علیہ الرحمہ نے یہی پیغام دیا اور ہر موڑ پر اسلامی احکام کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنا سفر شوق آگے بڑھانے کی تلقین فرمائی۔

اللہ تعالیٰ یہ کتاب تمام مسلمانوں کے لئے نافع بنائے اور اس کتاب کے پڑھنے سے بدگمانوں کی بدگمانی دور ہو۔ آمین ثم آمین

بدگمانی حرام ہے

القرآن: یا ایہا الذین امنوا احتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن

اثم

ترجمہ: اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو بے شک بعض گمان گناہ ہیں

(سورہ حجرات آیت 12 پارہ 26)

حدیث شریف: (برے) گمان سے دور رہو کہ (برے) گمان سب سے بڑھ کر

جھوٹی بات ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب الادب، حدیث 6066، جلد 3، ص 117)

بعض گمان گناہ ہیں

ایک مرتبہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ تھا ایک گدڑی اپنے مدینہ طیبہ سے کعبہ معظمہ کو تشریف لے جا رہے تھے اور ہاتھ میں صرف ایک تاملوٹ (یعنی ڈونگا) تھا۔ شفیق بلخی علیہ الرحمہ نے دیکھا (تو) دل میں خیال کیا کہ یہ فقیر اوروں پر اپنا بار (یعنی بوجھ) ڈالنا چاہتا ہے۔ یہ دوسوہ شیطانی آنا تھا کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا! شفیق..... بچو گمانوں سے (کہ) بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ نام بتانے اور دوسوہ دلی پر آگاہی سے نہایت عقیدت ہوگئی اور امام کے ساتھ ہو گئے۔ راستے میں ایک ٹیلے پر پہنچ کر امام صاحب نے اس سے تمھوڑا ریت لے کر تاملوٹ (یعنی ڈونگے) میں گھول کر بیا اور شفیق بلخی سے بھی پینے کو فرمایا۔ انہیں انکار کا چارہ نہ ہوا جب پیا تو ایسے نفیس لذیذ اور خوشبودار ستو تھے کہ عمر بھر نہ دیکھے نہ سنے (عیون الحکایات، حکایت نمبر 131 ص 149/150)

شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی میاں کچھ چھوی فرماتے ہیں کہ محدث بریلی علیہ الرحمہ کسی نئے مذہب کے بانی نہ تھے از اول تا آخر مقلد رہے۔ ان کی ہر تحریر کتاب و سنت اور اجماع و قیاس کی صحیح ترجمان رہی۔ نیز سلف صالحین و ائمہ مجتہدین کے ارشادات اور مسلک اسلاف کو واضح طور پر پیش کرتی رہی۔ وہ زندگی کے کسی گوشے میں ایک پل کے لئے بھی ”سبیل مومنین صالحین“ سے نہیں ہٹے۔ اب اگر ایسے کرنے والوں کو ”بریلوی“ کہہ دیا گیا تو کیا بریلویت و سنیت کو بالکل مترادف المعنی نہیں قرار دیا گیا؟ اور بریلویت کے وجود کا آغاز محدث بریلی علیہ الرحمہ کے وجود سے پہلے ہی تسلیم نہیں کر لیا گیا؟

مزارات اولیاء پر ہونے والے خرافات

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے مزارات شعائر اللہ ہیں ان کا احترام و ادب ہر مسلمان پر لازم ہے، خاصان خدا ہر دور میں مزارات اولیاء پر حاضر ہو کر فیض حاصل کرتے ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے مولیٰ ﷺ کے مزار پر حاضر ہو کر آپ ﷺ سے فیض حاصل کیا کرتے تھے..... پھر تابعین کرام صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مزارات پر حاضر ہو کر فیض حاصل کیا کرتے تھے، پھر تبع تابعین، تابعین کرام کے مزارات پر حاضر ہو کر فیض حاصل کیا کرتے تھے، تبع تابعین اور اولیاء کرام کے مزارات پر آج تک عوام و خواص حاضر ہو کر فیض حاصل کرتے ہیں اور انشاء اللہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

لادینی قوتوں کا یہ ہمیشہ سے وطیرہ رہا ہے کہ وہ مقدس مقامات کو بدنام کرنے کے لئے وہاں خرافات و منکرات کا بازار گرم کر داتے ہیں تاکہ مسلمانوں کے دلوں سے مقدس مقامات اور شعائر اللہ کی تعظیم و ادب ختم کیا جاسکے۔ یہ سلسلہ سب سے پہلے بیت المقدس

سے شروع کیا گیا۔ وہاں فاشی و عریانی کے اڈے قائم کئے گئے، شرابیں فروخت کی جانے لگیں اور دنیا بھر سے لوگ صرف عیاشی کرنے کے لئے بیت المقدس آتے تھے (معاذ اللہ)

اسی طرح آج بھی مزارات اولیاء پر خرافات، منکرات، چرس و بھنگ، ڈھول تماشے، ناچ گانے اور رقص و سرور کی محافلیں سجائی جاتی ہیں تاکہ مسلمان ان مقدس ہستیوں سے بدظن ہو کر یہاں کا رخ نہ کریں۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ بعض لوگ یہ تمام خرافات اہلسنت اور امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کے کھاتے میں ڈالتے ہیں جو کہ بہت سخت قسم کی خیانت ہے۔

اس بات کو بھی مشہور کیا جاتا ہے کہ یہ سارے کام جو غلط ہیں، یہ امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کی تعلیمات ہیں۔ پھر اس طرح عوام الناس کو اہلسنت اور امام اہلسنت علیہ الرحمہ سے برگشتہ کیا جاتا ہے۔ اگر ہم لوگ امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کی کتابوں اور آپ کے فرامین کا مطالعہ کریں تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ بدعات و منکرات کے قاطع یعنی ختم کرنے والے تھے۔ اب مزارات پر ہونے والے خرافات کے متعلق آپ ہی کے فرامین اور کتابوں سے اصل حقیقت ملاحظہ کریں اور اپنی بدگمانی کو دور کریں۔

مزار شریف کو بوسہ دینا اور طواف کرنا

امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مزار کا طواف کہ محض بہ نیت تعظیم کیا جائے نا جائز ہے کہ تعظیم بالطواف مخصوص خانہ کعبہ ہے۔ مزار شریف کو بوسہ نہیں

دینا چاہئے۔ علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے مگر بوسہ دینے سے بچنا بہتر ہے اور اسی میں ادب زیادہ ہے۔ آستانہ بوسی میں حرج نہیں اور آنکھوں سے لگانا بھی جائز کہ اس سے شرع میں ممانعت نہ آئی اور جس چیز کو شرح نے منع نہ فرمایا وہ منع نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ”ان الحكم الا اللہ“ ہاتھ باندھے لٹے پاؤں آنا ایک طرز ادب ہے اور جس ادب سے شرع نے منع نہ فرمایا اس میں حرج نہیں۔ ہاں اگر اس میں اپنی یا دوسرے کی ایذا کا اندیشہ ہو تو اس سے احتراز (بچا) کیا جائے

(فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص 8، مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)

روضہ انور پر حاضری کا صحیح طریقہ

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ خرددار جالی شریف (حضور ﷺ کے مزار شریف کی سنہری جالیوں) کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کہ خلاف ادب ہے بلکہ (جالی شریف) سے چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ۔ یہ ان کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور بلایا، اپنے مواجہ اقدس میں جگہ بخشا، ان کی نگاہ کرم اگرچہ ہر جگہ تمہاری طرف تھی اب خصوصیت اور اس درجہ قرب کے ساتھ ہے (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 10 ص 765، مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

روضہ انور پر طواف و سجدہ منع ہے

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں روضہ انور کا طواف نہ کرؤ نہ سجدہ کرؤ نہ اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو۔ حضور کریم ﷺ کی تعظیم ان کی اطاعت میں ہے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف جدید جلد 10 ص 769 مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)
معلوم ہوا کہ مزارات پر سجدہ کرنے والے لوگ جہلا میں سے ہیں اور جہلاء کی حرکت کو تمام اہلسنت پر ڈالنا سراسر خیانت ہے، اور امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کی تعلیمات کے خلاف ہے۔

مزارات پر چادر چڑھانا

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے مزارات پر چادر چڑھانے کے متعلق دریافت کیا تو جواب دیا جب چادر موجود ہو اور ہنوز پرانی یا خراب نہ ہوئی کہ بدلنے کی حاجت ہو تو بیکار چادر چڑھانا فضول ہے بلکہ جو دام اس میں صرف کریں اللہ تعالیٰ کے ولی کی روح مبارک کو ایصالِ ثواب کے لئے محتاج کو دیں (احکام شریعت حصہ اول ص 42)

عرس کا دن خاص کیوں کیا جاتا ہے

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ بزرگان دین کے اعراس کی تعیین (یعنی عرس کا دن مقرر کرنے) میں بھی کوئی مصلحت ہے؟
آپ سے جواباً ارشاد فرمایا ہاں اولیائے کرام کی ارواح طیبہ کو ان کے وصال کے دن قبور کریمہ کی طرف توجہ زیادہ ہوتی ہے چنانچہ وہ وقت جو خاص وصال کا ہے۔ اخذ برکات کے لئے زیادہ مناسب ہوتا ہے۔ (ملفوظات شریف ص 383، مطبوعہ مکتبہ المدینہ کراچی)

عرس میں آتش بازی اور نیاز کا کھانا لٹانا حرام ہے

سوال: بزرگان دین کے عرس میں شب کو آتش بازی جلانا اور روشنی بکثرت کرنا بلا حاجت اور جو کھانا بغرض ایصال ثواب پکایا گیا ہو۔ اس کو لٹانا کہ جو لوٹنے والوں کے پھروں میں کئی من خراب ہو کر مٹی میں مل گیا ہو اس فعل کو بانیان عرس موجب فخر اور باعث برکت قیاس کرتے ہیں۔ شریعت عالی میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: آتش بازی اسراف ہے اور اسراف حرام ہے، کھانے کا ایسا لٹانا بے ادبی ہے اور بے ادبی محرومی ہے، تصنیع مال ہے اور تصنیع حرام۔ روشنی اگر مصالح شرعیہ سے خالی ہو تو وہ بھی اسراف ہے (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 24 ص 112، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

عرس میں رنڈیوں کا ناچ حرام ہے

سوال: تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل کی فخر المطالع لکھنؤ کی چھپی ہوئی کہ صفحہ 329 پر جو عرس شریف کی تردید میں کچھ نظم ہے اور رنڈی وغیرہ کا حوالہ دیا ہے، اسے جو پڑھا تو جہاں تک عقل نے کام کیا سچا معلوم ہوا کیونکہ اکثر عرس میں رنڈیاں ناچتی ہیں اور بہت بہت گناہ ہوتے ہیں اور رنڈیوں کے ساتھ ان کے یار آشنا بھی نظر آتے ہیں اور آنکھوں سے سب آدمی دیکھے ہیں اور طرح طرح کے خیال آتے ہیں۔ کیونکہ خیال بد و نیک اپنے قبضہ میں نہیں، ایسی اور بہت ساری باتیں لکھی ہیں جن کو دیکھ کر تسلی بخش جواب دیجئے؟

جواب: رنڈیوں کا ناچ بے شک حرام ہے، اولیائے کرام کے عرسوں میں بے قید جاہلوں نے یہ معصیت پھیلائی ہے (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 29 ص 92، مطبوعہ رضا

وجد کا شرعی حکم

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا کہ مجلس سماع میں اگر مزامیر نہ ہوں (اور) سماع جائز ہو تو وجد والوں کا رقص جائز ہے یا نہیں؟ آپ نے جو ابا ارشاد فرمایا کہ اگر وجد صادق (یعنی سچا) ہے اور حال غالب اور عقل مستور (یعنی زائل اور اس عالم سے دور تو اس پر تو قلم ہی جاری نہیں۔

اور اگر بہ تکلف وجد کرتا ہے تو ”تشنی اور نکسر“ یعنی لچکے توڑنے کے ساتھ حرام ہے اور بغیر اس کے ریا و اظہار کے لئے ہے تو جہنم کا مستحق ہے اور اگر صادقین کے ساتھ تہجد بہ نیت خالصہ مقصود ہے کہ بنتے بنتے بھی حقیقت بن جاتی ہے تو حسن و محمود ہے حضور کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے)

(ملفوظات شریف 231، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

حرمت مزامیر

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مزامیر یعنی آلات لہو و لعب بروجہ لہو و لعب بلاشبہ حرام ہیں جن کی حرمت اولیاء و علماء دونوں فریق مقتداء کے کلمات عالیہ میں مصرح، ان کے سننے سنانے کے گناہ ہونے میں شک نہیں کہ بعد اصرار کبیرہ ہے اور حضرات علیہ سادات بہت کبرائے سلسلہ عالیہ چشت کی طرف اس کی نسبت محض باطل و افتراء ہے (فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص 54)

نشہ و بھنگ و چرس

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ نشہ بذاتہ حرام ہے۔ نشہ کی چیزیں پینا جس سے نشہ بازوں کی مناسبت ہو اگرچہ حد نشہ تک نہ پہنچے یہ بھی گناہ ہے ہاں اگر دوا کے لئے کسی مرکب میں افیون یا بھنگ یا چرس کا اتنا جز ڈالا جائے جس کا عقل پر اصلاً اثر نہ ہو حرج نہیں۔ بلکہ افیون میں اس سے بھی بچنا چاہئے کہ اس خبیث کا اثر ہے کہ معدے میں سوراخ کر دیتی ہے۔ (احکام شریعت جلد دوم)

تصاویر کی حرمت

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جاندار کی تصویریں بنانا ہاتھ سے ہو خواہ عکسی حرام ہے اور ان معبودان کفار کی تصویریں بنانا اور سخت تر حرام و اشد کبیرہ ہے ان سب لوگوں کو امام بنانا گناہ ہے اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی قریب الحرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص 190)

غیر اللہ کو سجدہ تعظیمی حرام اور سجدہ عبادت کفر ہے

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مسلمان اے مسلمان! اے شریعت مصطفوی کے تابع فرمان! جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت عزت عز جلالہ (رب تعالیٰ) کے سوا کسی کے لئے نہیں غیر اللہ کو سجدہ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک

مہین و کفر مبین اور سجدہ تحیت (تعظیمی) حرام و گناہ کبیرہ بالیقین۔ (الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التحیۃ، ص 5 مطبوعہ بریلی ہندوستان)

چراغ جلانا

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے قبروں پر چراغ جلانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو شیخ عبدالغنی نابلسی علیہ الرحمہ کی تصنیف حدیقہ ندیہ کے حوالے سے تحریر فرمایا کہ قبروں کی طرف شمع لے جانا بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے (اگرچہ قبر کے قریب تلاوت قرآن کے لئے موم بتی جلانے میں حرج نہیں مگر قبر سے ہٹ کر ہو)

(البریق المنار بشموع المزاور ص 9 مطبوعہ لاہور)

اس کے بعد محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ سب اس صورت میں ہے کہ بالکل فائدے سے خالی ہو اور اگر شمع روشن کرنے میں فائدہ ہو کہ موقع قبور میں مسجد ہے یا قبور سر راہ ہیں وہاں کوئی شخص بیٹھا ہے تو یہ امر جائز ہے (البریق المنار بشموع المزاور ص 9 مطبوعہ لاہور)

ایک اور جگہ اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں اصل یہ کہ اعمال کا مدار نیت پر ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں عمل کا دار و مدار نیت پر ہے اور جو کام دینی فائدے اور دنیوی نفع جائز دونوں سے خالی ہو عبث ہے اور عبث خود مکروہ ہے اور اس میں مال صرف کرنا اسراف ہے اور اسراف حرام ہے۔

قال الله تعالى 'ولا تسرفوا ان الله لا يحب المسرفين اور مسلمانوں کو نفع پہنچانا بلاشبہ محبوب شارع ہے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی کو نفع پہنچائے تو پہنچائے (احکام شریعت حصہ اول ص 38 مطبوعہ آگرہ ہندوستان)

اگر اور لو بان جلانا

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے قبر پر لو بان وغیرہ جلانے کے متعلق دریافت کیا گیا تو جواب دیا گیا عود لو بان وغیرہ کوئی چیز نفس قبر پر رکھ کر جلانے سے احتراز کرنا چاہئے (پچتا چاہئے) اگرچہ کسی برتن میں ہو اور قبر کے قریب سلگانا (اگر نہ کسی تالی یا ذاکریا زائر حاضر خواہ عنقریب آنے والے کے واسطے ہو) بلکہ یوں کہ صرف قبر کے لئے جلا کر چلا آئے تو ظاہر منع ہے اسراف (حرام) اور ارضاعیت مال (مال کو ضائع کرنا ہے) میت صالح اس عرضے کے سبب جو اس قبر میں جنت سے کھولا جاتا ہے اور بہشتی نسیمیں (جنتی ہوائیں) بہشتی پھولوں کی خوشبوئیں لاتی ہیں۔ دنیا کے اگر اور لو بان سے غنی ہے (السنیۃ الانیقہ ص 70 مطبوعہ بریلی ہندوستان)

فرضی مزار بنانا اور اس پر چادر چڑھانا

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں سوال کیا گیا: مسئلہ: کسی ولی کا مزار شریف فرضی بنانا اور اس پر چادر وغیرہ چڑھانا اور اس پر فاتحہ

پڑھنا اور اصل مزار کا سا ادب و لحاظ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر کوئی مرشد اپنے مریدوں کے واسطے بنانے اپنے فرضی مزار کے خواب میں اجازت دے تو وہ قول مقبول ہوگا یا نہیں؟
الجواب: فرضی مزار بنانا اور اس کے ساتھ اصل کا سا معاملہ کرنا ناجائز و بدعت ہے اور خواب کی باتیں خلاف شرع امور میں مسوع نہیں ہو سکتی (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 9 ص 425، مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ”غیبتہ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزاروں پر جانا جائز ہے یا نہیں؟ بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور کس قدر صاحب قبر کی جانب سے۔ جس وقت وہ گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک واپسی آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں۔ سوائے روضہ رسول ﷺ کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں۔ وہاں کی حاضری البتہ سنت جلیلہ عظیمہ قریب بواجبات ہے اور قرآن کریم نے اسے مغفرت کا ذریعہ بتایا (ملفوظات شریف ص 240، ملخصاً رضوی کتاب گھر دہلی)

مزارات اولیاء پر خرافات

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اولیاء کرام کے مزارات پر ہر سال مسلمانوں کا جمع ہو کر قرآن مجید کی تلاوت اور مجالس کرنا اور اس کا

ثواب ارواح طیبہ کو پہنچانا جائز ہے کہ منکرات شرعیہ مثل رقص و مزامیر وغیرہا سے خالی ہو، عورتوں کو قبور پر ویسے جانا چاہئے نہ کہ مجمع میں بے حجانہ اور تماشے کا میلاد کرنا اور فوٹو وغیرہ کھنچوانا یہ سب گناہ و ناجائز ہیں جو شخص ایسی باتوں کا مرتکب ہو اسے امام نہ بنایا جائے (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص 216، مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)

مزارات پر حاضری کا طریقہ

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کی کتاب فتاویٰ رضویہ سے ملاحظہ ہو:

مسئلہ: حضرت کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ بزرگوں کے مزار پر جائیں تو فاتحہ کس طرح سے پڑھا کریں اور فاتحہ میں کون کون سی چیز پڑھا کریں؟

الجواب: مزارات شریفہ پر حاضر ہونے میں پانچ قدموں کی طرف سے جائے اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے پر مواجہہ میں کھڑا ہو اور متوسط آواز باادب سلام عرض کرے السلام علیک یا سیدی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ پھر درود غوثیہ، تین بار الحمد شریف ایک آیتہ الکرسی ایک بار سورہ اخلاص سات بار پھر درود غوثیہ سات بار اور وقت فرصت دے تو سورہ یس اور سورہ ملک بھی پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ الہی! اس قرأت پر مجھے اتنا ثواب دے جو تیرے کرم کے قابل ہے نہ اتنا جو میرے عمل کے قابل ہے اور اسے میری طرف سے اس بندہ مقبول کی نذر پہنچا..... پھر اپنا جو مطلب جائز شرعی ہو اس کے لئے دعا کرے اور صاحب مزار کی روح کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے پھر اسی طرح سلام کر کے

واپس آئے۔ مزار کو نہ ہاتھ لگائے نہ بوسہ دے (ادب اسی میں ہے) اور طواف بالاتفاق ناجائز ہے اور سجدہ حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 9 ص 522، مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور پنجاب)

مردے سنتے ہیں

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ یہ حدیث پیش کرتے ہیں:

حدیث شریف: غزوہ بدر شریف میں مسلمانوں نے کفار کی نعشیں جمع کر کے ایک کنویں میں پاٹ دیں حضور ﷺ کی عادت کریمہ تھی جب کسی مقام کو فتح فرماتے تو وہاں تین دن قیام فرماتے تھے یہاں سے تشریف لے جاتے وقت اس کنویں پر تشریف لے گئے جس میں کافروں کی لاشیں پڑی تھیں اور انہیں نام بنام آواز دے کر فرمایا ”ہم نے تو پالیا جو ہم سے ہمارے رب تعالیٰ نے سچا وعدہ (یعنی نصرت کا) فرمایا تھا کیوں تم نے بھی پایا جو سچا وعدہ (یعنی ناکار کا) تم سے تمہارے رب تعالیٰ نے کیا تھا؟ امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! بے جان سے کلام فرماتے ہیں؟ فرمایا جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے تم کچھ ان سے زیادہ نہیں سنتے مگر انہیں طاقت نہیں کہ مجھے لوٹ کر جواب دیں (صحیح بخاری، کتاب المغازی، حدیث 3976 جلد 3، ص 11)

تو جب کافر تک سنتے ہیں (تو پھر) مومن تو مومن ہے اور پھر اولیاء کی شان تو ارفع اعلیٰ ہے (یعنی اولیاء اللہ کتنا سنتے ہوں گے)

(پھر فرمایا) روح ایک پرند ہے اور جسم پنجرہ..... پرند جس وقت تک پنجرے میں ہے

اور اس کی پرواز اسی قدر ہے جب پنجرے سے نکل جائے اس وقت اس کی قوت پرواز دیکھئے (ملفوظات شریف ص 270 'مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی')

ایک اہم فتویٰ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے یہ نیت کی کہ اگر میری نوکری ہو جائے تو پہلی تنخواہ زیارت پیران کلیئر شریف کی نذر کروں گا، وہ شخص تیرہ تاریخ سے نوکر ہوا اور تنخواہ اس کی ایک مہینہ سترہ دن بعد ملی۔ اب یہ ایک ماہ کی تنخواہ صرف کرے یا سترہ دن کی؟ اور اس تنخواہ کا صرف کس طرح پر کرے یعنی زیارت شریف کی سفیدی و تعمیر وغیرہ میں لگائے یا حضرت صابر پیا صاحب علیہ الرحمہ کی روح پاک کو فاتحہ ثواب بخشے یا دونوں طرف صرف کر سکتا ہے؟

الجواب: امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں صرف نیت سے تو کچھ لازم نہیں ہوتا جب تک زبان سے الفاظ نذرا ایجاب کہے اور اگر زبان سے الفاظ مذکور کہے اور ان سے معنی صحیح مراد لئے یعنی پہلی تنخواہ اللہ تعالیٰ کے نام پر صدقہ کروں گا اور اس کا ثواب حضرت مخدوم صاحب علیہ الرحمہ کی نذر کروں گا یا پہلی تنخواہ اللہ تعالیٰ کے لئے مخدوم صاحب علیہ الرحمہ کے آستانہ پاک کے فقیروں کو دوں گا، یہ نذر صحیح شرعی ہے اور استحساناً وجوب ہو گیا۔ پہلی تنخواہ اسے فقیروں پر صدقہ کرنی لازم ہو گئی مگر یہ اختیار ہے کہ آستانہ پاک کے فقیروں کو دے اور جہاں کے فقیروں محتاجوں کو چاہے اور اگر یہ معنی صحیح مراد نہ تھے بلکہ بعض بے عقل جاہلوں کی طرح بے ارادہ صدقہ وغیرہ قربات شرعیہ

صرف یہی مقصود تھا کہ پہلی تنخواہ خود حضرت مخدوم صاحب کو دوں گا تو یہ نذر باطل محض و گناہ عظیم ہوگی۔

مگر مسلمان پر ایسے معنی مراد لینے کی بدگمانی جائز نہیں جب تک وہ اپنی نیت سے صراحتاً اطلاع نہ دے۔ اسی طرح اگر نذر زیارت کرنے سے اس کی یہ مراد تھی کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے عمارت زیارت شریف کی سفیدی کرادوں گا یا احاطہ مزار پر انوار میں روشنی کروں گا۔ جب بھی یہ نذر غیر لازم و نامعتبر ہے کہ ان افعال کی جنس سے کوئی واجب شرعی نہیں۔ رہا یہ کہ جس حالت میں نذر صحیح ہو جائے۔

پہلی تنخواہ سے کیا مراد ہوگی یہ ظاہر ہے کہ عرف میں مطلق تنخواہ خصوصاً پہلی تنخواہ ایک مہینہ کی اجرت کو کہتے ہیں۔ اگرچہ اس کا ایک جز بھی تنخواہ ہے اور عمر بھر کا واجب بھی تنخواہ ہے تو پہلی تنخواہ کہنے سے اول تنخواہ ایک ماہ ہی عرفاً لازم آئے گی۔

کیونکہ کسے عقد والے، قسم والے، نذر والے اور وقف کرنے والے کے کلام کو متعارف معنی پر محمول کیا جائے گا جیسا کہ اس پر نص کی گئی ہے (رد المحتار باب التعلین، دار احیاء التراث العربی بیروت جلد 2 ص 533، 499)

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 13 ص 591، مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

تعزیرہ داری میں تماشا دیکھنا جائز ہے

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ تعزیرہ داری میں لہو و لعب (یعنی کھیل کود یا تماشا) سمجھ کر جائے تو کیسا ہے؟

آپ نے جو ابا ارشاد فرمایا کہ نہیں جانا چاہئے۔ ناجائز کام میں جس طرح جان و مال سے مدد کرے گا یونہی سواد (یعنی گروہ) بڑھا کر بھی مدد ہوگا، ناجائز بات کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے۔ بندر نچانا حرام ہے اس کا تماشا دیکھنا بھی حرام ہے۔ در مختار و حاشیہ علامہ طحطاوی میں ان مسائل کی تصریح ہے۔ آج کل لوگ ان سے غافل ہیں، متقی لوگ جن کو شریعت کی احتیاط ہے ناواقفی سے ریچھ یا بندر کا تماشا یا مرغوں کی پالی (یعنی لڑائی) دیکھتے ہیں اور نہیں جانتے کہ اس سے گنہ گار ہوتے ہیں (ملفوظات شریف ص 286، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

تعزیر داری کی مذمت

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ تعزیر داری کی تردید کس قدر صبیح و طبع اور رواں دواں انداز فرماتے ہیں، اب بہار عشرہ کے پھول، تاشے، باجے، بجتے چلے، طرح طرح کے کھیلوں کی دھوم، بازاری عورتوں کا ہر طرف ہجوم، مشہور رانی میلوں کی پوری رسوم، جشن فاسقانہ یہ کچھ اور اس کے ساتھ خیال وہ کچھ گویا ساختہ ڈھانچے، بھینہا حضرات، شہداء کرام علیہم الرضوان کے پاک جنازے میں۔

اے مومنو! اٹھو جنازہ حسین کا پڑھتے ہوئے مصنوعی کر بلا پہنچے۔ وہاں کچھ نوج اتار کر باقی (تعزیر) توڑتاڑ کر دفن کر دیا۔ یہ ہر سال اضاعت مال (مال کا ضائع کرنا) کے جرم و وبال جداگانہ ہے (بدر الانوار فی آداب الامار ص 26، مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی

(ہندوستان)

مزید ارشاد فرماتے ہیں نوچندی کی بلائیں، مصنوعی کر بلائیں، علم تعزیوں کے کاوے، تخت جریدوں کے دہارے حسین آباد عباسی درگاہ کے بلوے، ایسے مواقع مردوں کے جانے کے بھی نہیں، نہ یہ کہ نازک ہیٹھاں (احکام شریعت) عورتوں کے لئے ”ناک ہیٹھاں“ کہنا کس قدر نادرا اور بلیغ ہے۔

مرثیہ خوانی میں شریک ہونا

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ محرم کی مجالس میں مرثیہ خوانی وغیرہ ہوتی ہے، سننا چاہئے یا نہیں؟

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی کتاب ”سر الشہادتین“ جو عربی میں ہے وہ یا حسن رضا خان علیہ الرحمہ جو میرے مرحوم بھائی ہیں ان کی کتاب ”آئینہ قیامت“ میں صحیح روایات ہیں، انہیں سننا چاہئے باقی غلط روایات کے پڑھنے سے نہ پڑھنا اور نہ سننا بہت بہتر ہے۔ (ملفوظات شریف ص 293، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

محرم الحرام میں مشہور من گھڑت رسومات

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و خلیفہ مرسلین مسائل ذیل میں؟

۹۔ بعض سنت جماعت عشرہ دس محرم الحرام کو نہ تو دن بھر روٹی پکاتے ہیں اور نہ جھاڑو

دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ بعد دفن تعزیہ روٹی پکائی جائے گی۔

2۔ ان دس دن میں کپڑے نہیں اتارتے ہیں۔

3۔ ماہ محرم میں شادی بیاہ نہیں کرتے ہیں۔

4۔ ان ایام میں سوائے امام حسن و حسین رضی اللہ عنہم کے کسی کی نیاز و فاتحہ نہیں

دلاتے ہیں۔ آیا یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: پہلی تینوں باتیں سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے اور چوتھی بات جہالت ہے ہر

مہینہ ہر تاریخ میں ہر ولی کی نیاز اور ہر مسلمان کی فاتحہ ہو سکتی ہے (فتاویٰ رضویہ جدید جلد

24، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، ص 488)

تعزیہ پر منت ماننا ناجائز ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے تعزیہ

پر جا کر یہ منت ماننی کہ میں یہاں سے ایک خرما لئے جاتا ہوں، در صورت کام پورا ہونے

کے سال آئندہ میں تقریٰ خرماتیا کر کر چھاؤں گا؟

جواب: یہ نذر محض باطل و ناجائز ہے (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 24 ص 501 مطبوعہ

رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مہندی نکالنا، سوز خوانی اور مجالس کا انعقاد

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت و جماعت مسائل ذیل میں:

- 1- ایصالِ ثواب بر روح سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بروز عاشورہ جائز ہے یا نہیں؟
 - 2- تعزیہ بنانا اور مہندی نکالنا اور شبِ عاشورہ کو روشنی کرنا جائز ہے یا نہیں؟
 - 3- مجلس ذکر شہادت قائم کرنا اور اس میں مرزا دہیر اور انیس وغیرہ روافض (شیعوں) کا کلام پڑھنا بطور سوز خوانی یا تحت اللفظ جائز ہے یا نہیں اور اہلسنت کو ایسی مجالس میں شریک ہونا مکروہ ہے یا حرام یا جائز ہے؟
 - 4- حضرت قاسم کی شادی کا میدان کر بلا میں ہونا جس بناء پر مہندی نکالی جاتی ہے اہلسنت کے نزدیک ثابت ہے یا نہیں؟ در صورت عدم ثبوت اس واقعہ میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کی نسبت حضرت قاسم کی طرف کرنا خاندانِ نبوت کے ساتھ بے ادبی ہے یا نہیں؟
 - 5- روزِ عاشورہ کو میلہ قائم کرنا اور تعزیوں کو دفن کرنا اور ان پر فاتحہ پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟ اور بارہویں اور بیسویں صفر کو تیجہ اور دسواں اور چالیسواں اور عجالس میں قائم کرنا اور میلہ لگانا جائز ہے یا نہیں؟
- جواب: 1- روح پر فتوح امام حسین رضی اللہ عنہ کو ایصالِ ثواب بروجہ صواب عاشورہ اور ہر روز مستحب و مستحسن ہے۔

2- تعزیہ مہندی روشنی مذکور سب بدعت و ناجائز ہے

- 3- نفس ذکر شریف کی مجلس جس میں ان کے فضائل و مناقب و احادیث و روایات صحیح و معتبر ہے بیان کئے جائیں اور غم پروری نہ ہو مستحسن ہے اور مرثیے حرام خصوصاً رافضیوں (شیعوں) کے کہ تمہرائے ملعونہ سے کمتر خالی ہوتے ہیں اہلسنت کو ایسی مجالس میں شرکت

حرام ہے۔

4۔ نہ یہ شادی ثابت نہ یہ مہندی سوا اختراع اخترائی کے کوئی چیز۔ نہ یہ غلط بیانی حد

خاص توہین تک بالغ

5۔ عاشورہ کا میلہ لغو و لہو و ممنوع ہے۔ یونہی تعزیوں کا دفن جس طور پر ہوتا ہے نیت

باطلہ پر مبنی اور تعظیم بدعت ہے اور تعزیہ پر جہل و حقد و بے معنی ہے، مجلسوں اور میلوں کا حال

اوپر گزرا، نیز ایصالِ ثواب کا جواب کہ ہر روز محمود ہے جبکہ بروجہ جائز ہو (فتاویٰ رضویہ

جدید، جلد 24 ص 504، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بت یا تعزیہ کا چڑھاوا کھانا جائز ہے

سوال: بت یا تعزیہ کا چڑھاوا مسلمانوں کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مسلمان

کے نزدیک بت اور تعزیہ برابر نہیں ہو سکتے۔ اگرچہ تعزیہ بھی جائز نہیں، بت کا چڑھاوا غیر

خدا کی عبادت ہے اور تعزیہ پر جو ہوتا ہے وہ حضرات شہداء کرام کی نیاز ہے، اگرچہ تعزیہ پر

رکھنا لغو ہے، بت کی پوجا اور محبوبانِ خدا کی نیاز کیونکر برابر ہو سکتی ہے، اس کا کھانا (بت کا

چڑھاوا) مسلمانوں کیلئے حرام ہے اور اس کا کھانا بھی نہ چاہئے (فتاویٰ رضویہ جدید جلد

21 ص 246، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

شیعوں کا لنگر کھانا ناجائز ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آٹھ محرم الحرام کو رافضی (شیعہ) جریدہ اٹھاتے ہیں، گشت کے وقت ان کو اگر کوئی اہلسنت وجماعت شربت کی سبیل لگا کر شربت پلائے یا ان کو چائے، بسکٹ یا کھانا کھلائے اور ان کو شمول میں کچھ اہلسنت وجماعت بھی ہوں اور کھائیں یہیں تو یہ فعل کیسا ہے اور اس سبیل وغیرہ میں چندہ دینا کیسا ہے؟

جواب: امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ سبیل اور کھانا، چائے، بسکٹ کہ رافضیوں (شیعہ) کے مجمع کے لئے کئے جائیں جو تمہ اور لعنت کا مجمع ہے، ناجائز و گناہ ہیں اور ان میں چندہ دینا گناہ ہے اور ان میں شامل ہونے والوں کا حشر بھی انہیں کے ساتھ ہوگا (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 21 ص 246، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وفات کے موقع پر بے ہودہ رسومات

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ باقی جو بے ہودہ باتیں لوگوں نے نکالی ہیں مثلاً اس میں شادی کے سے تکلف کرنا، عمدہ عمدہ فرش بچھانا، یہ باتیں بے جا ہیں اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ ثواب تیسرے دن پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچے گا اور روز کم، تو یہ عقیدہ بھی اس کا غلط ہے۔ اسی طرح جنوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ نہ چنے بانٹنے کے سبب کوئی برائی پیدا ہو (الحجۃ الفاتحہ لطیب العین والفاتحہ ص 14)

میت کے گھر مہمان داری

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کے گھر انتقال کے دن یا بعد عورتوں اور مردوں کا جمع ہو کر کھانا پینا اور میت کے گھر والوں کو زیر بار کرنا سخت منع ہے (جلی الصوت لہی الدعوت امام الموت، مطبوعہ بریلی شریف ہندوستان)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ نے اپنی موت اپنی حیات میں کر دی ہے تو اس صورت میں ہندہ کو کب تک دوسرے کے یہاں کی میت کا کھانا نہیں چاہئے اور اگر ہندہ کے گھر میں کوئی مر جائے تو اس کا بھی کھانا جائز ہے اور کب تک یعنی برس تک یا چالیس دن تک۔ اور اگر ہندہ نے شروع سے جمعرات کی فاتحہ نہ دلائی ہو تو چالیس دن کے بعد سات جمعرات کی فاتحہ دلا نا چاہئے، ہو سکتی ہے یا نہیں؟ بینوا تو جردا

الجواب: میت کے یہاں جو لوگ جمع ہوتے ہیں اور ان کی دعوت کی جاتی ہے اس کھانے کی تو ہر طرح ممانعت ہے، اور بغیر دعوت کے جمعراتوں، چالیسویں، چھ ماہی، برسی میں جو بھاجی کی طرح اغنیاء کو بانٹا جاتا ہے، وہ بھی اگرچہ بے معنی ہے مگر اس کا کھانا منع ہے۔ بہتر یہ ہے کہ غنی نہ کھائے اور فقیر کو تو کچھ مضافتہ نہیں کہ وہی اس کے مستحق ہیں اور

ان سب احکام میں وہ جس نے اپنی موت اپنی حیات میں کر دی اور جس نے نہ کی سب کے سب برابر ہیں اور اپنی یہاں موت ہو جائے تو اپنا کھانا کھانے کی کسی کو ممانعت نہیں اور چالیس دن کے بعد بھی جمعراتیں ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فقیروں کو جب اور جو کچھ دے ثواب ہے (واللہ تعالیٰ اعلم)

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 9 ص 673، مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور پنجاب)

ایصال ثواب سنت ہے اور موت میں ضیافت ممنوع

فتح القدیر وغیرہ میں ہے اہل میت کی طرف سے کھانے کی ضیافت تیار کرنی منع ہے کہ شرع نے ضیافت خوشی میں رکھی ہے نہ کہ غمی میں اور یہ بدعت شنیعہ ہے۔ امام احمد اور ابن ماجہ بسند صحیح حضرت جرید بن عبد اللہ بجلي رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں ہم گروہ صحابہ اہل میت کے یہاں جمع ہونے اور ان کے لئے کھانا تیار کرنے کو مردے کی نیاحت سے شمار کرتے تھے (فتح القدیر، فصل فی الدفن مکتبہ نوریہ رضویہ، ستمبر 103/2)

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 9 ص 604، مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور پنجاب)

سوئم کے چنے کون تناول کر سکتا ہے؟

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ نے سوئم کے چنوں اور طعام میت سے متعلق ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یہ چیزیں غمی نہ لے، فقیر لے اور وہ جو ان کا منتظر رہتا ہے ان کے نہ ملنے سے ناخوش ہوتا ہے اس کا قلب سیاہ ہوتا ہے، مشرک یا چار کو اس کا دینا گناہ گناہ گناہ ہے جبکہ فقیر لے کر خود کھائے اور غمی لے ہی نہیں

اور لے لئے ہوں تو مسلمان فقیر کو دے دے۔ یہ حکم عام فاتحہ کا ہے نیاز اولیاء کرام طعام موت نہیں وہ تبرک ہے فقیر و غنی سب لیں جبکہ مانی ہوئی نذر بطور نذر شرعی نہ ہو۔ شرعی نذر پھر غیر فقیر کو جائز نہیں (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم)

ایک اور جگہ یوں فرمایا میت کے یہاں جو لوگ جمع ہوتے ہیں اور ان کی دعوت کی جاتی ہے اس کھانے کی تو ہر طرح ممانعت ہے اور بغیر دعوت کے جمعراتوں، چالیسویں، چھ ماہی، برسی میں جو بھاجی کی طرح اغنیاء کو بانٹا جاتا ہے وہ بھی اگرچہ بے معنی ہے مگر اس کا کھانا منع نہیں بہتر ہے کہ غنی نہ کھائے (فتاویٰ رضویہ)

امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی وصیت

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ نے یہ وصیت فرمائی کہ ہماری فاتحہ کا کھانا صرف فقراء کو کھلایا جائے (وصایا شریف)

میت پر پھولوں کی چادر ڈالنا کیسا؟

سوال: ہمارے یہاں میت ہو گئی تھی تو اس کے کفن کے بعد پھولوں کی چادر ڈالی گئی اس کو ایک پیش امام افغانی نے اتار ڈالا اور کہا یہ بدعت ہے ہم نہ ڈالنے دیں گے؟

الجواب: پھولوں کی چادر بالائے کفن ڈالنے میں شرعاً اصلاً حرج نہیں بلکہ نیت حسن سے حسن ہے جیسے قبور پر پھول ڈالنا کہ وہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کرتے ہیں اس سے میت کا دل بہلتا ہے اور رحمت اترتی ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے قبروں پر گلاب اور پھولوں کا رکھنا اچھا ہے (فتاویٰ ہندیہ، الباب السادس عشر فی زیارة القبور، جلد 5 ص 351)

مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور)

فتاویٰ امام قاضی خان و امداد الفتاح شرح المصنف لمراقی الفلاح ورد المختار علی الدر المختار میں ہے: پھول جب تک تر رہے تسبیح کرتا رہتا ہے جس سے میت کو انس حاصل ہوتا ہے اور اس کے ذکر سے رحمت نازل ہوتی ہے (رد المختار، مطلب فی وضع الجدید و نحوہ الآس علی القمور، جلد اول ص 606 مطبوعہ ادارۃ الطباعة المصریہ مصر)

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 9 ص 105، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ لاہور)

جنازہ پر چادر ڈالنا کیسا؟

سوال: جنازہ کے اوپر جو چادر نئی ڈالی جاتی ہے اگر پرانی ڈالی جائے تو جائز ہے یا نہیں؟ اگر کل برادری کے مردوں کے اوپر ایک ہی چادر بنا کر ڈالتے رہا کریں تو جائز ہے یا نہیں؟ اس کی قیمت مردہ کے گھر سے یعنی قلیل قیمت لے کر مقبرہ قبرستان یا مدرسہ میں لگانی جائز ہے یا نہیں؟ اور چادر مذکورہ کو راونی یا سوتی بیش قیمت جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ چادر نئی ہو یا پرانی، یکساں ہے ہاں مسکین پر تصدق (صدقے) کی نیت ہو تو نئی ادلی اور اگر ایک ہی چادر معین رکھیں کہ ہر جنازے پر وہی ڈالی جائے پھر رکھ چھوڑی جائے اس میں بھی کوئی حرج نہیں بلکہ اس کے لئے کپڑا وقف کر سکتے ہیں۔ درمختار میں ہے۔

ہنڈیا، جنازہ اور اس کے کپڑے کا وقف صحیح ہے (درمختار، کتاب الوقف، جلد اول ص

طحطاوی وردالمختار میں ہے: جنازہ کسرہ کے ساتھ چار پائی اور اس کے کپڑے جن سے میت کو ڈھانپا جائے (ردالمختار کتاب الوقف، جلد 3 ص 375 مطبوعہ بیروت)
 اور بیش قیمت بنظر زینت مکروہ ہے کہ میت محل تزئین نہیں اور خالص بہ نیت تصدق (صدقہ) میں حرج نہیں جیسا کہ ہدی (قربانی) کے جانور کے جھل (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 16 ص 123، مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

گیارہویں شریف کا انعقاد

سوال: گیارہویں شریف کے لئے آپ کیا فرماتے ہیں۔ گیارہویں شریف کے روز فاتحہ دلانے سے ثواب زیادہ ہوتا ہے یا آڑے دن فاتحہ دلانے سے بزرگوں کے دن کی یادگاری کیلئے دن مقرر کرنا کیسا ہے؟

جواب: محبوبان خدا کی یادگاری کے لئے دن مقرر کرنا بے شک جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے حضور کریم ﷺ ہر سال کے اختتام پر شہدائے احد کی قبروں پر تشریف لاتے تھے (جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیتہ 24/13، دار احیاء التراث العربی بیروت 170/13)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے ایسی حدیث کو اعراس اولیائے کرام کے لئے مستند مانا اور شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمہ نے کہا: مشائخ کے عرس منانا اس حدیث سے ثابت ہے (ہمععات ہمعہ 11 مطبوعہ شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد سندھ ص 58)

اونچی قبریں بنانا خلاف سنت ہیں

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ قبر کا اونچا بنانا کیسا ہے؟

آپ نے جو ابا ارشاد فرمایا کہ خلاف سنت ہے (رد المحتار کتاب الصلوٰۃ جلد 3 ص 168)

میرے والد ماجد میری والدہ ماجدہ میرے بھائی کی قبریں دیکھنے ایک بالشت سے اونچی نہ ہوں گی۔ (ملفوظات شریف ص 428، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

مزید فرماتے ہیں کہ اکابر علماء نے علماء و مشائخ کی قبور پر عمارت بنانے کی اجازت دی ہے۔ کشف الغطاء میں ہے مطالب المؤمنین میں لکھا ہے کہ سلف نے مشہور علماء و مشائخ کی قبروں پر عمارت بنانا مباح (جائز) رکھا تا کہ لوگ زیارت کریں اور اس میں بیٹھ کر آرام لیں۔ لیکن اگر زینت کے لئے بنائیں تو حرام ہے۔ مدینہ منورہ میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی قبروں پر اگلے زمانے میں قبے تعمیر کئے گئے ہیں۔ ظاہر یہ ہے کہ اس وقت جائز قرار دینے سے ہی یہ ہوا اور حضور ﷺ کے مرقد انور پر بھی ایک قبہ ہے (کشف الغطاء باب دفن میت ص 55، مطبوعہ احمدی دہلی)

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 9 ص 418، مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

وقت دفن اذان کہنا کیسا؟

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ وقت دفن

اذان کیوں کہی جاتی ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا کہ شیطان کو دور کرنے کے لئے کیونکہ حدیث شریف میں ہے اذان جب ہوتی ہے تو شیطان 36 میل دور بھاگ جاتا ہے۔ الفاظ حدیث میں یہ ہیں کہ ”روحا“ تک بھاگتا ہے اور روحامدینہ منورہ سے 36 میل دور ہے (صحیح مسلم شریف کتاب الصلوٰۃ حدیث 389-388 ص 204)

(ملفوظات شریف ص 526، مطبوعہ مکتبہ المدینہ کراچی)

سوال: قبر پر اذان کہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں قبر پر اذان کہنے میں میت کا دل بہلتا اور اس پر رحمت الہی کا اترنا اور سوال جواب کے وقت شیطان کا دور ہونا اور ان کے سوا اور بہت فائدے ہیں جن کی تفصیل ہمارے رسالے ”ایذان لاجرنی اذان القبر“ میں ہے)

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 23، ص 374، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ایصال ثواب

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بات یہ ہے کہ فاتحہ ایصال ثواب کا نام ہے اور مومن عمل نیک کا ایک ثواب اس کی نیت کرتے ہی حاصل اور کئے پردس ہو جاتا ہے (الحجۃ الفاتحہ لطیب التعین والفاتحہ ص 14، مطبوعہ لاہور) رہا کھانا دینے کا ثواب وہ اگرچہ اس وقت موجود نہیں تو کیا ثواب پہنچانا شاید ڈاک یا

پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہوگا کہ جب تک وہ شے موجود نہ ہو، کیا بھیجی جائے؟
 حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو
 پہنچائے۔ اگر کسی کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائے گا ثواب نہ پہنچے گا تو یہ
 گمان اس کا محض غلط ہے (الْحَجَّةُ الْفَاتِحَةُ لَطِيبُ التَّعِينِ وَالْفَاتِحَةُ ص 14، مطبوعہ لاہور)
 ایک سوال کے جواب میں کہ زید اپنی زندگی میں خود اپنے لئے ایصالِ ثواب کر سکتا
 ہے یا نہیں؟

ارشاد فرماتے ہیں ہاں کر سکتا ہے محتاجوں کو چھپا کر دے یہ جو عام رواج ہے کہ کھانا
 پکایا جاتا ہے اور تمام اعضاء و برادری کی دعوت ہوتی ہے، ایسا نہ کرنا چاہئے (ملفوظات
 شریف ص 48، حصہ سوم، مطبوعہ مسلم یونیورسٹی پریس علی گڑھ ہندوستان)

قرآن خوانی کی اجرت

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ نے قرآن خوانی کے لئے
 اجرت لینے اور دینے کو ناجائز قرار دیا ہے (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم میں 318 مطبوعہ
 مبارکپور ہندوستان)

شبِ برأت اور شادی میں آتش بازی

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:
 آتش بازی جس طرح شادیوں اور شبِ برأت میں رائج ہے، بے شک حرام اور پورا

حرام ہے۔ اسی طرح یہ گانے باجے کہ ان بلاد میں معمول و رائج ہیں بلاشبہ ممنوع و ناجائز ہیں۔ جس شادی میں اس طرح کی حرکتیں ہوں مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں۔ اگر نادانستہ شریک ہو گئے تو جس وقت اس قسم کی باتیں شروع ہوں یا ان لوگوں کا ارادہ معلوم ہو سب مسلمان مرد عورتوں پر لازم ہے فوراً اسی وقت (مہفل سے) اٹھ جائیں (ہادی الناس ص 3)

نسب پر فخر کرنا جائز نہیں ہے

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

- 1- نسب پر فخر کرنا جائز نہیں ہے
- 2- نسب کے سبب اپنے آپ کو بڑا جانتا تکبر کرنا جائز نہیں
- 3- دوسروں کے نسب پر طعن جائز نہیں
- 4- انہیں کم نسبی کے سبب حقیر جانتا جائز نہیں
- 5- نسب کو کسی کے حق عار یا گالی سمجھنا جائز نہیں
- 6- اس کے سبب کسی مسلمان کا دل دکھانا جائز نہیں
- 7- احادیث جو اس بارے میں آئیں انہیں معافی کی طرف ناظر ہیں کسی مسلمان بلکہ کافر ذمی کو بھی بلا حاجت شرعی ایسے الفاظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اس کی دل شکنی ہو اسے ایذا پہنچے شرعاً ناجائز و حرام ہے اگرچہ بات فی نفسہ سچی ہو (ارادة الادب لفاضل النسب ص 3)

حاضر و ناظر کا فلسفہ

منکرین کا الزام ہے کہ امام احمد رضا محدث بریلی علیہ الرحمہ اور ان کے ماننے والوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور کریم ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں حالانکہ یہ بہت سنگین بہتان ہے جو کہ امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ اور ان کے ماننے والوں پر لگایا جاتا ہے۔

اسی کو بنیاد بنا کر یہ بھی الزام لگایا جاتا ہے کہ بریلوی حضرات اپنی محفلوں میں ایک خالی کرسی رکھتے ہیں کہ حضور ﷺ اس پر بیٹھیں گے، مزید یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صلوٰۃ و سلام میں بریلوی حضرات اس لئے کھڑے ہوتے ہیں کہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور ﷺ تشریف لاتے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بریلوی اشہد ان محمد رسول اللہ پر اس لئے کھڑے ہوتے ہیں کہ حضور ﷺ اس وقت تشریف لاتے ہیں۔

عقیدہ حاضر و ناظر

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ اپنے روضہ پاک میں حیات حسی و جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں اور پوری کائنات آپ ﷺ کے سامنے موجود ہے اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے کائنات کے ذرے ذرے پر آپ ﷺ کی نگاہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا سے جب چاہیں جہاں چاہیں جس وقت چاہیں جسم و جسمانیہ کے ساتھ تشریف لے جاسکتے ہیں۔

حالانکہ ہم محفل میلاد کے موقع پر کرسی علماء و مشائخ کے بیٹھنے کے لئے رکھتے ہیں، صلوٰۃ و سلام کے وقت اس لئے کھڑے ہوتے ہیں تاکہ باادب بارگاہ رسالت ﷺ میں

سلام پیش کیا جائے اور ہم اشہد ان محمد رسول اللہ پر نہیں بلکہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح پر کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ تمام الزامات امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ اور ان کے ماننے والوں پر بہتان ہیں جبکہ امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کا عقیدہ اسلامی عقیدہ ہے۔

پیر و مرشد اور مریدہ کے درمیان پردہ

بعض خانقاہوں میں پیر صاحب اپنے مرید اور مریدنیوں کو بے پردہ اپنے سامنے بٹھاتے ہیں۔ بے تکلفی کے ساتھ گفتگو ہنسی مذاق کرتے ہیں اور بعض تو معاذ اللہ اپنی مریدنیوں سے ہاتھ بھی ملاتے ہیں اور مریدنیوں کی پیٹھ پر ہاتھ بھی مارتے ہیں مگر اس ناجائز فعل کے متعلق سنیوں کے امام امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بے شک ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے بے شک پیر مریدہ کا محرم نہیں ہو جاتا۔ حضور ﷺ سے بڑھ کر امت کا پیر کون ہوگا؟ وہ یقیناً ابوالروح ہوتا ہے اگر پیر ہونے سے آدمی محرم ہو جایا کرتا تو پاپے تھا کہ نبی سے اس کی امت سے کسی عورت کا نکاح نہ ہو سکتا (مسائل سماع، مطبوعہ

لاہور ص 32)

جعلی عاملوں کا فال کھولنا

جگہ جگہ سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر جعلی عاملوں کا ایک گروہ سرگرم عمل ہے جو اگلے

سیدھے قال نامے نکال کر عوام کے عقائد کو متزلزل کرتے ہیں، سادہ لوح مسلمانوں کی جیسیں خالی کر دائی جاتی ہیں پھر یہ سب اہلسنت کے کھاتے میں ڈال دیا جاتا ہے مگر اہلسنت کے امام اپنی کتاب میں مسلمانوں کی اصلاح اس طرح فرماتے ہیں۔

سوال: قال کیا ہے؟ جائز ہے یا نہیں؟ سحدی و حافظ وغیرہ کے قال نامے صحیح ہیں یا نہیں؟

جواب: امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں قال ایک قسم کا استخارہ ہے، استخارہ کی اصل کتب احادیث میں بکثرت موجود ہے، مگر یہ قال نامے جو عوام میں مشہور اور اکابر کی طرف منسوب ہیں بے اصل و باطل ہیں اور قرآن عظیم سے قال کھولنا منع ہے اور دیوان حافظ وغیرہ سے بطور تقاؤل جائز ہے (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 23 ص 327، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

شیعوں کی مجالس میں جانا، نیاز کھانا سیاہ لباس حرام ہے

بعض لوگ امام احمد رضا علیہ الرحمہ اور ان کے پیروکاروں پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ شیعہ حضرات کے حمایتی ہیں جبکہ اس کے برعکس امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی کتابوں میں شیعوں اور ان کے باطل عقائد کی اتنی مخالفت موجود ہے جتنی کسی اور فرقے کے پیشوا کی بھی کتابوں میں نہیں ملتی چنانچہ.....

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں رافضیوں (شیعوں) کی مجلس میں مسلمانوں کا جانا اور مرثیہ سننا حرام ہے۔ ان کی نیاز کی چیز نہ لی

جائے ان کی نیاز نیاز نہیں اور وہ غالباً نجاست سے خالی نہیں ہوتی۔ کم از کم ان کے ناپاک قلعین کا پانی ضرور ہوتا ہے اور وہ حاضری سخت لمعون ہے اور اس میں شرکت موجب لعنت۔ محرم الحرام میں سبز اور سیاہ کپڑے علامت سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے۔ خصوصاً سیاہ کا شعار رافضیان (شیعوں کا طریقہ) ہے (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 23 ص 756) مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور

حیات انبیاء اور حیات اولیاء

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیائے کرام کی حیات برزحیہ میں کیا فرق ہے؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات حقیقی حسی دنیاوی ہے (سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز حدیث 1637 جلد 2 ص 291)

ان پر تصدیق وعدہ الہیہ کے لئے محض ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے پھر فوراً ان کو ویسے ہی حیات عطا فرمادی جاتی ہے (ملخصاً حاشیہ تفسیر الصاوی پارہ 3، سورہ آل عمران تحت الایۃ جلد اول ص 340)

اس حیات پر وہی احکام دنیویہ ہیں ان کا ترکہ بلنجا جائے گا، ان کی ازواج کو نکاح حرام نیز ازواج مطہرات پر عدت نہیں وہ اپنی قبور میں کھاتے پیتے نماز پڑھتے ہیں، علماء شہداء کی حیات برزحیہ (یعنی عالم برزخ کی زندگی) اگرچہ حیات دنیویہ (یعنی دنیوی زندگی) سے افضل و اعلیٰ ہے مگر اس پر احکام دنیویہ جاری نہیں۔ اور ان کا ترکہ تقسیم ہوگا، ان

کی ازدواج عدت کریں گی۔ (زرقاتی شریف علی المواہب اللدنیہ، النوع الرابع جلد 7 ص 365,364)

(ملفوظات شریف ص 362، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یقین جانو کہ حضور اقدس ﷺ سچی حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے ان کی اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی موت صرف وعدہ خدا کی تصدیق کو ایک آن کے لئے تھی، ان کا وصال صرف نظر عوام سے چھپ جانا ہے۔

امام محمد ابن الحاج مکی مدظل اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ میں اور ائمہ دین رحمہم اللہ فرماتے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ کی حیات وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی اُمت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں اور ان کی نیتوں، ان کے ارادوں، ان کے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور ﷺ پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں (المدخل لابن الحاج، فصل فی زیارة القبور جلد اول ص 252، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت)

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 10، ص 764، مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی اور حضور ﷺ کا علم غیب عطائی ہے

پہلا فتویٰ

کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کا علم برابر ہے؟ امام اہلسنت امام احمد رضا خان

محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہم اہلسنت کا مسئلہ علم غیب میں یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو علم غیب عنایت فرمایا خود رب جل جلالہ فرماتا ہے:

القرآن: وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ

ترجمہ: یہ نبی غیب کے بتانے میں بخیل نہیں (سورہ نکویر آیت 24 پارہ 30)

تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر خازن میں ہے یعنی حضور ﷺ کو علم غیب آتا ہے وہ تمہیں بھی تعلیم فرماتے ہیں (تفسیر خازن، سورہ نکویر تحت الایۃ 24، جلد 4 ص 357)

اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کا علم برابر تو درکنار میں نے اپنی کتابوں میں تصریح کر دی ہے کہ اگر تمام اولین و آخرین کا علم جمع کیا جائے تو اس علم کو علم الہی جل جلالہ سے وہ نسبت ہرگز نہیں ہو سکتی جو ایک قطرے کے کروڑ ہوں حصے کو کروڑ سمندر سے ہے کہ یہ نسبت متناہی کی متناہی (یعنی محدود) کے ساتھ ہے اور وہ غیر متناہی (یعنی لامحدود) متناہی کو غیر متناہی سے کیا نسبت ہے۔

(ملفوظات شریف، ص 93، تخریج شدہ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

دوسرا فتویٰ

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ علم غیب ذاتی کہ اپنی ذات سے پپے کسی کے دیئے ہوئے اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے۔ ان آیتوں میں یہی معنی مراد ہیں کہ بے خدا کے دیئے کوئی نہیں جان سکتا اور اللہ تعالیٰ کے بتائے سے انبیاء کرام کو معلوم ہونا ضروریات دین سے ہے۔ قرآن مجید کی بہت آیتیں اس کے ثبوت میں ہیں (فتاویٰ رضویہ)

تیسرا فتویٰ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ غیب کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے، پھر اس کی عطا سے اس کے حبیب ﷺ کو ہے (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 27 میں 233، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

جاہل پیر کا مرید ہونا

موجودہ دور میں ہر جانب جاہل پیروں اور جعلی صوفیوں کا ڈیرہ ہے، نادان لوگ ان کے پاس جاتے ہیں اور اپنا مال ان پر لٹاتے ہیں پھر جب ہوش آتا ہے تو چیخ اٹھتے ہیں کہ پیر صاحب نے ہمیں لوٹ لیا۔ ہمارا مال کھالیا۔ ہماری عزت پامال کر دی۔ اسی لئے امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ نے جاہل فقیر و پیر سے بیعت کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ ہمیشہ سنی صحیح العقیدہ عالم اور پابند شریعت پیر سے بیعت کی جائے چنانچہ: امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ جاہل فقیر کا مرید ہونا شیطان کا مرید ہوتا ہے؟

آپ نے جو ابا ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ جاہل فقیر کا مرید ہونا شیطان کا مرید ہوتا ہے (ملفوظات شریف ص 297، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

بیعت کے چار شرائط ہیں

بیعت اس شخص سے کرنا چاہئے جس میں چار باتیں ہوں ورنہ بیعت جائز نہ ہوگی۔

- 1- سنی صحیح العقیدہ ہو
- 2- کم از کم اتنا علم ضروری ہے کہ بلا کسی کی امداد کے اپنی ضرورت کے مسائل کتاب سے خود نکال سکے
- 3- اس کا سلسلہ حضور ﷺ تک متصل (یعنی ملا ہوا) ہو، منقطع (یعنی ٹوٹا ہوا) نہ ہو
- 4- فاسق معین نہ ہو

تانے اور پیتل کے تعویذ

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ تانے پیتل کے تعویذوں کا کیا حکم ہے؟

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ تانے اور پیتل کے تعویذ مرد و عورت دونوں کو مکروہ اور سونے چاندی تعویذ کے مرد کو حرام، عورت کو جائز ہیں (ملفوظات شریف ص 328، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

امام ضامن کا پیسہ

آج کل ایک رواج چل پڑا ہے کہ جب بھی کوئی شخص سفر میں جاتا ہے یا کسی کی جان کی حفاظت مقصود ہوتی ہے تو عورتیں اس کے بازو پر ایک سکہ کپڑے میں لپیٹ کر باندھ دیتی ہیں اور اس کا نام ”امام ضامن“ رکھا گیا ہے جو کہ بالکل خود ساختہ کام ہے نہ اس کی کوئی اصل ہے نہ کہیں اس کا حکم دیا گیا ہے۔ بعض بد لگام لوگ اس کو بھی اہلسنت کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ بریلویوں کے امام کا کام ہے حالانکہ امام

اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کا اس کام سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ کیا امام ضامن کا جو پیسہ باندھا جاتا ہے اس کی کوئی اصل ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا کہ کچھ نہیں (ملفوظات شریف ص 328، مطبوعہ مکتبہ المدینہ کراچی)

غیر اللہ سے استغاثہ اور مدد کے متعلق عقیدہ

غیر اللہ سے استغاثہ اور مدد کے متعلق مسلمانوں پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ حضور ﷺ اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کو معبود مان کر ان سے مدد مانگتے ہیں جو کہ کھلا بہتان ہے۔ مسلمانان اہلسنت بزرگان دین کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر جان کر ان سے مدد مانگتے ہیں۔ اس معاملے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کو خوب بدنام کیا جاتا ہے اور معاذ اللہ مشرک اور بدعتی تک کہا اور مشہور کیا جاتا ہے۔ اے کاش! ایسے لوگ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی کتابوں کا مطالعہ کرتے تو ایسی بدگمانی نہ پھیلاتے۔ اب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔

چنانچہ امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ ایک استثناء کے جواب میں لکھتے ہیں:

حضور ﷺ اور اولیاء کرام سے استغاثہ اور استعانت شرط طور پر جائز ہے جبکہ انہیں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ جانے اور انہیں ”باذن الہی والمدبرات امراء“

سے مانے اور اعتماد کر لے کہ بے حکم خدا تعالیٰ ذرہ نہیں مل سکتا اور اللہ تعالیٰ کے دیئے بغیر کوئی ایک حصہ نہیں دے سکتا۔ ایک حرف نہیں سن سکتا۔ پلک نہیں ہلا سکتا اور بے شک سب مسلمانوں کا یہی اعتقاد ہے (احکام شریعت حصہ اول ص 4، مطبوعہ آگرہ ہندوستان)

فرائض کو چھوڑ کر نفل بجالانا

وقت کے امام پر ایک الزام یہ بھی لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے اس اُمت کو مستحبات اور نوافل میں لگا دیا۔ فرائض کی اہمیت کو فراموش کیا گیا حالانکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کے فتاویٰ اور ان کی کتابوں کا اگر کوئی تعصب کی عینک اتار کر مطالعہ کرے تو وہ بے ساختہ بول اٹھے گا کہ امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ اسلامی عقائد کے ترجمان تھے چنانچہ:

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب میں کیا کیا جگر و کاف مثالیں ایسے نفع کے لئے ارشاد فرمائی ہیں جو فرض چھوڑ کر نفل بجالائے۔ اس کتاب میں فرمایا کہ اگر فرائض کی ادائیگی سے قبل سنن و نوافل میں مشغول ہو تو سنن و نوافل قبول نہیں ہوتیں بلکہ موجب اہانت ہوتی ہیں (اعزاز لاکتھاہ فی صدقۃ مانع الزکوٰۃ مطبوعہ بریلی ص

طریقت کی اصل تعریف

جاہل لوگوں نے مسلک اہلسنت کو بدنام کرنے کے لئے جہالت کا نام طریقت رکھ دیا، جس بھنگ، ناچ گانے، سٹے کے نمبر بتانے والوں اور جعلی عاتلوں کا نام طریقت رکھ دیا اور معاذ اللہ یہ بہتان اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ پر لگایا جاتا ہے کہ یہ انہوں نے سکھایا ہے۔ امام اہلسنت کی تعلیمات کا مطالعہ کیا جائے تو حقیقت سامنے آ جاتی ہے چنانچہ:

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ طریقت نام ہے ”وصول الی اللہ کا“، محض جنون و جہالت ہے دو حرف پڑھا ہوا جانتا ہے طریق طریقہ طریقت راہ کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو۔ تو یقیناً طریقت بھی راہ ہی کا نام ہے۔ اب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو بشارت قرآن عظیم خدا تعالیٰ تک نہ پہنچائے گی بلکہ شیطان تک لے جائے گی، جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں کہ شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن عظیم باطل و مردود فرما چکا (مقال العفاء باعزاز شرع و علماء مطبوعہ کراچی ص 7)

جشن ولادت کا چراغاں

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ میلاد شریف میں جھاڑ (یعنی بیخ شاخہ مشعل) فانوس، فروش وغیرہ سے زیب و زینت اسراف ہے یا نہیں؟

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ علماء فرماتے ہیں یعنی اسراف میں کوئی بھلائی نہیں اور

بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے میں کوئی اسراف نہیں (ملخصاً، تفسیر کشاف، سورہ فرقان
تحت الایۃ 67 جلد سوم ص 293)

جس شے سے تعظیم ذکر شریف مقصود ہو ہرگز ممنوع نہیں ہو سکتی

(ملفوظات شریف ص 174 مطبوعہ مجلس المدینۃ العلمیۃ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امام غزالی علیہ الرحمہ نے احیاء العلوم میں حضرت سید ابو علی رودباری علیہ الرحمہ سے
نقل کیا کہ ایک بندہ صالح نے مجلس ذکر شریف ترتیب دی ہے اور اس میں ایک ہزار شمعیں
روشن کیں۔ ایک شخص ظاہر بین پہنچے اور یہ کیفیت دیکھ کر واپس جانے لگے۔ بانی مجلس نے
ہاتھ پکڑا اور اندر لے جا کر فرمایا کہ جو شمع میں نے غیر خدا کے لئے روشن کی وہ بجا دیتے۔
کوشش کی جاتی تھیں اور کوئی شمع ٹھنڈی نہ ہوتی (احیاء علوم الدین، الجزء الثانی، کتاب
آداب الاکل ص 26)

جناب رسالت مآب ﷺ کو ادب کے ساتھ پکارنا

ادب اور تعظیم کا تقاضا یہ ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ کو آپ کے ذاتی نام
محمد ﷺ سے نہ پکارا جائے اور نہ ہی نعت شریف میں پڑھا جائے بلکہ یا رسول اللہ یا حبیب
اللہ یا نبی اللہ اور یا رحمۃ للعالمین ﷺ کہہ کر ندا دی جائے۔

جہاں کہیں مساجد میں، محرابوں میں، پوسٹروں اور بینروں میں بھی ”یا محمد ﷺ“ کی جگہ
یا رسول اللہ یا حبیب اللہ یا نبی اللہ اور یا رحمۃ للعالمین ﷺ ہی تحریر کیا جائے تاکہ حضور ﷺ
کا ادب و احترام ملحوظ رہے۔

چنانچہ امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

قرآن مجید کی آیت ہے کہ رسول کا پکارنا اپنے میں ایسا نہ ٹہرا جو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو اب ایک دوسرے میں باپ اور مولا اور بادشاہ سب آگئے۔ اسی لئے علماء فرماتے ہیں نام پاک لے کر ندا کرنا حرام ہے۔ اگر روایت میں مثلاً یا محمد ﷺ آیا ہو تو اس کی جگہ بھی یا رسول اللہ ﷺ کہے۔ اس مسئلہ کا بیان امام اہلسنت علیہ الرحمہ کا رسالہ ”جنلی الیقین بان نبینا سید المرسلین“ میں دیکھئے

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 15 ص 171، مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

مرد کا بال بڑھانا

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ اکثر بال بڑھانے والے لوگ حضرت گیسو دراز کو دلیل لاتے ہیں۔

آپ نے جو ابا ارشاد فرمایا کہ جہالت ہے۔ حضور ﷺ نے بکثرت احادیث صحیحہ میں ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں سے مشابہت پیدا کریں اور عورتوں پر جو مردوں سے (صحیح بخاری، کتاب اللباس حدیث 5885 ص 4)

اور تشبہ کے لئے ہر بات میں پوری وضع بنانا ضروری نہیں (صرف) ایک ہی بات میں مشابہت کافی ہے (ملفوظات شریف ص 297، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

مرد کو چوٹی رکھنا حرام ہے

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ مرد کو چوٹی رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض فقیر رکھتے ہیں۔

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ حرام ہے۔ حدیث شریف میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ایسے مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت رکھیں اور ایسی عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت پیدا کریں (مسند احمد بن حنبل، حدیث 3151، جلد اول ص 727)

(ملفوظات شریف ص 281، مطبوعہ مکتبہ المدینہ، کراچی)

اللہ تعالیٰ کو عاشق اور حضور ﷺ کو معشوق کہنا ناجائز ہے؟

سوال: اللہ تعالیٰ کو عاشق اور حضور ﷺ کو اس کا معشوق کہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ناجائز ہے کہ معنی عشق اللہ تعالیٰ کے حق میں محال قطعی ہیں اور ایسا لفظ بے ورود ثبوت شرعی اللہ تعالیٰ کی شان میں بولنا ممنوع قطعی (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 21 ص 114 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مدینہ طیبہ کو میثرب کہنا ناجائز و گناہ ہے

سوال: کیا حکم شرع شریف کا اس بارے میں کہ مدینہ شریف کو ”میثرب“ کہنا جائز

ہے یا نہیں؟ جو شخص یہ لفظ کہے اس کی نسبت کیا حکم ہے؟

جواب: امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مدینہ طیبہ کو میثرب کہنا ناجائز و ممنوع و گناہ ہے اور کہنے والا گنہگار حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو مدینہ کو میثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے مدینہ طابہ ہے مدینہ طابہ ہے (اسے امام احمد نے بسند صحیح براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)

(مسند امام احمد بن حنبل، المكتب الاسلامی بیروت 285/4)

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 21 ص 116، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مدینہ منورہ، مکتہ المکترمہ سے بھی افضل ہے

سوال: حضور ﷺ کا مزار اقدس بلکہ مدینہ طیبہ عرش و کعبہ شریف سے افضل ہے یا نہیں؟

الجواب: امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں تربت اطہر یعنی وہ زمین کہ جسم انور سے متصل ہے کعبہ معظمہ بلکہ عرش سے بھی افضل ہے (مسک منقط مع ارشاد الساری، باب زیارة سید المرسلین ﷺ، ص 336، مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

باقی مزار شریف کا بالائی حصہ اس میں داخل نہیں کہ کعبہ معظمہ مدینہ طیبہ سے افضل ہے ہاں اس میں اختلاف ہے کہ مدینہ طیبہ سوائے موضع تربت اطہر اور مکہ معظمہ سوائے

کعبہ مکرمہ ان دونوں میں کون افضل ہے، اکثر جانب ثانی ہیں اور اپنا مسلک اول اور یہی مذہب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہے۔

طبرانی شریف کی حدیث شریف میں تصریح ہے کہ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث 4450، جلد 4 ص 288، مطبوعہ المکتبہ الفیصلیہ بیروت)
(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 10 ص 711، مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور پنجاب)

حرام مال پر نیاز دینا زواہل ہے

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حرام مال پر نیاز دیتا ہے اور کہتا ہے کہ حضور ﷺ قبول فرمالتے ہیں اس شخص کا یہ قول غلط صریح و باطل قبیح اور حضور ﷺ پر افتراء نسیح ہے۔

زنہار مال حرام قابل قبول نہیں، نہ اسے راہ خدا میں صرف کرنا روا، نہ اس پر ثواب ہے بلکہ زواہل ہے (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 21 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور ص 105)

جاہلانہ رسم

سوال: یہ جو بعض جہلاء غرض ڈورے کیا کرتے ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ خاتون جنت ہر کسی گھر ماہ ساون بھادوں میں جایا کرتی اور ایک ایک ڈورا ان کے کان میں باندھ کر یہ کہا کرتیں کہ پوریاں پکا کر فاتحہ دلا کر لانا، اس کی کچھ سند ہے یا وہیات ہے؟

جواب: امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ ڈوروں کی رسم محض بے اصل و مردود ہے اور حضرت خاتون جنت کی طرف اس کی نسبت منھض جھوٹ برا افتراء ہے (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 23 ص 272 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ماہ صفر المظفر منحوس نہیں

عوام میں بیماری پھیلی ہوئی ہے کہ ماہ صفر المظفر منحوس ہے اس میں بلائیں اترتی ہیں اس ماہ میں کوئی خوشی کی تقریب منعقد نہ کی جائے خصوصاً شروع ماہ کی تیرہ تاریخوں میں اور آخری تاریخوں میں.....

سوال: اکثر لوگ 3، 13 یا 23، 8، 18، 28 وغیرہ تواریخ اور پنج شنبہ و یکشنبہ و چہار شنبہ وغیرہ ایام کو شادی وغیرہ نہیں کرتے۔ اعتقاد یہ ہے کہ سخت نقصان پہنچے گا ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ سب باطل و بے اصل ہے (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 23 ص 272، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

آخری بدھ کی شرعی حیثیت

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ماہ صفر المظفر کی

آخری بدھ کی کوئی اصل نہیں۔ نہ اس دن حضور ﷺ کی صحت یا بی کا کوئی ثبوت ہے بلکہ مرض اقدس جس میں وصال شریف ہوا، اس کی ابتداء اسی دن سے بتائی جاتی ہے اور ایک حدیث مرفوع میں آیا ہے اہتلائے ایوب علیہ السلام اسی دن تھی (فتاویٰ رضویہ جلد 10 ص 117)

یزید کیلئے مغفرت والی نماز کی روایت بے اصل ہے

سوال: بعد سلام مسنون معروض خدمت ہوں کہ نماز غفیرا کی بابت میں ذکر الشہادتیں دیکھا ہے کہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے یزید کو واسطے مغفرت کی بتائی تھی مجھے اس نماز کی تلاش ہے، میں پڑھنا چاہتی ہوں براہ مہربانی اس مسئلہ پر التفات مبذول فرما کر ترتیب نماز سے اطلاع دیجئے؟

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ روایت محض بے اصل ہے۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے کوئی نماز یزید پلید کی مغفرت کے لئے اس کو تعلیم نہ فرمائی۔ (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 28، ص 52، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

لال کافر کو قتل کرنے والی روایت بے اصل ہے

سوال: سنا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لال کافر کو مارا اور بھاگا اور ہنوز زندہ ہے آیا اس کی کوئی خبر حدیث سے ہے؟ اور کب تک زندہ رہے گا؟ پھر ایمان لائے گا یا نہیں؟

جواب: یہ بے اصل ہے (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 28، ص 366، مطبوعہ رضا

فاؤنڈیشن لاہور)

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ملک الموت سے زنبیل ارواح چھین لینے والا واقعہ

سوال: کہا جاتا ہے کہ زنبیل ارواح کی عزرائیل علیہ السلام سے حضرت پیران پیر نے ناراض اور غصہ میں ہو کر چھین لی تھی؟

جواب: زنبیل ارواح (روحوں کا تھیلا) چھین لینا خرافات جہال سے ہے۔ سیدنا عزرائیل علیہ السلام رسل ملائکہ سے ہیں اور رسل ملائکہ اولیاء بشر سے بالاجماع افضل ہیں تو مسلمانوں کو ایسی ابا طیل داہیہ سے احتراز لازم ہے (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 28 ص 419، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

روزہ مشکل کشا

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا حضور اکثر عورتیں مشکل کشا علی کاروزہ رکھتی ہیں کیا ہے؟

آپ نے جو ابا ارشاد فرمایا روزہ خاص اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اگر اللہ تعالیٰ کا روزہ رکھیں اور اس کا ثواب مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی نذر کریں تو حرج نہیں مگر اس میں یہ کرتی ہیں کہ روزہ آدمی رات تک رکھتی ہیں۔ شام کو افطار نہیں کرتیں۔ آدمی رات کے بعد گھر کا

کو اڑکھول کر کچھ دعا مانگتی ہیں۔ اس وقت روزہ افطار کرتی ہیں یہ شیطانی رسم ہے (فتاویٰ رضویہ جلد 4 ص 66)

داڑھی منڈوانے اور کتروانے والا فاسق

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ داڑھی منڈوانے اور کتروانے والا شخص فاسق معین ہے اور اس کو امام بنانا گناہ ہے (احکام شریعت جلد دوم ص 321، مطبوعہ میرٹھ ہندوستان)

کھانا بیٹھ کر جوتے اتار کر کھانا چاہئے

آج کل دعوتوں میں منحوس روایت پیدا ہو گئی کہ لوگ کھڑے ہو کر کھانا کھاتے ہیں۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ نے ایسے لوگوں کو یہ حدیث شریف یاد دلائی ہے جس میں حضور اکرم ﷺ نے بیٹھ کر اور جوتے اتار کر کھانے کا حکم دیا ہے (فتاویٰ افریقہ ص 38 مطبوعہ کانپور ہندوستان)

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منع ہے

ہمارے نوجوانوں میں یہ بیماری کثرت سے پائی جاتی ہے کہ وہ کھڑے کھڑے پیشاب کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے پیشاب کے چھینٹے ارد گرد اور کپڑوں پر پڑتے ہیں

اور پھر آدمی ناپاک ہو جاتا ہے۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والوں کو یہ حدیث شریف یاد دلائی جس میں حضور ﷺ نے فرمایا بے ادبی اور بدتہذیبی ہے کہ آدمی کھڑے ہو کر پیشاب کرے (فتاویٰ افریقہ ص 10/9، مطبوعہ کانپور ہندوستان)

قبروں پر جوتا پہن کر چلنا اہل قبور کی توہین ہے

جب لوگ قبرستان میں تدفین کے لئے یا اہل خانہ کی قبور پر فاتحہ پڑھنے جاتے ہیں تو قبروں پر بیٹھتے اور چلتے پھرتے رہتے ہیں۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ نے جوتا پہن کر قبروں پر چلنے کو اہل قبور کی توہین قرار دیا ہے (فتاویٰ رضویہ شریف جلد 4 ص 107)

حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ہمیشہ سے مسلمان تھے سوال: علمائے دین و مفتیان شرع متین اس میں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیشہ کے مسلمان تھے یا کہ علی مانی تاریخ الخلفاء للسیوطی و رد المحتار لابن عابدین و جامع المناقب وغیرہ (جیسا کہ امام سیوطی کی تاریخ الخلفاء علامہ ابن عابدین شامی کی رد المحتار اور جامع المناقب وغیرہ میں ہے) تیرہ یا دس یا نو یا آٹھ برس کے سن میں ایمان لائے ہیں اور اگر ہمیشہ مسلمان تھے تو پھر ایمان لانا چہ معنی دارد۔

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ الاسنی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما الاظہر

دونوں حضرات عالم ذریت سے روز ولادت، روز ولادت سے سن تمیز، سن تمیز سے ہنگام ظہور پر نور آفتاب بعثت، ظہور بعثت سے وقت وفات، وقت وفات سے ابد الابد تک بحمد اللہ تعالیٰ موحد و موقن و مسلم و مومن و طیب و زکی و طاہر و تقی تھے اور ہیں، اور رہیں گے۔ کبھی کسی وقت کسی حال میں لحظہ ایک آن کولوٹ کفر و شرک و انکار ان کے پاک، مبارک، ستمگرے دامنوں تک اصلاً نہ پہنچانہ پہنچے۔

عالم ذریت سے روز ولادت تک اسلام بیٹائی تھا کہ ”الست برکم“ قالوا بلی (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) انہوں نے کہا کیوں نہیں (روز ولادت سے سن تمیز تک اسلام فطری کہ حدیث پاک میں ہے ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے) (صحیح بخاری) سن تمیز سے روز بعثت تک اسلام توحیدی کہ ان حضرات والا صفات نے زمانہ فترت میں بھی کبھی بت کو سبدہ نہ کیا، کبھی غیر خدا کو نہ قرار دیا ہمیشہ ایک ہی جانا، ایک ہی مانا، ایک ہی کہا اور ایک ہی سے کام رہا (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 28 ص 459 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا، کا مطلب سوال: ان اللہ خلق آدم علی صورتہ (بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی

صورت پر پیدا کیا) اور حضور سے یہ عرض ہے کہ یہ حدیث ہے یا قول ہے؟

جواب: یہ حدیث صحیح ہے اور اضافت شرف کے لئے ہے جیسے بتی (میرا گھر) اور

ناقتہ اللہ (اللہ تعالیٰ کی اونٹنی) یا ضمیر آدم علیہ السلام کی طرف ہے یعنی آدم علیہ السلام کو ان

کی کامل صورت پر بنایا ”طولہ ستون ذراعا“ ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا بخلاف اولاد آدم کو بچہ

چھوٹا پیدا ہوتا پھر بڑھ کر اپنے کامل قد کو پہنچتا ہے (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 27 ص 43، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بجلی کیا شے ہے؟

بجلی کیا شے ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے بادلوں کے چلانے پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے جس کا نام رعد ہے، اس کا قد بہت چھوٹا ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک بہت بڑا کوڑا ہے، جب وہ کوڑا پادل کو مارتا ہے اس کی تری سے آگ جھڑتی ہے اس کا نام بجلی ہے (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 27 ص 23، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

زلزلہ کیوں آتا ہے؟

سوال: زلزلہ آنے کا کیا باعث ہے؟

جواب: اصلی باعث آدمیوں کے گناہ ہے اور پیدا یوں ہوتا ہے کہ ایک پہاڑ تمام زمین کو محیط ہے اور اس کے ریشے زمین کے اندر اندر سب جگہ پھیلے ہوئے ہیں جیسے بڑے درخت کی جڑیں دور تک اندر اندر پھیلتی ہیں جس زمین پر معاذ اللہ زلزلہ کا حکم ہوتا ہے وہ پہاڑ اپنے اس جگہ کے ریشے کو جنبش دیتا ہے زمین ہلنے لگتی ہے (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 27 ص 93، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واقعہ معراج سے منسوب کچھ من گھڑت باتیں

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا کہ مولوی غلام امام شہید نے ص 95 سطر گیارہ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی روح پاک نے حاضر ہو کر گردن نیاز صاحب لولاک رحمۃ اللہ علیہ کے قدم سراپا اعجاز کے نیچے رکھ دی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم گردن غوث اعظم پر قدم رکھ کر براق پر سوار ہوئے اور اس روح پاک سے استفسار فرمایا کہ تو کون ہے؟ عرض کیا کہ میں آپ کے فرزندوں اور ذریات طیبات سے ہوں۔ اگر آج نعت سے کچھ منزلت بخشے گا تو آپ کے دین کو زندہ کروں گا۔ فرمایا کہ محی الدین ہے اور جس طرح آج میرا قدم تیری گردن پر ہے اسی طرح کل تیرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہوگا اور اس روایت کی دلیل یہ لکھی ہے کہ صاحب منازل اثناء عشریہ بھی تحفہ قادر یہ سے لکھتے ہیں

اسی کتاب کے صفحہ نمبر 8 سطر نمبر 5 میں مرقوم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو کر براق پر سوار ہونے لگے۔ براق نے شوخی شروع کی۔ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ کیا بے حرمتی ہے تو نہیں جانتا کہ تیرا سوار کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ براق نے کہا اے امین وحی الہی! تم اس وقت خفگی مت کرو مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں التماس کرنی ہے۔ فرمایا بیان کرو۔ عرض کیا آج میں دولت زیارت سے مشرف ہوں، کل قیامت کے دن مجھ سے بہتر براق آپ کی سواری کے واسطے آئیں گے امیدوار ہوں کہ حضور! سوائے میرے اور کسی براق کو پسند نہ فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی التجا قبول فرمائی۔ صاحب تحفۃ القادر یہ لکھتے ہیں کہ وہ

براق خوشی سے پھولانہ سما یا اور اتنا بڑھا اور اونچا ہوا کہ صاحب معراج کا ہاتھ زین تک اور پاؤں رکاب تک نہ پہنچا، کیا یہ روایت صحیح ہے؟

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ کتب اہلحدیث و سیر میں اس روایت کا نشان نہیں۔ رسالہ غلام امام شہید محض نامعتبر بلکہ صریح ابطال و موضوعات پر مشتمل ہے۔ منازل اثناء عشریہ کوئی کتاب فقیر کی نظر سے نہ گزری نہ کہیں اس کا تذکرہ دیکھا۔ تحفہ قادریہ شریف اعلیٰ درجہ کی مستند کتاب ہے، میں اس کے مطالعہ بالاستیعاب سے بارہا مشرف ہوا، جو نسخہ میرے پاس ہے یا جو میری نظر سے گزرا ہے اس میں یہ روایت اصلاً نہیں (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 26، ص 397، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

”یا جنید“ والے واقعہ کی اصل حقیقت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ جنید ایک بزرگ کامل تھے۔ انہوں نے سفر کیا۔ راستے میں ایک دریا پڑا۔ اس کو پار کرتے وقت ایک آدمی نے کہا کہ مجھ کو بھی دریا کے پار کر دیجئے۔ تب ان بزرگ کامل نے کہا تم میرے پیچھے یا جنید یا جنید کہتے چلو اور میں اللہ اللہ کہتا چلوں گا۔ درمیان میں وہ آدمی بھی اللہ اللہ کہنے لگا۔ تب وہ ڈوبنے لگا، اس وقت ان بزرگ نے کہا کہ تو اللہ اللہ مت کہہ یا جنید یا جنید کہہ تب اس آدمی نے یا جنید یا جنید کہا تب وہ نہیں ڈوبا، یہ درست ہے یا نہیں؟ اور بزرگ کامل کے لئے کیا حکم ہے اور آدمی کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ غلط ہے کہ سفر میں دریا ملا بلکہ دجلہ ہی کے پار جانا تھا اور یہ بھی زیادہ ہے کہ میں اللہ اللہ کہتا چلوں گا اور یہ محض افتراء ہے کہ انہوں نے فرمایا تو اللہ اللہ مت کہہ۔ یا جنید کہنا خصوصاً حیات دنیاوی میں خصوصاً جبکہ پیش نظر موجود ہیں اسے کون منع کر سکتا ہے کہ آدمی کا حکم پوچھا جائے اور حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کے لئے حکم پوچھنا کمال بے ادبی و گستاخی و دریدہ دہنی ہے (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 26، ص 436، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اعراب قرآنی کا موجد کون ہے؟

سوال: اعراب قرآنی کی ایجاد کس سن میں ہوئی اور اس کا بانی کون ہے؟ یہ بدعت حسنہ ہے یا سیرہ؟ اگر بدعت حسنہ ہے تو (ہر بدعت گمراہی ہے) کے کیا معنی ہیں؟

جواب: زمانہ عبدالملک بن مروان میں اس کی درخواست سے مولیٰ علیٰ کرم اللہ وجہہ کے شاگرد حضرت ابوالاسود دؤلی نے یہ کار نیک کیا (یہ کام) بدعت حسنہ تھا اور تمام ممالک عجم میں یقیناً واجب کہ عام لوگ (اعراب) کے بغیر صحیح تلاوت نہیں کر سکتے۔

بدعت ضلالت وہ ہے کہ رد و مزاحمت سنت کرے اور یہ تو مؤید و مزاحمت سنت کرے اور یہ تو مؤیدہ و معین سنت بلکہ ذریعہ ادائے فرض ہے۔ کیونکہ لحن بلا خلاف حرام ہے جیسا کہ عالمگیری میں ہے لہذا اس کا چھوڑنا فرض ہے اور یہ اس سے بچنے کا راستہ ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 26 ص 399 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

کیا غوث اعظم رضی اللہ عنہ پہلے حنفی تھے؟

سوال: یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ حضرت امام احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میرا مذہب ضعیف ہوا جاتا ہے لہذا تم میرے مذہب میں آ جاؤ۔ میرے مذہب میں آنے سے میرے مذہب کو تقویت ہو جائے گی اس لئے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ حنفی سے حنبلی ہو گئے؟

جواب: یہ روایت صحیح نہیں ہے۔ غوث پاک رضی اللہ عنہ ہمیشہ سے حنبلی تھے اور بعد کو جب عین الشریعۃ الکبریٰ تک پہنچ کر منصب اجتہاد مطلق حاصل ہوا، مذہب حنبلی کو کمزور ہوتا ہوا دیکھ کر اس کے مطابق فتویٰ دیا کہ حضور محی الدین اور دین متین کے یہ چاروں ستون ہیں لوگوں کی طرف سے جس ستون میں ضعف آتا دیکھا اس کی تقویت فرمائی (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 2، ص 433 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

منصور بن حلاج کا اصل واقعہ

سوال: مکرم و معظم بعد آداب نیاز کے گزارش ہے کہ اگر برائے مہربانی ان واقعات کے جن کی بناء پر حضرت منصور بن حلاج کے بارے میں فتویٰ دیا گیا تھا، مطلع فرمائیں تو بہت ممنون ہوں اگر فتویٰ میں کسی آیت شریف کا حوالہ دیا گیا ہو تو اس کو بھی لکھ دیجئے گا۔ اس تکلیف دہی کو معاف فرمائیے گا۔ ایک معاملہ میں اس کی بہت ضرورت ہے.....

جواب: حضرت حسین بن منصور حلاج علیہ الرحمہ جن کو عوام منصور کہتے ہیں، منصور ان کے والد کا نام تھا۔ ان کا اسم گرامی حسین، اکابر اہل حال سے تھے، ان کی ایک بہن ان سے

بدر جہا مرتبہ ولایت و معرفت میں زائد تھیں۔ وہ آخر شب کو جنگل تشریف لے جاتیں اور یاد الہی میں مصروف ہوتیں۔ ایک دن ان کی آنکھ کھلی بہن کو نہ پایا، گھر میں ہر جگہ تلاش کیا، پتہ نہ چلا، ان کو دوسو سو گزرا۔ دوسری شب میں قصد اسوتے میں جان ڈال کر جاگتے رہے۔ وہ اپنے وقت پر اٹھ کر چلیں یہ آہستہ آہستہ پیچھے ہوئے دیکھتے رہے، آسمان سے سونے کی زنجیریں یا قوت کا جام اتر اور ان کے دہن مبارک کے برابر آگیا۔ انہوں نے پینا شروع کیا۔ ان سے مبر نہ ہوسکا کہ یہ جنت کی نعمت نہ ملے بے اختیار کہہ اٹھے کہ بہن تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم کہ تھوڑا میرے لئے چھوڑو۔ انہوں نے ایک جرعه چھوڑ دیا۔ انہوں نے پیا، اس کے پیتے ہی ہر جڑی بوٹی ہر درو دیوار سے ان کو یہ آواز آنے لگی کہ کون اس کا زیادہ مستحق ہے کہ ہماری راہ میں قتل کیا جائے۔ انہوں نے کہنا شروع کیا۔ انا لاحق، بے شک میں سب سے زیادہ اس کا سزاوار ہوں۔ لوگوں کے سننے میں آیا ”انا لاحق“ (میں حق میں) وہ دعویٰ خدائی سمجھے اور یہ کفر ہے اور مسلمان ہو کر جو کفر کرے مرتد ہے اور مرتد کی سزا قتل ہے۔ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کرو۔ اس حدیث کو اصحاب ستہ میں سے مسلم کے علاوہ سب نے اور امام احمد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 26 ص 400 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

حضور ﷺ کا معراج کی رات اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنا

سوال: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ:

معراج کی رات میں مجھم خود اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت بمعنی احاطہ کا انکار فرماتی ہیں کہ ”لا تدرا“

الابصار“ سے سند لاتی ہیں اور احادیث صحیحہ میں روایت کا اثبات بمعنی احاطہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی شے محیط نہیں ہو سکتی، وہی ہر شے کو محیط ہے اور اثبات نفی پر مقدم (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 29 ص 332، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

تاش اور شطرنج کھیلنا گناہ و حرام ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تاش و شطرنج کھیلنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: دونوں (تاش و شطرنج) ناجائز ہیں اور تاش زیادہ گناہ و حرام کہ اس میں تصادیر بھی ہیں (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 24، ص 113، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

کیا انبیائے کرام علیہم السلام کے فضلات شریفہ پاک ہیں

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے فضلات شریفہ (یعنی جسم سے خارج ہونے والے زائد مادے مثل بول و براز وغیرہ) پاک ہیں؟

آپ نے ارشاد فرمایا پاک ہیں اور ان کے والدین کریمین کے وہ نطفے بھی پاک ہیں جن سے یہ حضرات پیدا ہوئے (شرح الشفاء للقاضی عیاض جلد اول ص 168، شرح العلامة الزرقانی جلد اول ص 194)

(ملفوظات شریف ص 456، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

پانچے ٹخنے سے نیچے رکھنا مکروہ تتر یہی ہے

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ پانچے ٹخنے سے نیچے بھی مکروہ تتر یہی ہے یعنی صرف خلاف اولیٰ جبکہ بہ نیت تکبر نہ ہو۔

فتاویٰ عالمگیری میں (مسئلہ مذکورہ کی) تصریح کی گئی اور اس بارے میں صحیح بخاری کی حدیث موجود ہے۔ تم ان لوگوں میں سے نہیں جو برہنائے تکبر ٹخنوں سے نیچے ازار (شلوار) لٹکاتے ہیں (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوال پر حضور ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا تھا)

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 23 ص 98، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن لاہور)

ذکر کرتے وقت بناوٹی وجد حرام ہے

بعض حلقہ ذکر میں دوران ذکر کچھ لوگ بناوٹی طور پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اچھل کود شروع کر دیتے ہیں۔ ایک دوسرے کے اوپر گر پڑتے ہیں۔ جس سے مجلس کا تقدس پامال ہوتا ہے۔ دیکھنے والے کو تماشامحسوس ہوتا ہے۔ ایسے ہی کاموں کے متعلق امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ذکر جلی کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور آواز کس قدر بلند کر سکتا ہے کوئی حد معین ہے یا نہیں؟ حلقہ باندھ کر ذکر کرتے وقت ذکر کرتے کرتے کھڑے ہو جانا اور سینہ پر ہاتھ مارنا ایک

دوسرے پر گر پڑنا، لیٹ جانا، رونا، زاری کی دھوم مچانا کیسا ہے؟

جواب: امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ذکر جلی جائز ہے، حد معین یہ ہے کہ اتنی آواز نہ ہو جس سے اپنے آپ کو ایذا ہو یا کسی نمازی، مریض یا سوتے کو تکلیف پہنچے اور ذکر کرتے کرتے کھڑا ہو جانا وغیرہا افعال مذکورہ اگر بحالت وجد صحیح ہیں تو کوئی حرج نہیں اور معاذ اللہ ریاکاری کے لئے بناوٹ ہیں تو حرام ہیں (اور ان دونوں کے درمیان کچھ درمیانی درجات ہیں جو عوام کے لئے ذکر نہیں کئے جاسکتے) (فتاویٰ رضویہ)

ایک سے زائد انگوٹھی پہننا ناجائز ہے

انگوٹھیوں کے شوقین اپنی چاروں انگلیوں میں انگوٹھیاں پہنتے ہیں اور بعض لوگ دو انگوٹھیاں بھی پہنتے ہیں جس میں دو دو ٹکینے بھی لگے ہوتے ہیں پھر اسی حالت میں نماز بھی پڑھتے ہیں حالانکہ یہ ناجائز فعل ہے۔

چنانچہ امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ کی ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی مرد کو پہننا جائز ہے اور دو انگوٹھیاں یا کئی نگ کی ایک انگوٹھی یا ساڑھے چار ماشہ خواہ زائد چاندی کی اور سونے، کانسی، پیتل، لوہے اور تانبے کی مطلقاً ناجائز ہے (احکام شریعت حصہ دوم ص 30)

بزرگان دین کی تصاویر بطور تبرک لینا ناجائز ہے

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا کہ بزرگان

دین کی تصاویر بطور تبرک لینا کیسا ہے؟

آپ نے جو ابا ارشاد فرمایا کہ کعبہ معظمہ میں حضرت ابراہیم واسماعیل علیہم السلام و حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی تصاویر پر بنی تھیں کہ یہ تبرک ہیں (چونکہ) ناجائز فعل تھا (اس لئے) حضور اقدس ﷺ نے خود دست مبارک سے انہیں دھویا (ملخصاً بخاری شریف، حدیث 3352، جلد 2، ص 421)

(ملفوظات شریف ص 287، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

ضرورت مرشد

ضرورت مرشد کے بارے میں امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔ انجام کار دستکاری (اگرچہ معاذ اللہ سبقت عذاب کے بعد ہو) یہ عقیدہ اہلسنت میں ہر مسلمان کے لئے لازم اور کسی بیعت و مریدی پر موقوف نہیں اس کے واسطے صرف نبی کو مرشد جاننا بس ہے (السنیۃ الایقہ ص 124، مطبوعہ بریلی ہندوستان)

لیکن اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ فلاح احسان کے لئے بے شک مرشد خاص کی حاجت ہے اور وہ بھی شیخ ایصال کی شیخ اتصال اس کے لئے کافی نہیں (السنیۃ الایقہ ص 124، مطبوعہ بریلی ہندوستان)

سادات کرام کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے

سوال: سادات محتاجین کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: زکوٰۃ سادات کرام و سائرینی ہاشم پر حرام قطعی ہے جس کی حرمت پر ہمارے ائمہ ثلاثہ بلکہ ائمہ مذاہب اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا اجماع قائم۔ امام شعرانی علیہ الرحمہ میزان میں فرماتے ہیں باتفاق ائمہ اربعہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب پر صدقہ فرضیہ حرام ہے اور وہ پانچ خاندان ہیں۔ آل علی، آل عباس، آل جعفر، آل عقیل، آل حارث بن عبدالمطلب، یہ اجماعی اور اتفاقی مسائل میں سے ہے (المیزان الکبریٰ، باب قسم الصدقات، جلد دوم ص 13، مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر)

(فتاویٰ رضویہ شریف جدید جلد 10، ص 99، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ

لاہور)

شیخین کے گستاخ دائرہ اسلام سے خارج ہیں

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رافضی تمزائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرنے، اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے۔ کتب معتدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح و فتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے۔ درمختار مطبوعہ مطبع ہاشمی ص 64 میں ہے۔

اگر ضروریات دین سے کسی چیز کا منکر ہو تو کافر ہے مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اجسام کے

مانند جسم ہے یا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا منکر ہونا (درمختار باب الامامة جلد اول ص 83، مطبوعہ مجتہدانی دہلی)

رافضی اگر مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو سب صحابہ کرام علیہم الرضوان سے افضل جانے تو بدعتی گمراہ ہے اور اگر خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا منکر تو کافر ہے (خزانة المختارین کتاب الصلوٰۃ جلد اول ص 28)

(فتاویٰ رضویہ شریف جدید جلد 14، ص 250، مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

یزید کو پلید لکھنا اور کہنا جائز ہے

سوال: یزید کی نسبت لفظ یزید پلید کا لکھنا یا کہنا از روئے شریعت جائز ہے یا نہیں؟

یزید کی نسبت لفظ رحمتہ اللہ علیہ کہنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

یزید بے شک پلید تھا۔ اسے پلید کہنا اور لکھنا جائز ہے اور اسے رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نہ کہے گا

مگر نامی کہ اہلیت رسالت کا دشمن ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 14 ص 603، مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

ہندوؤں کے میلوں میں شرکت

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا کہ کفار کے

میلوں مثلاً دسہرہ وغیرہ میں جانا کیسا ہے؟

اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ ان کا میلہ دیکھنے کے لئے جانا مطلقاً ناجائز ہے۔ اگر ان کا مذہبی میلہ ہے جس میں وہ اپنے مذہبی نقطہ نظر سے کفر و شرک کریں گے، کفر کی آواز سے چلائیں گے تو ظاہر ہے ایسی صورت میں جانا سخت حرام ہے اور اگر مذہبی میلہ نہیں لہو و لعب کا ہے، جب بھی ناممکن و منکرات و قبائح سے خالی ہو اور منکرات کا تماشا بنانا جائز نہیں۔ (ملخصاً از عرفان شریعت حصہ اول ص 27)

طاقوں پر شہید مرد

بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں درخت پر شہید مرد رہتے ہیں اور اس درخت اور طاق پر جا کر ہر جمعرات کو چاول، شیرینی وغیرہ فاتحہ دلاتے ہیں، ہار لگاتے ہیں، لوبان سلگاتے ہیں اور مرادیں مانگتے ہیں؟

اس کے بارے میں امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ سب واہیات خرافات اور جاہلانہ حماقت اور بطالت ہیں ان کا ازالہ لازم (احکام شریعت حصہ اول ص 13)

غیر صحابی کے ساتھ ”رضی اللہ عنہ“ لکھنا جائز ہے

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ”رضی اللہ عنہم“ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تو کہا ہی جاوے گا، ائمہ و اولیاء و علمائے دین کو بھی کہہ سکتے ہیں۔ کتاب مستطاب بحجۃ الاسرار شریف و جملہ تصانیف امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب

شعرانی علیہ الرحمہ وغیرہ اکابر میں یہ شائع و ذائع ہے چنانچہ تنویر الابصار میں ہے۔
صحابہ کرام کے اسمائے گرامی کے ساتھ ”رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ لکھنا یا کہنا مستحب ہے
تابعین اور بعد والے علمائے کرام اور شرفاء کے لئے ”رحمۃ اللہ علیہ“ کہنا یا لکھنا مستحب
ہے اور اس کا الٹ بھی رائج قول کی بناء پر جائز ہے، یعنی صحابہ کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ اور
دوسروں کے ساتھ ”رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ (در مختار شرح تنویر الابصار مسائل شتی، مطبع مجتہبائی
دہلی، 2/350)

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 23، ص 390، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن لاہور)

قبر یا قبر کی طرف نماز پڑھنا

سوال: امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ قبر کی
طرف نماز پڑھنا یا قبر پر نماز پڑھنا یا قبرستان میں قبروں کے برابر ہو جانے کے بعد مسجد
بنانا یا کھیتی کرانا یا پھول وغیرہ کے درخت لگانا کیسا ہے؟

جواب: قبر پر نماز پڑھنا حرام، قبر کی طرف نماز پڑھنا حرام اور مسلمان کی قبر پر قدم
رکھنا حرام، قبروں پر مسجد بنانا یا زراعت وغیرہ کرنا حرام۔

رد المحتار میں علیہ سے ہے ”تکرہ الصلوٰۃ علیہ والیہ لورود النہی عن
ذالك فتح القدری و طحاوی و رد المحتار میں ذر بارہ مقابر ہے ”المردود فی سکتہ حادثہ

فیہا حرام“

اگر مسجد میں کوئی قبر آ جائے تو اس کے آس پاس چاروں طرف تھوڑی دیوار اگرچہ

پاؤ گز ہو قائم کر کے اس پر چھت بنائیں کہ اب نماز یا پاؤں رکھنا قبر پر نہ ہوگا بلکہ اس چھت پر جس کے نیچے قبر ہے اور نماز قبر کی طرف نہ ہوگی بلکہ اس دیوار کی طرف اور یہ جائز ہے (بحوالہ: عرفان شریعت حصہ دوم)

مونچھیں بڑھانا

سوال: امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ مسلمانوں کو مونچھ بڑھانا یہاں تک کہ منہ میں آونے کا حکم ہے؟ زید کہتا ہے ٹرکس لوگ بھی مسلمان ہیں وہ کیوں مونچھ بڑھاتے ہیں؟

جواب: مونچھیں اتنی بڑھانا کہ منہ میں آئیں، حرام و گناہ و سنت مشرکین و مجوس و یہود و نصاریٰ ہے۔ رسول اللہ ﷺ اعلیٰ درجہ کی حدیث صحیح میں فرماتے ہیں۔ مونچھ کتر داؤ، داڑھی بڑھاؤ اور یہود کی مشابہت نہ کرو (احکام شریعت حصہ دوم)

(مونچھیں پست کرنے کا حکم دیا گیا ہے، علماء نے اس کی یہ توجیح کی کہ مونچھیں مثل ابرو ہونی چاہئے)

تمباکو کا استعمال

بقدر ضرورت و اختلال حواس (اتنی مقدار کہ کھانے سے نقصان اور حواس میں خرابی پیدا ہو) کھانا حرام ہے اور اس طرح کہ منہ میں بو آنے لگے مکر وہ اور اگر تھوڑی خصوصاً مشک وغیرہ سے خوشبو کر کے پان میں کھائیں اور ہر بار کھا کر کلیوں سے خوب منہ صاف کر دیں

کہ بونہ آنے پائے تو خالص مباح (جائز) ہے۔ بو کی حالت میں کوئی وظیفہ نہ کرنا چاہئے، منہ اچھی طرح صاف کرنے کے بعد ہو اور قرآن عظیم تو حالت بدبو میں پڑھنا سخت منع ہے۔ ہاں جب بدبو نہ ہو تو درود شریف و دیگر وظائف اس حالت میں بھی پڑھ سکتے ہیں کہ منہ میں پان یا تمباکو ہو اگرچہ بہتر صاف کر لینا ہے مگر قرآن مجید کی تلاوت کے وقت ضرور بالکل صاف کر لیں۔ فرشتوں کو قرآن عظیم کا بہت شوق ہے اور عام ملائکہ کو تلاوت کی قدرت نہ دی گئی۔ جب مسلمان قرآن شریف پڑھتا ہے۔ فرشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھ کر تلاوت کی لذت لیتا ہے۔ اس وقت اگر منہ میں کھانے کی چیز کا لگاؤ ہوتا ہے فرشتے کو ایذا ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

طيبوا افواهكم باسواك فان افواهكم طريق القرآن۔ (رواہ السنجرى عن الابة عن بعض الصحابة رضى الله تعالى عنهم بسنه عن)

اپنے منہ مسواک سے ستھرے کرو کہ تمہارے منہ قرآن کا راستہ ہیں۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

اذا قام احدكم يصلى من الليل فليستك ان احدكم اذا قرأ في صلاته وضع ملك فاه على فيه ولا يخرج من فيه شيء الا دخل فم الملك (رواہ البيهقى في الشعب وتمامه في فوائده والضياء في المختار عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنه وهو حديث صحيح)

جب تم میں کوئی تہجد کو اٹھے مسواک کرے کہ جو نماز میں تلاوت کرتا ہے فرشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے جو اس کے منہ سے نکلتا ہے فرشتے کے منہ میں داخل ہوتا ہے۔
دوسری حدیث میں ہے۔

ليس شيء اشد على الملك من ريح الثمر ما قام عبد الى صلوة قط
الا التقسم فاه ملك ولا يخرج من فيه آية الا يدخل في شيء الملك
فرشتہ پر کوئی چیز کھانے کی بو سے زیادہ سخت نہیں۔ جب کبھی مسلمان نماز کو کھڑا ہوتا ہے فرشتہ اس کا منہ اپنے منہ میں لے لیتا ہے جو آیت اس کے منہ سے نکلتی ہے فرشتے کے منہ میں داخل ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (احکام شریعت حصہ اول)

قبرستان میں شیرینی کی تقسیم

عرض: مردہ کے ساتھ مشائی قبرستان میں چوٹیوں کے ڈالنے کے لئے لے جانا کیسا ہے؟

ارشاد: ساتھ لے جانا روٹی کا جس طرح علماء کرام نے منع فرمایا ہے ویسے ہی مشائی ہے اور چوٹیوں کو اس نیت سے ڈالنا کہ میت کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ یہ محض جہالت ہے اور یہ نیت نہ بھی ہو تو بھی بجائے اس کے مساکین صالحین پر تقسیم کرنا بہتر ہے۔

(پھر فرمایا) مکان پر جس قدر چاہیں خیرات کریں قبرستان میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ اناج تقسیم ہوتے وقت بچے اور عورتیں وغیرہ غل مچاتے اور مسلمانوں کی قبروں پر دوڑتے پھرتے ہیں (ملفوظات امام احمد رضا)

تمرکات کا غلط انتساب

جو تمرکات شریف بلا سند لاتے ہیں ان کی زیارت کرنا چاہئے یا نہیں۔ اور اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ آج کل مصنوعی تمرکات زیادہ لئے پھرتے ہیں۔ ان کا کہنا کیسا ہے؟ اور جو زائر کچھ نذر کرے اس کا لینا جائز ہے یا نہیں اور جو شخص خود مانگے اس کا مانگنا کیسا ہے؟

الجواب: تمرکات شریفہ جس کے پاس ہوں ان کی زیارت کرنے پر لوگوں سے اس کا کچھ مانگنا سخت فتنع ہے جو تندرست ہو اعضائے صحیح رکھتا ہو نوکری خواہ مزدوری اگرچہ ڈلیا ڈھونے کے ذریعہ سے روٹی کما سکتا ہو اسے سوال کرنا حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

لا تجل الصدقة لغنى ولا لذى مرة سوى
غنى يأسك والى تندرست کے لئے صدقہ حلال نہیں
طماہ فرماتے ہیں:

ما جمع المسائل بالتكدي فهو الخبيث
سائل جو کچھ مانگ کر جمع کرتا ہے وہ خبیث ہے۔

اس پر ایک شاعت تو یہ ہوئی۔ دوسری شاعت سخت تر یہ ہے کہ دین کے نام سے دنیا کمانا ہے اور بیشتر دن بایاتی ثمننا قلیلا کے قبیل میں داخل ہوتا ہے

تمرکات شریفہ بھی اللہ عزوجل کی نشانیوں سے عمدہ نشانیاں ہیں۔ ان کے ذریعہ سے دنیا کی ذلیل قلیل پونجی حاصل کرنے والا دنیا کے بدلے دین بیچنے والا ہے۔

رہا یہ (سوال) کہ بے اس کے مانگے زائرین کچھ دے دیں اور یہ لئے اس میں

تفصیل ہے۔ شرع مطہرہ کا قاعدہ کلیہ ہے کہ

المعہود عرفا كالشروط لفظا

جو لوگ تہذیب و تمدن شریفہ شہر بہ شہر لئے پھرتے ہیں۔ انکی نیت و عادت قطعاً معلوم ہے کہ اسکے عوض تحصیل زر و جمع مال چاہتے ہیں۔ یہ قصد نہ ہو تو کیوں دور دراز سفر کی مشقت اٹھائیں۔ ریلوے کے کرائے دیں اگر ان میں کوئی زبانی کہے بھی کہ ہماری نیت فقط مسلمانوں کو زیارت سے بہرہ مند کرنا ہے تو ان کا حال ان کے قال کی صریح تکذیب کر رہا ہے۔ ان میں علی العموم وہ لوگ ہیں جو ضروری ضروری مسائل طہارت و صلوٰۃ سے بھی آگاہ نہیں۔ اس فرض قطعی کے حاصل کرنے کو کبھی دس پانچ کوس یا شہر ہی کے کسی عالم کے پاس گھر سے آدھ میل جانا پسند نہ کیا، مسلمانوں کو زیارت کرانے کیلئے ہزاروں کوس سفر کرتے ہیں پھر جہاں زیارتیں ہوں اور لوگ کچھ نہ دیں وہاں ان صاحبوں کے غصے دیکھئے۔

پہلا حکم یہ لگایا جاتا ہے کہ تم لوگوں کو حضور اقدس ﷺ سے کچھ محبت نہیں، گویا ان کے نزدیک محبت نبی ﷺ اسی میں منحصر ہے کہ حرام طور پر کچھ ان کی نذر کر دیا جائے۔

پھر جہاں کہیں ملے بھی مگر ان کے خیال سے تھوڑا ہوا ان کی سخت شکایتیں اور مذمتیں ان سے سن لیجئے۔ اگرچہ وہ دینے والے صلحاء و علماء ہوں اور مال حلال سے دیا ہو۔

اور جہاں پیٹ بھر مل گیا، وہاں کی لمبی چوڑی تعریفیں لے لیجئے اگرچہ وہ دینے والے فساق و فجار بلکہ بد مذہب ہوں اور مال حرام سے دیا ہو تو قطعاً معلوم ہے کہ وہ زیارت نہیں کراتے مگر لینے کے لئے اور زیارت کرنے والے بھی جانتے ہیں کہ ضرور کچھ دینا پڑے گا تو اب یہ صرف سوال ہی نہ ہوا، بلکہ بحسب عرف زیارت شریفہ پر اجارہ ہو گیا اور وہ مجھ

وجہ حرام ہے۔ ملخصاً (بدرا لاناواری آداب لآثار)

امام احمد رضا علیہ الرحمہ

پر الزامات کا جائزہ

حصہ اول

ترتیب از قلم

خلیل احمد رانا

امام احمد رضا محدث بریلی علیہ الرحمہ پر کئی ایک جھوٹے بے بنیاد اور من گھڑت الزام و اتہام لگائے گئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ:

”والجدید بالذکر ان المدرس الذی کان یدرسہ مرزا غلام قادر بیگ کان اخاللمرزا غلام احمد المتنبی القادیانی“

(احسان الہی ظہیر البریلویہ (عربی) مطبوعہ لاہور ص 20)

ترجمہ: یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان کا استاد مرزا غلام قادر بیگ، مرزا غلام احمد قادیانی کا بھائی تھا۔

(احسان الہی ظہیر البریلویہ (اردو) مطبوعہ لاہور ص 41)

عرب کے ایک نجدی قاضی عطیہ محمد سالم نے کتاب ”البریلویہ“ پر تقدیم لکھی اور قاضی ہونے کے باوجود بغیر تحقیق کے کہا!

”بریلویہ کے بانی کا پہلا استاذ، مرزا غلام قادر بیگ، مرزا غلام احمد قادیانی کا بھائی تھا، لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ قادیانیت اور بریلویت دونوں استعمار کی خدمت میں بھائی بھائی ہیں“ (عطیہ محمد سالم تقدیم البریلویہ، عربی، مطبوعہ لاہور ص 4)

بغض اور حسد ایسی روحانی مہلک بیماریاں ہیں کہ جب انسانی دل و دماغ پر اثر انداز ہوتی ہیں تو انسان میں حق و انصاف کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ تحقیق اور حق کی راہیں مسدود ہو جاتی ہیں اور انسان شکوک و شبہات کی عمیق دلدل میں پھنس کر راہ حق اور صراط مستقیم سے کوسوں دور ہو جاتا ہے۔

احسان الہی ظہیر غیر مقتد بھی ایسی خطرناک بیماریوں کا شکار ہوا اور ایک صالح عاشق رسول پر بے جا بہتان لگایا۔ دنیا میں تو تعصب کے اندھے حواری واہ واہ کر دیں گے مگر

میدان محشر میں احسان الہی ظہیر ار اس کے حواریوں کے پاس اس بہتان کا کیا جواب ہوگا؟

قارئین کرام! امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کے ابتدائی کتب کے استاذ مولانا مرزا غلام قادر بیگ بریلوی علیہ الرحمہ اور مرزا غلام قادر بیگ گورداسپوری دو الگ الگ شخصیتیں ہیں۔ فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے استاذ کو مرزا غلام احمد قادیانی کا بھائی کہنا تحقیق و مطالعہ سے یتیم سراسر ظلم عظیم اور بغض رضا کا سبب ہے۔ یہ دھاندلی اسی وقت تک چلتی ہے جب تک حقیقت سامنے نہ ہو، لیکن جب سحر طلوع ہوتی ہے تو اندھیرے بھاگنا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہاں پر اعلیٰ حضرت کے استاذ گرامی مولانا حکیم مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمہ و الرضوان اور فرقہ قادیانیت کا بانی اور انگریزوں کا ایجنٹ مرزا غلام قادر بیگ دونوں کی سوانحی جھلکیاں پیش کی جا رہی ہیں۔ قارئین اندازہ لگائیں گے کہ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

مولانا حکیم مرزا غلام قادر بیگ بریلوی بن حکیم مرزا حسن جان

بیگ علیہ الرحمہ

حضرت مولانا حکیم مرزا غلام قادر بیگ بن حکیم مرزا حسن جان بیگ لکھنوی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہ یکم محرم الحرام ۱۲۴۳ھ / 25 جولائی 1827ء کو محلہ جھوائی ٹولہ لکھنؤ (یوپی) ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد نے لکھنؤ سے ترک سکونت کر کے بریلی میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ آپ کی رہائش بریلی شہر کے محلہ قلعہ میں جامع مسجد کے مشرقی جانب تھی۔ آپ کا رہائشی مکان بریلی شریف میں اب بھی موجود ہے۔ آپ کے بھائی مولانا مرزا مطیع اللہ بیگ بریلوی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے مولانا مرزا محمد جان بیگ رضوی علیہ الرحمہ نے خاندانی تقسیم کے بعد 1914ء میں پرانے شہر بریلی میں سکونت کر لی تھی مگر مولانا مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمہ کی سکونت محلہ قلعہ ہی میں رہی۔

آپ کا خاندان نسلآ ایرانی یا ترکیستانی منغل نہیں ہے بلکہ مرزا اور بیگ کے خطابات عزیز شاہان مغلیہ کے عطا کردہ ہیں۔ اسی مناسبت سے آپ کے خاندان کے ناموں کے ساتھ مرزا اور بیگ کے خطابات لکھے جاتے رہے ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسبت حضرت خواجہ عبید اللہ احرار نقشبندی علیہ الرحمہ سے ملتا ہے۔ حضرت احرار رحمۃ اللہ علیہ نسلآ فاروقی تھی۔ اس طرح آپ کا سلسلہ نسب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔

منغل بادشاہ ظہیر الدین بابر اور اس کے والد حضرت خواجہ عبید اللہ احرار سے بیعت تھی۔ اس لئے بابر اور اس کے جانشین حضرت خواجہ احرار کی اولاد سے فیض روحانی حاصل کرتے رہے۔ لیکن جلال الدین اکبر کے دور میں یہ سلسلہ منقطع ہو گیا اور اس خاندان کے بزرگ واپس وطن لوٹ گئے۔ منغل بادشاہ نور الدین جہانگیر نے اپنے دور میں اپنے خاندانی بزرگوں سے رجوع کیا لہذا اس خاندان کے بزرگ تاجکستان سے پھر ہندوستان آ گئے۔

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اجداد کرام بھی شاہان مغلیہ سے وابستہ رہے ہیں۔ اسی زمانے سے ان دونوں خاندانوں کے قریبی روابط رہے ہیں۔ مولانا حکیم مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمہ کے حقیقی بھائی مولانا مرزا مطیع اللہ بیگ علیہ الرحمہ کے پوتے مرزا عبدالوحید بیگ بریلوی کی دو ہمشیرگان امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کے خاندان میں بیاہی گئیں۔ ایک حضرت مفتی تقدس علی خان رحمۃ اللہ علیہ کے تایا زاد بھائی حافظ ریاست علی خاں مرحوم کو اور دوسری فرحت علی خاں کے فرزند شہزادے علی خاں مرحوم کو۔

مولانا مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمہ کے بھائی مولانا مرزا مطیع اللہ بیگ جب جامع

مسجد بریلی کے متولی مقرر ہوئے تو آپ نے مسجد سے ملحقہ امام باڑے سے علم اور جھنڈے وغیرہ اتروادیئے۔ آپ کے اس فعل سے بعض جاہل شریکیندرافضی لوگ آپ کے خلاف ہو گئے تو اس وقت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے دادا مولانا رضا علی خاں رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ دیا تھا کہ متولی مسجد صحیح العقیدہ سنی حنفی ہیں اور عمارت مسجد سے امام باڑہ کو ختم کرنا شرعاً جائز ہے۔ یہ فتویٰ کرم خوردہ آج بھی بریلی شریف میں مولانا مرزا مطیع اللہ بیگ علیہ الرحمہ کے پوتے مرزا عبدالوحید بیگ کے پاس موجود ہے۔

مولانا مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمہ اور امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کے والد ماجد مولانا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان محبت و مردت کے پر خلوص تعلقات تھے۔ اس لئے مولانا مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمہ نے امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کی تعلیم اپنے ذمہ لے لی تھی۔ آپ کے دیگر تلامذہ آپ کے مطب واقع محلہ قلعہ متصل جامع مسجد بریلی ہی میں درس لیا کرتے تھے، مگر صنری اور خاندانی وجاہت کی وجہ سے امام احمد رضا علیہ الرحمہ کو ان کے مکان پر ہی درس دیتے تھے (۱)

امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے ابتدائی کتابیں، میزان، منشعب وغیرہ مولانا مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمہ سے پڑھیں (۲)

مولانا عبدالجبتی رضوی لکھتے ہیں:

”اردو اور فارسی کی ابتدائی کتب آپ (مولانا احمد رضا علیہ الرحمہ) نے مولانا مرزا

غلام قادر بیگ بریلوی علیہ الرحمہ سے پڑھیں“ (۳)

پروفیسر محمد ایوب قادری (کراچی) بریلی کے اسلامی مدارس کا تذکرہ کرتے ہوئے

لکھتے ہیں:

”مولانا محمد احسن نے بریلی کے اکابر و عمائد کے مشورے اور معاونت سے ایک مدرسہ باسم تاریخی ”مصباح التہذیب“ ۱۲۸۶ھ/1872ء میں قائم کیا..... اس مدرسہ کے پہلے مہتمم مرزا غلام قادر بیگ تھے“ (۴)

مولوی محمد حنیف گنگوہی دیوبندی لکھتے ہیں:

”اس مدرسہ (مصباح التہذیب) کے پہلے مہتمم مرزا غلام قادر بیگ تھے اور مولوی سخاوت حسین، سید کلب علی، مولوی شجاعت، حافظ احمد حسین اور مولوی حافظ حبیب الحسن درس دیتے تھے“ (۵)

ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

”میں نے جناب مرزا صاحب مرحوم و مغفور (مولانا مرزا غلام قادر بیگ) کو دیکھا تھا۔ گورا چٹارنگ، عمر تقریباً اسی سال، داڑھی سر کے بال ایک ایک کر کے سفید، عمامہ باندھے رہتے۔ جب کبھی اعلیٰ حضرت کے پاس تشریف لاتے، اعلیٰ حضرت بہت ہی عزت و تکریم کے ساتھ پیش آتے، ایک زمانہ میں جناب مرزا صاحب کا قیام کلکتہ امرتلاہ میں تھا، وہاں سے اکثر سوالات کے جواب طلب فرمایا کرتے تھے۔ فتاویٰ رضویہ میں اکثر استفتاء ان کے ہیں۔ انہیں کے ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت نے رسالہ مبارکہ ”حجلی یقین بان نبینا سید المرسلین“ (1305ھ/1887ء) تحریر فرمایا ہے“ (۶)

اس رسالہ کا ایک ایڈیشن مطبوعہ مطبع اہل سنت و جماعت بریلی، بار دوم 1330ھ راقم الحروف (خلیل احمد) کی نظر سے بھی گزرا ہے۔ اور ایک ایڈیشن 1415ھ/1994ء

میں مرکزی مجلس رضالاہور نے بھی شائع کیا۔

فتاویٰ رضویہ جلد سوئم، مطبوعہ مبارک پور (ہندوستان) کے صفحہ 8 پر ایک استفتاء ہے جو مولانا مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمہ نے 21 جمادی الآخر 1314ھ کو ارسال کیا تھا۔
فتاویٰ رضویہ، جلد گیارہ، مطبوعہ بریلی (ہندوستان) بار اول کے صفحہ 45 پر ایک استفتاء ہے جو مولانا مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمہ نے کلکتہ دھرم تھلا نمبر 1 سے 5 جمادی الآخر 1312ھ کو ارسال کیا تھا۔

مولانا مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمہ کے دو فرزند اور دو دختران تھیں، دونوں دختران فوت ہو گئیں۔ بڑی دختر کے ایک پسر اور چھوٹی دختر کی اولاد بریلی شریف میں سکونت پذیر ہے۔ فرزند اکبر مولانا حکیم مرزا عبدالعزیز بیگ علیہ الرحمہ اور دوسرے فرزند حکیم مرزا عبدالحمید بیگ علیہ الرحمہ تھے۔

مولانا ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

”خدا کے فضل سے (مولانا غلام قادر بیگ) صاحب اولاد ہیں۔ ایک صاحبزادہ جن کا نام نامی عبدالعزیز بیگ ہے، دینیات سے واقف اور طیب ہیں..... بریلی کی جامع مسجد کے قریب مکان ہے، پنج وقتہ نماز اسی مسجد میں ادا کیا کرتے ہیں“ (۷)

مولانا حکیم مرزا عبدالعزیز بیگ پہلے رنگون (برما) میں رہے، پھر کلکتہ میں طبابت کی، ایام جوانی میں کلکتہ ہی میں سکونت رکھی، چنانچہ مولانا مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمہ کبھی کبھی اپنے فرزند اکبر کے پاس کلکتہ تشریف لے جاتے تھے، پھر حکیم مرزا عبدالعزیز بیگ آخری ایام میں کلکتہ سے ترک سکونت کر کے بریلی شریف آ گئے تھے اور وفات تک اپنے آبائی

مکان میں سکونت پذیر رہے۔ آپ بڑے ہی علم و فضل والے ماہر، تہجد گزار، متقی اور صاحب کرامت بزرگ تھے (۸)

مولانا حکیم مرزا عبدالعزیز بیگ علیہ الرحمہ کا وصال 15/14 شعبان 1374ھ کی درمیانی شب کو بریلی شریف میں ہوا (۹) اور آپ لا ولد فوت ہوئے (۱۰) دوسرے صاحبزادے مرزا عبدالحمید بیگ پہلے ریاست بھوپال میں رہے پھر پہلی بھیت کے اسلامیہ انٹر کالج میں ملازم رہے وہیں آپ کا وصال ہوا مجرد تھے۔

مرزا محمد جان بیگ رضوی کی بیاض کے مطابق مولانا حکیم مرزا غلام قادر بیگ بریلوی کا وصال یکم محرم الحرام 1336ھ / 18 اکتوبر 1917ء کو 90 سال کی عمر میں ہوا اور محلہ باقر سنج واقع حسین باغ بریلی میں دفن ہوئے۔ آپ کے بھائی مرزا مطیع اللہ بیگ علیہ الرحمہ بھی وہیں دفن ہیں۔ (۱۱)

حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب علیہ الرحمہ نے ”حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی“ مطبوعہ سیالکوٹ اور ”حیات امام اہل سنت“ مطبوعہ لاہور میں مولانا مرزا غلام قادر بیگ بریلوی علیہ الرحمہ کا جو سن وفات 1883ء تحریر کیا ہے وہ درست نہیں ہے۔

مرزا غلام قادر بیگ بن مرزا غلام مرتضیٰ

مرزا بشیر احمد بن غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

”مرزا غلام مرتضیٰ بیگ جو ایک مشہور اور ماہر طبیب تھا۔ 1876ء میں فوت ہوا اور اس کا بیٹا غلام قادر اور اس کا جانشین ہوا۔ مرزا غلام قادر لوکل افسران کی امداد کے واسطے ہمیشہ تیار رہتا تھا اور اس کے پاس ان افسران جن کا انتظامی امور سے تعلق تھا بہت سے

شٹکیٹ تھے۔ یہ کچھ عرصہ تک دفتر ضلع گورداسپور میں سپرنٹنڈنٹ رہا، اس کا اکلوتا بیٹا صفر سنی میں فوت ہو گیا اور اس نے اپنے بچے سلطان احمد کو حنبلی بنا لیا تھا، جو غلام قادر کی وفات یعنی 1883ء/1301ھ تقریباً سے خاندان کا بزرگ خیال کیا جاتا تھا..... اس جگہ یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ مرزا غلام احمد جو مرزا غلام مرتضیٰ کا چھوٹا بیٹا تھا، مسلمانوں کے ایک بڑے مشہور مذہبی سلسلہ کا بانی ہوا، جو احمدیہ سلسلہ کے نام سے مشہور ہوا، (۱۲)

مولوی ابوالقاسم رفیقی دلاوری دیوبندی لکھتے ہیں:

”ان دنوں مرزا غلام احمد قادیانی کے بڑے بھائی غلام قادر دینا نگر (ضلع گورداسپور) کی تھانے داری سے معزول ہو کر حملہ کے پیچھے جو تیاں چٹاتے پھرتے تھے“ (۱۳)

مولوی رفیقی دلاوری دوسری جگہ لکھتے ہیں:

”مرزا غلام مرتضیٰ نے 1876ء میں 80 سال کی عمر میں دنیائے رفیقی و گزشتہ کو الوداع کہا۔ ان کی سب سے بڑی اولاد مراد بی بی تھیں، جن کی شادی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے بھائی محمد بیگ یعنی بیگم طال عمرہا کے حقیقی چچا سے ہوئی تھی۔ ان سے چھوٹے غلام قادر تھے، جنہوں نے اپنی حیات مستعار کے بچپن مرطے طے کر کے 1883ء میں سفر آخرت کیا۔ ان سے شاہد جنت نامی ایک لڑکی تھی..... اور سب سے چھوٹے مرزا غلام احمد صاحب تھے“ (سیرۃ الہدی) (۱۴)

مرزا غلام قادر بیگ کے نام انگریزی حکومت کا ایک مکتوب:

دوستان مرزا غلام قادر رئیس قادیان حفظہ آپ کا خط 2 ماہ حال کا لکھا ہوا ملاحظہ این

جانب میں گزرا

”مرزا غلام قادر آپ کے والد کی وفات کا ہم کو بہت افسوس ہوا، مرزا غلام مرتضیٰ سرکار انگریز کا اچھا خیر خواہ تھا اور وفادار رئیس تھا۔ ہم خاندانی لحاظ سے آپ کی اسی طرح عزت کریں گے جس طرح تمہارے باپ کی کی جاتی تھی۔ ہم کسی اچھے موقع کے نکلنے پر تمہارے خاندان کی بہتری اور پابحالی کا خیال رکھیں گے“

المرقوم 29 جون 1876ء

الراقم سر رابرٹ ایگنٹن صاحب

فائنل کیشنر پنجاب (۱۵)

سند خیر خواہی مرزا غلام مرتضیٰ ساکن قادیان

”میں (مرزا غلام احمد قادیانی) ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا، جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گرین کی تاریخ ”ریسان پنجاب“ میں ہے اور 1857ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کی مدد کی تھی۔ یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ فدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے۔ ان خدمات کی وجہ سے جو چشمیات خوشنودی حکام ان کو ملی تھی، مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں سے کم ہو گئیں مگر تین چشمیاں جو مدت سے چھپ چکی ہیں، ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں۔ پھر میرے والد صاحب کی وفات پر میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا۔ الخ

پروفیسر محمد ایوب قادری لکھتے ہیں:

”یہ تحریر مرزا غلام احمد قادیانی کی ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ یہ خاندان سرکار برطانیہ کا ہمیشہ وفادار رہا ہے اور 1857ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کے والد غلام مرتضیٰ اور بڑے بھائی مرزا غلام قادر نے سرکار برطانیہ کی نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے اشتہار ”واجب الاظہار“ از مرزا غلام احمد قادیانی (قادیان 1897ء) نیز ”کشف اللطاء“ از مرزا غلام احمد قادیانی (قادیان 1906ء) (۱۶)

خلاصہ کلام

- 1- ماہ نامہ ”سنی دنیا“ بریلی، مضمون ”مولانا حکیم مرزا غلام قادر بیگ بریلوی“ مضمون نگار مرزا عبدالوحید بیگ، شمارہ جون 1988ء ص 37
- 2- مولانا ظفر الدین بہاری، حیات اعلیٰ حضرت، مطبوعہ کراچی، ج 1 ص 32
- 3- مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی، تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، مطبوعہ لاہور 1989ء ص 394
- 4- پروفیسر محمد ایوب قادری، مولانا محمد احسن نانوتوی، مطبوعہ کراچی 1966ء ص 82
- 5- مولوی محمد حنیف گنگوہی، ظفر المحصلین باحوال المصنفین، مطبوعہ کراچی 1986ء ص 295
- 6- مولانا ظفر الدین بہاری، حیات اعلیٰ حضرت، مطبوعہ کراچی، ج 1 ص 32
- 7- مولانا ظفر الدین بہاری، حیات اعلیٰ حضرت، مطبوعہ کراچی، ج 1 ص 32

- 8۔ ماہنامہ ”سنی دنیا“ بریلی، شمارہ جون 1988ء، ص 40
- 9۔ مولوی عبدالعزیز خان عاصی (متوفی 14 اپریل 1964ء) تاریخ روہیل کونڈو
تاریخ بریلی، مطبوعہ کراچی 1963ء، ص 299-300
- 10۔ ماہنامہ سنی دنیا، بریلی، شمارہ جون 1988ء، ص 40
- 11۔ ماہنامہ سنی دنیا، بریلی، شمارہ جون 1988ء، ص 40
- 12۔ سیرت المہدی، مطبوعہ قادیان ضلع گورداس پور (مشرقی پنجاب، انڈیا)
1935ء، ص 135
- (نوٹ): 7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کے وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دور
حکومت میں احمدیہ سلسلہ کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔
- 13۔ مولوی ابوالقاسم محمد رفیق دلاوری، رئیس قادیان، مطبوعہ مجلس ختم نبوة حضور
باغ روڈ ملتان 1337ء/1977ء، جلد اول، ص 11
- 14۔ مولوی ابوالقاسم محمد رفیق دلاوری، رئیس قادیان، مطبوعہ ملتان 1977ء، ج
1، ص 11
- 15۔ مرزا بشیر احمد بن غلام احمد قادیانی، سیرت المہدی، طبع قادیان 1935ء، حصہ
اول، ص 134
- ایضاً: پروفیسر محمد ایوب قادری، جنگ آزادی 1857ء، مطبوعہ کراچی 1976ء، ص
512
- 16۔ پروفیسر محمد ایوب قادری، جنگ آزادی 1857ء، مطبوعہ کراچی 1976ء، ص



امام احمد رضا علیہ الرحمہ پر الزامات کا جائزہ (حصہ دوم)

اعتراض (1): چند دن ہوئے ایک دوست نے بتایا کہ ایک وہابی ویب سائٹ پر اعلیٰ حضرت بریلوی پر ایک مضمون اور اس پر مختلف لوگوں کے اعتراضات و تاثرات آئے ہیں۔ میں نے بھی یہ سائٹ وزٹ کی، ایک باذوق نامی غیر مقلد لکھتا ہے:

”مسلمک بریلویت کے ایک قلم کار اور خلیفہ ظفر الدین بہاری نے اپنے اعلیٰ حضرت کا ایک خط اپنی کتاب میں نقل کیا ہے، جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بریلویت کے بانی جناب احمد رضا خان کا مبلغ علم کتنا تھا؟

جناب احمد رضا خان اپنے ایک معاصر کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

”تفسیر روح المعانی کون سی کتاب ہے اور یہ آلوسی بغدادی کون ہیں؟ اگر ان کے حالات زندگی آپ کے پاس ہوں تو مجھے ارسال کریں“ (بحوالہ حیات اعلیٰ حضرت)

(266)

جو محترم اعلیٰ حضرت ایک معروف مفسر قرآن محمود آلوسی کے نام تک سے ناواقفیت کا اعلان کرتے ہوں، علم رجال پر آپ جناب کی کیسی دسترس ہوگی، کیا یہ بتانے کی کوئی ضرورت بھی ہے؟“

جواب: عرض ہے کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس غیر مقلد وہابی نے ”حیات اعلیٰ حضرت“ کتاب دیکھی ہی نہیں ورنہ یہ نہ لکھتا کہ ”اپنے ایک معاصر کو مخاطب کر کے لکھتے

ہیں“ اور اس کتاب کا صفحہ بھی غلط نہ لکھتا۔

اس مکتوب میں مخاطب مولانا ظفر الدین بہاری ہی ہیں اور اس کا درست صفحہ نمبر 262 ہے۔

”حیات اعلیٰ حضرت“ حصہ اول از مولانا ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ، مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی، ص 262 پر امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کا ایک مکتوب محررہ 17 ذی الحجہ یوم النہیس 1333ھ بنام مولانا ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ شائع ہے، جس کے شروع میں درج ذیل عبارت ہے:

”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عبارات تفاسیر آئیں، ناہقی بھی درکار ہیں، (تفسیر) جمل و جلالین یہاں ہیں، یہ روح المعانی کیا ہے؟ یہ آلوسی بغدادی کون ہے؟ بظاہر کوئی نیا شخص ہے اور آزادی زمانہ کی ہوا کھائے ہوئے ہے۔ مصنف کا ترجمہ (یعنی حالات) یا کتاب کا سال تالیف لکھا ہو تو اطلاع دیجئے“

مولوی قاضی زاہد الحسنی، خلیفہ مجاز مولوی حسین احمد کانگریسی لکھتے ہیں:

”علامہ ابوالثناء شہاب الدین السید محمود آفندی بغدادی بغداد کے قریب کرخ نامی قصبہ میں 1217ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد کا اصلی وطن آئوس تھا۔ اس لئے آلوسی کہلائے۔ آپ کی تصانیف میں قرآن مجید کی تفسیر ”روح المعانی“ متداول اور مطبوعہ ہے جو کہ 43 سال کی عمر میں 1267ھ میں اسے مکمل کیا۔ اس دور ترکی کے وزیر اعظم علی رضا پاشا نے اس کا نام روح المعانی رکھا۔ بروز جمعہ 25 ذی قعدہ 1270ھ میں فوت ہوئے اور شیخ معروف کرنی علیہ الرحمہ کے قبرستان میں دفن ہوئے“

(نوٹ: عمر رضا کمالہ نے معجم الموفین، مطبوعہ بیروت، لبنان، جلد 12، ص 175 پر پیدائش و وفات کے یہی سنین لکھے ہیں)

علامہ آلوسی بغدادی 1270ھ میں فوت ہوئے۔ 1301ھ میں علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمہ کے بیٹے نعمان آلوسی نے تفسیر روح المعانی کو شائع کیا (مشہور غیر مقلد مولوی حافظ صلاح الدین یوسف نے اپنی کتاب ”قبر پرستی“ مطبوعہ مکتبہ ضیاء الحدیث لاہور، طبع سوم 1992ء کے صفحہ 16 پر طبع قدیم کا یہی سن طباعت لکھا ہے اور اپنی تائید میں اس کا حوالہ بھی دیا ہے) امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ نے مولانا ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ کو مذکورہ نخط 1333ء میں لکھا۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ تفسیر نئی نئی چھپی تھی اور اس زمانے میں ہندوستان میں مصر سے کتابیں فوراً نہیں پہنچتی تھیں تو ایک جدید تفسیر کے متعلق مولانا احمد رضا نے دریافت کر لیا تو اس سے علم الرجال میں کیا لایا علمی ثابت ہوگئی؟

کیا معترض اور اس کے جید علماء کو آج سے تیس سال پہلے کی تمام اہم کتابوں کے متعلق مکمل علم ہے؟ کہ کون کون سی کتابیں چھپی تھی اور کہاں چھپی تھی؟ کس موضوع پر ہے؟ اس کا مصنف کون ہے؟ اور اس کے حالات زندگی کیا ہیں؟ نہیں ہوگا اور یقیناً نہیں ہوگا۔ غیر مقلدین وہابی خدا کا خوف کریں، مخالفت کرنے کے لئے کوئی معقول اعتراض لائیں، کیا یہ بھی کوئی طعن کی بات ہے؟

اعتراض (2): مولانا احمد رضا خان بریلوی کے نزدیک ”مرتدین مرد یا عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح ہوگا مسلم ہو یا کافر اصلی یا مرتد انسان ہو یا حیوان محض باطل اور زناہ خالص ہوگا“

(ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی، حصہ دوم، احکام شریعت حصہ اول) کیا بریلوی حضرات کے نزدیک انسان کا نکاح غیر انسان سے ممکن ہے؟

اس سلسلے میں پہلا جواب تو یہ ہے کہ یہاں لف و نشر مرتب ہے۔ مسلم کو انسان اور غیر مسلم کو حیوان سے تشبیہ دی گئی ہے اور غیر مسلم کو قرآن میں کالانعام بلہ اضل (حیوانوں کی طرح بلکہ ان سے بھی گئے گزرے) قرار دیا گیا ہے۔ جس طرح قرآن کے اس مقام سے غیر مسلم کو تکلیف ہوتی ہے، اسی طرح مولانا احمد رضا خاں کے اس مقام سے کافر اصلی و مرتد کو تکلیف ہوتی ہے۔

دوسرا جواب بر سبیل تنزل یہ ہے کہ یہاں مبالغہ بالحال ہے اور مختلف کاموں کی ترغیب یا ترہیب کے لئے مبالغہ بالحال کا استعمال جائز ہے۔ مثال کے طور پر ایک حدیث پاک میں ہے کہ جس نے اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنائی، اگرچہ وہ تیر کے گھونسلے جتنی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا (سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، ج 1 ص 244، حدیث 738، مسند امام احمد بن حنبل، ج 1 ص 241، صحیح ابن حبان، ج 4 ص 490، صحیح ابن خزیمہ، ج 2 ص 269، حدیث 1292، السنن الطیالسی، ج 1 ص 62، حدیث 461، اللمعتی شعب الایمان، ج 3 ص 81، حدیث 2942، التاريخ الکبیر البخاری، ج 1 ص 331، حدیث 1046، جمع الفوائد، حدیث 1181-1182، کنز العمال، حدیث 20727، 20728، 20753)

مخالفین امام احمد رضا میں سے کون سا معترض ایسا ہے جو گھونسلے جتنی مسجد میں دو رکعت نماز شکرانہ ادا کر سکے؟ مبالغہ بالحال سے جس طرح ترغیب جائز ہے تو ترہیب بھی جائز

ہے

کلك رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
 اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں
 اعتراض (۳) معترض کا یہ کہنا کہ مولانا احمد رضا خاں نے آیت کریمہ انما انا
 بشر مثلکم کا ترجمہ کرتے ہوئے ”ظاہری صورت بشری“ کے الفاظ استعمال کر کے
 تحریف کی ہے۔

تو اس کا جواب یہ کہ مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کا ترجمہ قرآن محض لفظی ترجمہ نہیں
 ہے (اور محض لفظی ترجمہ قرآن مجید میں ہر جگہ کرنا شرعاً ممکن بھی نہیں) مولانا احمد رضا خاں
 کا ترجمہ تفسیری ترجمہ ہے جو دیگر آیات و احادیث کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن
 مجید میں آیا ہے۔ قل لو کان فی الارض ملائكة یمشون مطمئنین لنزلنا
 علیہم من السماء ملکا رسولا (سورہ بنی اسرائیل آیت 95)
 ”کہ اگر زمین میں فرشتے ہوتے جو اطمینان سے چلتے پھرتے تو پھر ہم ان پر آسمان
 سے فرشتے رسول بھیجتے“

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوتیں، پہلی بات یہ معلوم ہوئی کہ زمین پر چونکہ بشر
 رہتے ہیں لہذا ان کی طرف بشر رسول بھیجے گئے ہیں اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ملک
 رسول جن پر نازل ہوتے ہیں (یعنی انبیاء کرام) تو ان کا باطن ملکی (یعنی فرشتوں والا
 نوری) ہوتا ہے اور اس کے نتیجے کی تائید میں وہ روایات ہیں جن میں آیا ہے کہ انبیاء کے
 جسموں کی نشوونما اہل جنت کی روحوں (ملائکہ) کی طرز پر ہوتی ہے۔ (کنز العمال

حدیث (32551, 32552, 35560) اور بخاری و مسلم میں حضرت ابوسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا انی لست کھیتکم (بخاری) حدیث 1963، مسلم کتاب الصیام، حدیث 55)

یعنی میں حقیقت کے لحاظ سے تم جیسا نہیں ہوں۔
اگر انبیاء کرام کی حقیقت و بہیت اور باطن ملکی (نوری) نہ تھا تو ان پر ملک رسول کا نزول کیونکر درست ہوا؟ اس صورت میں تو نزول ملائکہ، نزول وحی و کتاب ہی مذکورہ آیت کی رو سے سرے سے درست نہیں رہتا۔ ان شرعی دلائل کی روشنی میں مولانا احمد رضا خاں نے ترجمہ کیا تھا کہ میں ظاہری صورت بشری میں تم جیسا ہوں۔ اگرچہ اس میں بھی تواضع و اکساری موجود ہے۔ اس لئے ”تم جیسا“ فرمایا گیا۔ تمہارے برابر نہیں فرمایا گیا۔ مولانا احمد رضا خاں کے ترجمے میں اس مقام پر اعتراض کرنا دیگر نصوص سے آنکھیں بند کرنے کا نتیجہ ہے جو کھلی آنکھ والوں کو زیب نہیں دیتا۔

اعتراض (4): والنجم اذا هوى (سورۃ النجم آیت 1) کے ترجمے کے سلسلے میں بھی مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ پر اعتراض کیا ہے اور یہ پوچھا گیا ہے کہ کسی غیر بریلوی نے یہ معنی مراد لیا ہے؟

اس سلسلے میں عرض ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی منقول ہے کہ یہاں نجم سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں۔ چنانچہ قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ کتاب ”الشفاء“ میں، ملا علی قاری اور علامہ شہاب الدین خفاجی اپنی اپنی شرح شفاء میں، امام رازی تفسیر کبیر میں، تفسیر خازن و معالم التنزیل میں، تفسیر سراج المنیر میں، تفسیر بحر المحیط میں، تفسیر الجامع

لاحکام البیان لقرطبی میں، تفسیر روح المعانی میں یہ معنی دیگر معانی کے ساتھ ساتھ موجود ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قرآن ذود وجوہ ہے اور اسے احسن الوجوہ پر محمول کرنا چاہئے۔ یعنی یہ کثیر المعانی ہے اور حسین ترین معنی لینا چاہئے۔ مولانا احمد رضا خاں کو اس مقام پر امام جعفر صادق والا معنی زیادہ اچھا لگا، انہوں نے وہ معنی پیش کر دیا۔ اسی لئے مولانا احمد رضا خاں نے پوری تشریح کے ساتھ اس تشبیہ کو بیان کرتے ہوئے لکھا ”اس پیارے حکمتے تارے محمد ﷺ کی قسم جب یہ معراج سے اترے“ رہ گئی ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کے الفاظ ترجمے میں داخل نہ کرنے کی بات کہ مولانا احمد رضا نے اس آیت کے ترجمے میں لفظ ”محمد“ کے ساتھ ”صلی اللہ علیہ وسلم“ نہیں لکھا تو کیا ہمارے مخالفین کے یہاں ترجموں میں جہاں جہاں بھی نبی کریم ﷺ کا نام مبارک یا ذکر مبارک یا ضمیر آئی ہے۔ وہاں ان کے مترجمین نے ہر جگہ صلی اللہ علیہ وسلم استعمال کیا ہے؟ پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو ابھی ہم نے یہ بھی نہیں پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کے الفاظ کے ساتھ درود سکھایا ہے یا نہیں؟ البتہ لگے ہاتھوں یہ بتاتے چلیں کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد کے ترجمہ قرآن کے غیر بریلوی حاشیے میں بھی یہ لکھا ہے کہ عجم سے نبی پاک ﷺ بھی مراد لئے گئے ہیں (حاشیہ ترجمہ ثنائی ص 630) اور مولوی محمد بن بارک اللہ لکھوی غیر مقلد بھی اپنی پنجابی منظوم تفسیر محمدی میں یہ معنی تسلیم کر چکے ہیں۔

جعفر صادق کہے مراد محمد نجموں آیا
جاں شب معراج آسمانوں لتھا طرف زمین سدھایا
(تفسیر محمدی، جلد 7، ص 38)

وللناس فی ما یعشقون مذاہب

اعتراض (5): شجرہ رضویہ میں ہر بزرگ کے نام کے ساتھ جو درود شریف کے الفاظ ملتے ہیں، تو ان لفظوں میں پہلے نبی کریم ﷺ پر پھر باقی بزرگان سلسلہ اور پھر ان نام والے بزرگ پر درود پڑھا جاتا ہے۔ یہ اس طرح جمعاً درود شریف پڑھنا ہے جو جائز ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے درود صدقہ کے الفاظ یوں سکھائے ہیں:

اللہم صل علی محمد عبدک و رسولک و صل علی المومنین
والمومنات والمسلمین والمسلمات

(صحیح ابن حبان، ج 3، ص 76، الادب المفرد حدیث 640، مسند ابویعلیٰ، ج 2 حدیث 1297، مجمع الزوائد، ج 10، ص 167، احسن الکلام، ص 66، مطبوعہ سیالکوٹ، از مولوی عبدالغفور اثری غیر مقلد)

جب مسلمین و مسلمات اور مومنین و مومنات پر جمعاً درود بھیجا جائز ہے، تو سلسلہ قادریہ کے اولیاء کرام نے کیا قصور کیا ہے؟ جبکہ اس شجرے میں بھی پہلی سطر میں نبی کریم ﷺ پر ہی درود بھیجا گیا ہے۔ اگر یہاں اعتراض جائز ہے تو پھر کیا درود صدقہ پر بھی معاذ اللہ جائز ہوگا؟

اعتراض (6): اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہنے پر بھی اعتراض کیا گیا ہے، حالانکہ قرآن پاک میں رضی اللہ عنہم کے الفاظ صرف مہاجرین و انصار کے ساتھ خاص نہیں ہیں بلکہ مہاجرین و انصار کی اجاع کرنے والے تمام افراد کے لئے یہ الفاظ ہیں۔ اسی لئے مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد نے ترجمہ کیا ”مہاجرین و

انصار جو ان کی نیک روش کے تابع ہوئے (آج سے قیامت تک) خدا ان سب سے راضی ہے اور وہ خدا سے راضی“ (ترجمہ ثنائی، ص 243، سورہ توبہ، آیت نمبر 100، مطبوعہ فاروقی کتب خانہ ملتان)

لیجئے اب تو قیامت تک کے تمام نیک روش والے لوگ رضی اللہ عنہم قرار پائے ہیں۔ سورۃ الہیہ میں ایمان، اعمال صالحہ، خشیت الہی کے جامع افراد کو رضی اللہ عنہم کے الفاظ سے یاد کیا گیا اور سورہ توبہ میں اتباع صحابہ اور حالت احسان کو اپنانے والوں کو رضی اللہ عنہم کی خبر سے نوازا گیا (سورہ فاطر، آیت 28 میں خشیت الہیہ والوں کو علمائے حق مانا گیا) ان آیات کی روشنی میں ایمان، اعمال صالحہ، اتباع صحابہ، خشیت الہی اور حالت احسان کے ساتھ عبادت کرنے والوں کو رضی اللہ عنہم کے الفاظ کا حق دار ماننا پڑتا ہے۔ اگر مخالفین میں ان صفات کے جامع افراد موجود نہ ہوں تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟ حیرانی کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو رضی اللہ عنہم کے الفاظ بطور خبر بیان فرمائے، کیا ان الفاظ کو ہم بطور دعا کسی کے لئے بھی نہیں بول سکتے؟ اور دریافت طلب یہ امر ہے کہ ہمارے مخالف جب کسی صحابی کا نام لے کر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو وہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ بطور خبر بولتے ہیں یا بطور دعا؟ اگر بطور دعا بولتے ہیں تو کس آیت یا حدیث میں آیا ہے کہ جب صحابی کا نام لو تو رضی اللہ عنہ کے لفظوں سے اسے دعا دیا کرو اور بعد والوں کے لئے کسی کو بھی یوں نہ کہو کہ ”اللہ تجھ سے راضی ہو“

اعتراض (7): وقعات السنان کی زبان پر اعتراض کا جواب

نبی کریم ﷺ کے مخالفین کی توہین کرنے کے لئے صریح یا پہلو دار کلمات کا استعمال

ہرگز گناہ نہیں۔ قرآن و حدیث میں ان کے لئے ملعون، خبیث، کتا، گدھا، جانور، جانوروں سے بدتر، شتر البریہ وغیرہ کے کلمات ملتے ہیں۔ گستاخ رسول کے لئے سورہ قلم میں زینم (بد اصل، حرام زادہ) امصص بظلالا، یعنی لات کی بظکر کو چوس (Suck) (the Clitoris of Laat) (بخاری، کتاب الشرط، باب الجہاد والمصالحہ.....

حدیث نمبر 32-2731) (لغات الحدیث، جلد 1، ص 75، از نواب وحید الزماں)
(ظلم و ظالم کے خلاف) مظلوم کی زبان سے نکلے ہوئے سخت الفاظ (جہر بالسوء

من القول) بھی اللہ کو محبوب ہیں (سورہ نساء آیت 148)

اعلیٰ حضرت نے اپنی تصنیف ”وقعات السنان“ میں توہین کا پہلو رکھنے والی عبارات اس لئے لائی گئیں کیونکہ مخالف اپنی گستاخانہ عبارات کے بزعم خویش غیر توہینی پہلو پیش کرتے تھے تو جواب میں ایسی زبان ان کے اکابر کے بارے میں بولی گئی، جس میں ایک پہلو گستاخی کا بھی تھا۔ پہلو دار گستاخانہ زبان سے انہیں یہ جتلانا مقصود تھا کہ درست معنی ملنے کے باوجود بھی گستاخانہ پہلو غالب رہتا ہے اور آج تک وقعات السنان کی زبان کے اس پہلو کو دکھا کر وہ چیخ رہے ہیں اور یہی وقعات السنان کا مقصود تھا کہ واضح ہو جائے کہ پہلو دار زبان اور احتمال دار عبارت کے عرف میں گستاخانہ مفہوم کو غالب مانا جائے گا اور دوسرے پہلو مسترد کر دیئے جائیں گے۔

اعتراض (8): مولانا احمد رضا خان کی کتاب ”سبحان السبوح“ کی عبارات پر بھی اعتراض کیا جاتا ہے تو عرض ہے کہ سبحان السبوح اور فتاویٰ رضویہ میں وہابیہ کے اس معروف قاعدے کی حقیقت کھولی گئی ہے کہ جب تم کہتے ہو کہ ”اگر خدا جھوٹ نہ بول سکے

تو بندے کی قدرت خدا سے بڑھ جائے گی اور جیسی برائی بندہ کر سکتا ہے ویسی خدا بھی کر سکتا ہے“ (مفہوم رسالہ ”یک روزی“ وغیرہ)

وہابیہ کے اس عقیدہ کی رو سے دنیا جہان میں جو بھی بندہ جس قسم کی بھی برائی کر رہا ہے وہ خدا بھی کر سکتا ہے۔ ان برائیوں کو خدا کے لئے ممکن و مقدور ماننا خدا کی گستاخی ہے۔ اس موقف کی قباحتوں کو مولانا احمد رضا خان اس قدر کھول کر بیان فرماتے ہیں کہ تمام مخالفین کو بھی اعتراف کرنا پڑا کہ یہ نظریات تو اللہ تعالیٰ کی توہین ہیں اور یہی کچھ مولانا احمد رضا خان آپ سے منوانا چاہتے تھے جو آج آپ بھی مان رہے ہیں۔

اعتراض (9): ”علمائے اہل سنت سے روح اعلیٰ حضرت کی فریاد“ نامی کتابچہ دیوبندیوں نے تقیہ کے طور پر لکھا ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کئی شیعہ ماضی میں بظاہر سنی بن کر کتابیں لکھتے رہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کتاب ”میزان الکتب“ از مولانا محمد علی جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلائ گنج لاہور) اسی طرح وہابیوں نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے نام سے ”البلاغ المبین“ اور ”تحفۃ الموحدین“ جیسی کتابیں لکھیں۔ یہ بد مذہبوں کا ایک پرانا حربہ ہے اور یہ منافقانہ حرکتیں منافقانہ مذاہب کو ہی زیب دیتی ہیں۔ ایسی کتابوں پر ان کو فخر کرنا بھی سجا ہے اور اس کتابچے میں تقریباً وہی مواد ہے جو کتاب ”رضاخانی مذہب“ میں مولانا احمد سعید قادری نے لکھا۔ اور یہ سب کچھ اور بہت کچھ لکھنے کے بعد کتاب رضاخانی مذہب کا مصنف اپنی باطل حرکتوں سے توبہ تائب ہوا اور حق قبول کر کے مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کے مسلک پر آ گیا ہے یہ چھوٹے موٹے پمفلٹ اسی کتاب کے بغل بچے ہیں ان کی کوئی حیثیت نہیں۔

امام احمد رضا بریلوی پر الزامات کا جائزہ (حصہ سوم)

(یہ مضمون انٹرنیٹ پر ”نور مدینہ ڈاٹ نیٹ“ سائٹ کے فورم میں ایک دیوبندی کے
کئے گئے اعتراضات کا جواب ہے)

اعتراض: مولوی احمد رضا خاں صاحب شیعہ خاندان سے تھے جیسا کہ ان کے نسب
نامے سے ظاہر ہے ”احمد رضا ولد نقی علی ولد رضا علی ولد کاظم علی“

نسب نامے سے کیا شیعہ ظاہر ہو رہی ہے کچھ پتا نہیں، بس جی نام شیعوں والے
ہیں، کیا امام موسیٰ کاظم، امام علی رضا، امام نقی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہ شیعہ تھے؟ لاجول ولاقوة الا
باللہ

یہ ہے تحقیق دیوبندان جہلائے دیوبند کو اتنی شرم بھی نہیں آتی کہ اہل علم ہمارے اس
استدلال کو پڑھ کر کیا کہیں گے۔ اب آئیے جہلائے دیوبند کے نسب ناموں کی طرف
رشید احمد گنگوہی کا نسب نامہ ”رشید احمد بن ہدایت احمد بن پیر بخش بن غلام حسن بن غلام علی
بن علی اکبر“

(تذکرۃ الرشید، مطبوعہ ادارہ اسلامیات، انارکلی لاہور، ص 13)

قاسم نانوتوی کا نسب نامہ:

”محمد قاسم بن اسد علی بن غلام شاہ“ (سوانح قاسمی، جلد اول، ص 113)

جہلائے دیوبند کے شیعوں والے نام:

اشرف علی تھانوی، محمود حسن دیوبندی، حسین احمد کانگریسی، اصغر حسین دیوبندی، مفتی

مہدی حسن دیوبندی، ذوالفقار علی دیوبندی وغیرہ۔ ان تمام ناموں سے ثابت ہوا کہ جہلائے دیوبند شیعہ خاندان سے تھے۔ جیسا کہ ان کے نام اور نسب ناموں سے ظاہر ہے۔

اعتراض: مولوی احمد رضا صاحب ”ملفوظات“ حصہ اول ص 102 میں لکھتے ہیں:
 ”حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درجہ بدرجہ امام حسن عسکری تک یہ سب حضرات مستقل غوث ہوئے“

یعنی حضرت علی، امام حسن، امام حسین، امام زین العابدین، امام باقر، امام جعفر صادق، امام موسیٰ کاظم، امام رضا، امام تقی، امام تقی، امام حسن عسکری، اور ”بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے“

(ملفوظات احمد رضا، اول ص 101)

قارئین! پہلی بات تو یہ ہے کہ ان جہلائے دیوبند کو اتنا بھی علم نہیں کہ ملفوظات، مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کی تصنیف نہیں۔ ملفوظات، صاحب ملفوظ کی تصنیف نہیں ہوتے، یہ ملفوظات، مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں علیہ الرحمہ کے جمع کردہ اور مرتبہ ہیں۔ جاہل دیوبند نے اپنی جہالت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھا کہ ”مولوی احمد رضا صاحب..... لکھتے ہیں“ نا طعہ سربہ گریباں ہے اسے کیا کہتے

دوسری خیانت یہ کہ کہ ملفوظات کی مکمل عبارت نہ لکھی بلکہ پورے صفحہ کے درمیان سے ایک سطر لے کر لکھ دی اور لکھنے کا بھی فائدہ نہ ہوا، کیونکہ اس سے کوئی اعتراض نہیں بنتا۔ اگر ان بزرگوں کو غوث کہہ دیا تو کیا اعتراض ہے۔ مکمل عبارت میں حضور نبی

کریم ﷺ کو غوث اکبر و غوث ہر غوث کہا پھر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو غوث کہا پھر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو غوث کہا اسی طرح درجہ بدرجہ غوث کہتے ہوئے سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو آخر میں سیدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ انہیں غوثیہ کبریٰ عطا ہوگی۔

ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ اس عبارت میں کیسی شیعیت ہے۔ اگر انہیں غوث کہنے پر اعتراض ہے تو مولوی محمود حسن دیوبندی نے رشید احمد گنگوہی کو بھی تو غوث اعظم کہا ہے۔ اگر اس پر اعتراض ہے کہ ”بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے“ تو توحید کے علم بردار مولوی اسماعیل دہلوی کی اس عبارت کے متعلق کیا کہیں گے جو اولیاء اللہ کے متعلق لکھتے ہیں:

”پس حکیم مطلق ان کو تصرفات کونیہ میں واسطہ بناتا ہے، مثلاً نزول بارش و پرورش اشجار، سرسبزی نباتات و بقائے انواع حیوانات و آبادی قریہ و امصار، تغلب احوال و ادوار و تحویل افعال و ادبار سلاطین و انقلاب حالات اغنیاء و مساکین اور ترقی و منزل صغار و کبار، اجتماع و تفرق جنود و عسا کر و رفع بلاء و دفع وباء وغیرہ“

(منصب امامت، از مولوی اسماعیل دہلوی، مطبوعہ لاہور، ص 110)

اگر جہلائے دیوبند کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت حسن عسکری رضی اللہ عنہ تک کی سند سے دشمنی ہے تو سنئے اس سند مبارک کے متعلق محدثین نے کیا کہا: محدث احمد بن حجر البیہقی المکی علیہ الرحمہ (متوفی 974ھ) اپنی شہرہ آفاق کتاب ”الصواعق المحرقة فی الرد علی اهل البدع والزندقة“ میں لکھتے ہیں:

حدثني ابو موسى الكاظم عن ابيه جعفر الصادق عن ابيه محمد
الباقر عن ابيه زين العابدين عن ابيه الحسين عن ابيه علي ابن ابي
طالب رضی اللہ عنہم
یہ سند بیان کر کے لکھتے ہیں:

قال احمد: لو قرأت هذا الاسناد على مجنون لبري . من جنته
یعنی امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ سند کسی مجنون پر پڑھ دی جائے
تو اس کا پاگل پن دور ہو جاتا ہے)

(الصواعق المحرقة (عربی) مطبوعہ ترکی، ص 205)

یہی سند سنن ابن ماجہ کے مقدمے میں حدیث نمبر 65 کے تحت درج ہے:

حدثنا علي بن موسى الرضا عن ابيه عن جعفر ابن محمد عن
ابيه عن علي ابن الحسين عن ابيه عن ابي طالب
ابن ماجہ کے دادا استاد ابو صلت نے کہا:

لوقري . هذا الاسناد على مجنون لبرا

یعنی اس سند کو اگر مجنون پر پڑھا جائے تو اس کا جنون دور ہو جائے

(کتب ستہ (ابن ماجہ) مطبوعہ دار السلام، ریاض، سعودی عرب)

لیکن کیا کیجئے، جہلائے دیوبند کی بد بخمتی کا کہ وہ اس بابرکت سند کو دیکھیں تو ان کا

پاگل پن اور زیادہ ہو جاتا ہے۔

اعتراض: پھر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے ”الامن والعلی“ میں مولوی احمد رضا

لکھتے ہیں:

”جواہر خمسه کی سیفی میں وہ جواہر سیف خونخوار جسے دیکھ کر وہابیت بے چاری اپنا جواہر کرنے کو تیار وہ نادعلی ناد علیا مظهر العجائب تجده عونالك في النوائب كل هم و غم بولايتك يا على يا على يا على“ پکار علی مرتضیٰ کو کہ مظهر عجائب ہیں تو انہیں اپنا مدگار پائے گا مصیبتوں میں سب پریشانی و غم دور ہوتے چلے جاتے ہیں حضور کی ولایت سے یا علی یا علی یا علی

مولوی احمد رضا اس نادعلی سے وہابیت کا گور نکالتے ہیں اور ”الامن والعلی“ میں حضرت علی کی دہائی دیتے ہیں (یا علی مشکل کشا مشکل کشا) اور لکھتے ہیں ”کاروبار عالم مولیٰ علی کے دامن سے وابستہ ہے“ (الامن والعلی ص 11)

جب کہ مشہور محدث حضرت ملا علی قاری نے نادعلی کو شیعوں کی نہایت بری بات اور من گھڑت بتلایا ہے“

جہلائے دیوبند مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ پر تو خواہ مخواہ ناراض ہو رہے ہیں اور اصل بات کو چھپا رہے ہیں ”الامن والعلی“ اٹھا کر دیکھئے مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ تو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی کتاب ”اعتباہ فی سلاسل اولیاء“ کا حوالہ دے کر ان ہی جہلائے دیوبند وہابیہ سے پوچھ رہے ہیں کہ شاہ ولی اللہ کی کتاب ”اعتباہ فی سلاسل اولیاء“ سے تو ثابت ہے کہ اس دعائے سیفی کی سند ان کو ملی جس میں یہی ”نادعلی“ ہے تو کیا شاہ ولی اللہ مشرک بدعتی ہوئے یا نہیں؟ اور کیا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جیسے عالم کو یہ علم نہیں تھا کہ یہ نادعلی شیعوں کی بری بات اور من گھڑت ہے؟ لیکن خوف

آخرت سے بے خوف یہ فراڈیے آنکھوں میں دھول جھونک کر اسے مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کے ذمے لگا رہے ہیں۔

رہا یہ اعتراض کہ مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مشکل کشا کہا۔ تو جناب حضرت مولانا علی کو مشکل کشا کہنے میں کچھ اور لوگ بھی شامل ہیں۔ وہ ہیں حاجی امداد اللہ مہاجر کی اور مولوی حسین احمد کانگریسی، بلکہ سارے دیوبندی کیونکہ انہوں نے اپنے شجرہ طریقت میں جہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام آیا ہے وہاں لکھا:

”ہادی عالم علی مشکل کشا کے واسطے“

(سلاسل طیبہ از مولوی حسین احمد، مطبوعہ لاہور، ص 14، ارشاد مرشد، مطبوعہ کانپور)

(ص 23)

دیوبندیوں کے پیر و مرشد اور دیوبندیوں کے شیخ الاسلام اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو بھی مشکل کشا کہہ رہے ہیں، ان کے متعلق کیا خیال ہے؟

پھر اعتراض کرتے ہیں کہ مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ نے لکھا کہ ”کاروبار عالم مولیٰ علی کے دامن سے وابستہ ہے“

مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ نے تو یہ سرخی جما کر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی کتاب ”تحفۃ اثناء عشریہ“ کی عبارت ثبوت میں پیش کی ہے اور وہاں سے سوال کیا ہے کہ ان شریکات پر شاہ عبدالعزیز دہلوی اجماع امت بتا رہے ہیں، لیکن بددیانت جہلائے دیوبند نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی عبارت کا جواب دینے کی بجائے صرف سرخی نقل کر کے مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کو شیعہ لکھ دیا، کیا کہنے ہیں دیوبندی

جہلا کی دیانت کے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی عبارت بھی سن لیں:

”حضرت امیر و ذریعہ طاہرہ و اتمام امت بر مثال پیران و مرشدان می پرستند و امور تکوینیہ را با ایشان وابستہ می دانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر و منت ہنام ایشان رائج و معمول گردیدہ چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است“

(تحفہ اثناء عشریہ (فارسی) مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور 1395ھ/1975ء، ص

(214)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد پاک کو تمام افراد امت، پیروں اور مرشدوں کی طرح مانتے ہیں اور امور تکوینیہ کو ان حضرات کے ساتھ وابستہ جانتے ہیں اور فاتحہ و درود و صدقات اور نذر و نیازان کے نام کی ہمیشہ کرتے ہیں جیسا کہ تمام اولیاء اللہ کا یہی طریقہ اور معمول ہے۔

اب بددیانت جہلائے دیوبند کے مشہور ناشر نور محمد کارخانہ کتب کراچی نے ”تحفہ اثناء عشریہ“ کا جو اردو ترجمہ شائع کیا ہے، اس میں اس عبارت کا ترجمہ ہی غائب کر دیا ہے۔

اعتراض: یہ اعتراض بھی کیا ہے کہ مولوی احمد رضا پنجتن کا وظیفہ پڑھتے ہیں:

کسی خمسة اطفیٰ بہا حرالوبا الحاطمہ: المصطفیٰ والمرتضیٰ

وابناہما الفاطمہ

میرے لئے پانچ ہستیاں ایسی ہیں جن کے وسیلے سے جلانے والی آفتوں کو بجھاتا

ہوں، وہ پانچ یہ ہیں۔ حضور ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسن اور حسین رضوان اللہ

علیہم اجمعین“

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا
ترجمہ: اللہ یہی ارادہ فرماتا ہے کہ اے رسول کے گھر والو تم سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور
فرمادے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر کے خوب پاکیزہ کر دے (سورہ احزاب آیت 33)
(ترجمہ قرآن البیان از علامہ کاظمی)

علامہ ابو جعفر محمد بن جریر الطبری علیہ الرحمہ (متوفی 310ھ) جامع البیان فی تفسیر
القرآن، مطبوعہ بیروت (لبنان) 1398ھ / 1978ء، ج 22 ص 5 پر حدیث نقل
کرتے ہیں:

محمد بن المثنی قال ثنا بکر بن يحيى بن زبان العنزي قال ثنا
مندل عن الاعمش عن عطية عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول
الله ﷺ نزلت هذه الاية في خمسة في علي رضي الله عنه و حسن
رضي الله عنه و حسين رضي الله عنه و فاطمة رضي الله عنها انما

يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا
ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ آیت ”پنجتن“ کی شان میں نازل ہوئی
ہے۔ میری شان میں اور علی رضی اللہ عنہ کی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہما اور حضرت فاطمہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں کہ جزیں نیست، اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے اے اہل بیت کہ تم
سے ناپاکی دور کر دے اور تمہیں پاک کر دے، خوب پاک کر دے۔

پنجتن کے معنی ہیں پانچ افراد اور ان سے مراد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ، حسین کریمین، سیدہ فاطمہ زہرا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں اور آیت تطہیر ان پانچوں مقدس حضرات کے بارے میں نازل ہوئی جس میں ویطہرکم تطہیرا موجود ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں پاک کر دے۔ پاک کرنا جو اس بات کی روشن دلیل ہے کہ یہ پنجتن واقعی پاک ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے جب خود اپنی زبان مبارک سے ”خمسة“ کا لفظ فرمادیا اور نمسہ سے اپنی مراد کو ظاہر فرمانے کے لئے تفصیل ارشاد فرمادی اور صاف صاف ارشاد فرمادیا کہ آیہ تطہیر کی شان نزول یہ پانچ عظیم ہستیاں ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے پاک قرار دیا، تو اب اس کے بعد کسی شقی القلب کا یہ کہنا کہ معاذ اللہ پنجتن کو پاک کہنا جائز نہیں اور پنجتن آیہ تطہیر میں داخل نہیں۔ بارگاہ رسالت سے بغاوت اور اللہ کے رسول کی تکذیب نہیں تو اور کیا ہے؟ نعوذ باللہ من ذلک

اس کا مقصد یہ نہیں کہ معاذ اللہ ان پانچ کے سوا ہم کسی کو پاک نہیں مانتے۔ ہمارے نزدیک حضور ﷺ کی ازواج مطہرات بھی آیہ تطہیر میں شامل ہیں۔ اسی لئے ہم ان کے ساتھ مطہرات کا لفظ لازمی طور پر استعمال کرتے ہیں اور ان کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار مقدس محبوب بندے اور بندیاں یقیناً پاک ہیں اور ہم ان کی پاکی کا اعتقاد رکھتے ہیں، لیکن پنجتن پاک بولنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ حدیث منقولہ بالا میں خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے نمسہ کا کلمہ مقدسہ ادا ہوا۔ پھر ان کی تفصیل بھی خود حضور ﷺ نے فرمائی اور ان کی شان میں آیہ تطہیر کے نزول کا ذکر فرمایا۔

اب کچھ بعید نہیں کہ جہلائے دیوبند پنچتن کا لفظ بولنے اور ان کے افراد کا نام ذکر کرنے پر حضور نبی کریم ﷺ پر بھی شیعہ ہونے کا فتویٰ نہ لگا دیں۔ دیوبندی جہلا بتائیں کہ پنچتن کون ہیں؟ ایک حضور نبی کریم ﷺ ہیں، تین صحابی ہیں ایک صحابیہ ہیں۔ اہل سنت ان صحابہ کا نام لیں تو شیعہ لیکن دیوبندی رات دن صحابہ صحابہ کا وظیفہ چسپیں، اپنے جلسوں میں صحابہ کے نام کے نعرے لگائیں، صحابہ کے نام کی تنظیمیں بنائیں تو دیوبندی شیعہ نہیں بنتے۔ آخر کیوں؟

اعتراض: فاضل بریلوی امام احمد رضا کے حوالے سے لکھتے ہیں:

”اے اہل بیت میں اپنے اور مشکلات کے حل کے لئے آپ کو خدا کے حضور سفارش بنا کر پیش کرتا ہوں اور آل محمد ﷺ کے دشمنوں سے برأت کا اظہار کرتا ہوں“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 4 ص 296)

صرف اہل بیت سے سفارش اور اہل بیت کے دشمنوں سے برأت یہ کون دشمن ہیں۔ یہ کن سے برأت؟ یہ رضا علی قبلہ کے پوتے مولوی احمد رضا صاحب ہی بتلا سکتے ہیں“

فتاویٰ رضویہ اس وقت راقم کے پیش نظر نہیں، واللہ اعلم یہ عبارت بھی فتاویٰ رضویہ میں کس طرح لکھی ہے اور اس کا سیاق و سباق کیا ہے۔ چلئے دیوبندی خود ہی بتادیں کہ اس میں مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمہ پر اعتراض والی کون سی بات ہے۔ اہل بیت کرام کو اپنی مشکلات کے حل کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور سفارشی بنانا اور ان کے دشمنوں سے برأت کا اظہار کرنا کون سا گناہ کبیرہ ہے؟ ان کے دشمن کون ہیں؟ دیوبندی خود غور کر لیں۔ جو اہل بیت کرام سے خواہ مخواہ چڑ رکھتا ہے اور ان کے نام کو بھی پسند نہیں کرتا اور ان کے مبارک

ناموں کو بھی شیعہ والے نام کہتا ہے وہی تو دشمن اہل بیت ہے اور کیا دشمنوں کے سر پر سینگ ہوتے ہیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سورۃ انشقت؛ پارہ 30 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

”بعض از خواص اولیاء اللہ را کہ آلہ جارحہ تکمیل و ارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند دریں حالت ہم تصرف در دنیا و استغراق آنہا بہ جہت کمال و وسعت تدارک آنہا مانع توجہ بایں سمت نمے گرداؤدہ سیماں تحصیل کمالات باطنی از آنہا نمائندہ و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از آنہا مے طلبند و می پابند و زباں حال در اں وقت ہم مترنم بایں مقالات است ع من آیم بجاں گر تو آئی بہ تن“

(تفسیر عزیزی؛ پارہ عم (فارسی) طبع مجتہبائی دہلی 1338ھ ص 5)

ترجمہ: بعض خاص اولیاء اللہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے بندوں کی ہدایت و ارشاد کے لئے پیدا کیا، ان کو اس حالت میں بھی اس عالم کے تصرف کا حکم ہوا ہے اور اس طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ان کا استغراق بوجہ کمال و وسعت تدارک انہیں روکتا ہے اور اویسی سلسلے کے لوگ باطنی کمالات انہی سے حاصل کرتے ہیں، حاجت مند اور اہل غرض لوگ اپنی مشکلات کا حل انہی سے چاہتے ہیں اور جو چاہتے ہیں وہ پاتے بھی ہیں اور زبان حال سے یہ ترنم سے پڑھتے ہیں ”اگر تم میری طرف بدن سے آؤ گے تو میں تمہاری طرف جان سے آؤں گا“

جب اہل غرض لوگ اپنی مشکلات کا حل اولیاء اللہ سے چاہتے ہیں اور جو چاہتے ہیں

وہ پاتے ہیں تو اہل بیت کرام نے کیا قصور کیا ہے، جو ان سے مشکلات کا حل چاہنے والا شیعہ ہو جائے۔

مولوی سرفراز خان صفدر گلکھڑوی دیوبندی (گوجرانوالہ) لکھتے ہیں:

”بلاشبہ مسلک دیوبند سے وابستہ جملہ حضرات شاہ عبدالعزیز صاحب کو اپنا روحانی پیشوا تسلیم کرتے ہیں اور اس پر فخر بھی کرتے ہیں، بلاشبہ دیوبندی حضرات کے لئے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کا فیصلہ حکم آخر کی حیثیت رکھتا ہے“

(اتمام البرہان، حصہ اول، مطبوعہ گوجرانوالہ 1981ء، ص 138)

اگلا اعتراض یہ کیا ہے کہ ”الامن والعلیٰ“ کے صفحہ 244 پر مولوی احمد رضا صاحب لکھتے ہیں:

”ایک فریادی مصری امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا..... عرض کرتا ہے کہ میں نے عمرو بن العاص کے صاحبزادے کے ساتھ دوڑ کی میں آگے نکل گیا، صاحبزادے نے مجھے کوڑے مارے اور کہا، میں دو معزز کریم کا بیٹا ہوں۔ اس فریاد پر امیر المومنین نے فرمان نافذ فرمایا کہ عمرو بن العاص مع اپنے بیٹے کے حاضر ہوں۔ حاضر ہوئے، امیر المومنین نے مصری کو حکم دیا، کوڑا لے اور مار دو لٹیہوں کے بیٹے کو..... جب مصری فارغ ہوا، امیر المومنین نے فرمایا۔ اب یہ کوڑا عمرو بن العاص کی چندیا پر رکھ..... عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا امیر المومنین نہ مجھے خبر ہوئی نہ یہ شخص میرے پاس آیا“

اس جعلی و فرضی داستان سے مولوی احمد رضا نے نہ صرف فاتح مصر حضرت عمرو بن

العاص رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کی، بلکہ عدل فاروقی کو بھی داغدار کیا۔ عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ یا امیر المومنین نہ مجھے خبر ہوئی، نہ یہ شخص میرے پاس آیا۔ صرف ایک شخص کے کہنے پر امیر المومنین نے کوڑے برسوا دیئے۔ یہ داستان قطعاً فرضی ہے۔ بلاشبہ کسی شیعہ کی گڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اس شیعہی داستان سے فاضل بریلوی کے حضرت عمر فاروق اور حضرت عمرو بن العاص کے خلاف جذبہ شیعیت کا اظہار ہوتا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ امیر المومنین کوئی انکواری نہ کریں اور صحابی رسول کی چند یا پھ کوڑا رکھ دیں۔ اللہ کی پناہ! اسے لکھنے کے لئے مولوی احمد رضا خاں کا کلیجہ چاہئے“

اب امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کی کتاب ”الامن والعلی“ کی اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

”ایک مصری امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، عرض کی..... یا امیر المومنین عائد بک من الظلم
امیر المومنین میں حضور کی پناہ لیتا ہوں ظلم سے۔ امیر المومنین نے فرمایا عدت معاذ..... تو نے سچی جائے پناہ لی۔ ہمارا مطلب تو حدیث کے اتنے ہی لفظوں سے ہو گیا۔ پناہ لینے والے نے امیر المومنین کی دہائی دی اور امیر المومنین نے اپنی بارگاہ کو سچی جائے پناہ فرمایا۔

مگر تمہ حدیث بھی ذکر کریں کہ اس میں امیر المومنین کے کمال عدل کا ذکر ہے۔ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصر پر امیر المومنین کے صوبہ دار تھے یہ فریادی مصری عرض کرتا ہے کہ میں نے ان کے صاحبزادے کے ساتھ دوڑ کی، میں آگے نکل گیا۔ صاحبزادے نے

مجھے کوڑے مارے اور کہا میں دو معزز کریم والدین کا بیٹا ہوں۔ اس فریاد پر امیر المومنین نے فرمان نافذ فرما دیا کہ عمرو بن العاص مع اپنے بیٹے کے حاضر ہوں۔ حاضر ہوئے، امیر المومنین نے مصری کو حکم دیا کوڑا لے اور مار۔ اس نے بدلہ لینا شروع کیا اور امیر المومنین فرماتے جاتے ہیں مار دو لہیموں کے بیٹے کو۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ خدا کی قسم! جب اس فریادی نے مارنا شروع کیا ہے، ہمارا جی چاہتا تھا کہ یہ مارے اور اپنا عوض لے۔ اس نے یہاں تک مارا کہ ہم تمنا کرنے لگے کاش اب ہاتھ اٹھالے۔ جب مصری فارغ ہوا، امیر المومنین نے فرمایا، اب یہ کوڑا عمرو بن العاص کی چندیا پر رکھ (یعنی وہاں کے حاکم تھے، انہوں نے کیوں داد رسی کی، بیٹے کا کیوں لحاظ پاس کیا) مصری نے عرض کی یا امیر المومنین ان کے بیٹے ہی نے مجھے مارا تھا، اس سے میں عوض لے چکا۔ امیر المومنین نے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ سے فرمایا مذکم تعبدتما الناس وولدتم امہاتہم احراداً تم لوگوں نے بندگان خدا کو کب سے اپنا غلام بنا لیا، حالانکہ وہ ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوئے تھے۔ عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا امیر المومنین نہ مجھے خبر ہوئی، نہ یہ شخص میرے پاس فریادی آیا، ابن عبدالحکم عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جہلائے دیوبند نے اس پر اعتراض یہ کیا ہے کہ یہ داستان جعلی اور فرضی ہے۔ تو جناب یہ حدیث جعلی اور فرضی داستان نہیں بلکہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ علی متقی ہندی رحمۃ اللہ علیہ نے ”کنز العمال“ جلد 12، ص 660، حدیث نمبر 3605 کے تحت یہ حدیث درج کی ہے۔ کیا یہ دونوں بزرگ شیعہ تھے؟ اگر یہ ایک طرفہ کارروائی ہوتی تو حضرت عمرو بن العاص پہلے بول پڑتے، یہ تو عدل فاروقی کی زبردست مثال ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ فقرہ کہ ”تم لوگوں نے بندگانِ خدا کو کب سے غلام بنا لیا حالانکہ وہ ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوئے تھے“ سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے۔ اگر امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ شیعہ تھے تو کیا شیعہ عدل فاروقی مانتے ہیں؟ اس حدیث میں یہ فقرہ بھی آیا ہے کہ ”حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے معمری کو حکم دیا کہ کوڑا لے اور مار دو لٹیہوں کے بیٹے کو ”لئیم“ کا معنی ہے بخیل، کنجوس (جدید نسیم اللغات ص 845) یعنی جن دونوں نے اولاد کی تربیت میں کنجوسی کا مظاہرہ کیا۔

اس سے اگلا اعتراض یہ کیا کہ ایک شیعہ مصنف لکھتا ہے:

”مولوی احمد رضا نے وہ عظیم کام کیا جو کسی مجتہد سے ممکن نہ تھا، ہندوستان میں جو مجالس محرم قائم ہیں، اس کے وجود کی بقاء کے سلسلے میں مولانا احمد رضا کی بے لوث خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا“ (المیزان، احمد رضا نمبر، ص 550)

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں اہل سنت میں محرم، تعزی، علم، تاشے ہیں تو صرف احمد رضا کے دم سے ڈھول ہے تو اعلیٰ حضرت کے دم سے ہزاروں پر عرس، اس عرس میں طوائفیں، کمپنی تھیٹر، سنیما ہے تو ان کے قلم سے

یہ کھلا بہتان ہے کہ ماتم، علم، تاشے اور تعزی وغیرہ امام احمد رضا کے دم سے ہیں۔ امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے تو ان کے خلاف قلم چلایا اور رسالے لکھے۔ آپ کی تصانیف کا مطالعہ کریں۔ لوگوں کو جھوٹ بول کر گمراہ نہ کریں۔ ماتم، تعزی اور روایات باطلہ دے سروپا سے مملو اور اکاذیب موضوع پر مشتمل شہادت ناموں کے رد میں آپ کا رسالہ ”تعزیہ داری“ کو پڑھیں۔ کیا آپ اس کا ثبوت دے سکتے ہیں کہ طوائفوں، تھیٹروں اور سنیما

کے جواز میں امام احمد رضا نے قلم چلایا ہے۔ اگر نہیں تو لعنتہ اللہ علی الکاذبین عرس، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی ایجاد نہیں۔ عرس کے متعلق حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت خواجہ قدس سرہ کے عرس کے زمانے میں دہلی پہنچ کر یہ خیال تھا کہ آپ کی خدمت عالی میں بھی حاضر ہوں“ (مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب 233)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

”عرس کا دن اگر اس غرض سے مقرر کیا جائے کہ جس بزرگ کا عرس ہو وہ یاد رہیں اور اس وقت ان کے حق میں دعا کی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں“

(فتاویٰ عزیزی، مطبوعہ ایچ، ایم سعید کمپنی، ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی)

(1973ء، ص 151)

اس مسئلہ میں بھی حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمہ اہل سنت کی حمایت میں ہیں جبکہ دہابی دیوبندی اس مسئلہ میں حضرت شاہ کے سخت مخالف ہیں۔ بلکہ وہ تو عرس کے ہی مخالف ہیں، دن مقرر کرنا تو بعد کی بات ہے۔

محرم الحرام میں ذکر حسین کی مجالس قائم کرنے پر اعتراض والی کیا بات ہے۔ محرم الحرام میں مجالس قائم کر کے آج بھی اہل سنت دس دن تک بلکہ محرم کا پورا مہینہ صحیح روایات سے شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خانوادہ اہل بیت کی شہادت کا ذکر کرتے ہیں۔ اہل بیت پر صرف شیعہ کا تو حق نہیں اور صرف ان کی ہی اجارہ داری نہیں۔ اصل حق تو اہل سنت کا ہی ہے۔ اہل بیت کا ذکر خارجیوں اور ناصبیوں کو ہی برا لگتا ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ فرماتے ہیں:

”سال میں دو مجلسیں فقیر کے مکان پر منعقد ہوا کرتی تھیں۔ مجلس ذکر و ولادت شریف اور مجلس شہادت حسین اور یہ مجلس بروز عاشورہ یا اس سے دو ایک دن قبل ہوتی ہے۔ چار پانچ سو آدمی بلکہ ہزار آدمی جمع ہوتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد جب فقیر آتا ہے تو لوگ بیٹھتے ہیں اور فضائل حسنین رضی اللہ عنہما کا ذکر جو حدیث شریف میں وارد ہے۔ بیان کیا جاتا ہے اور بیچ آیات پڑھ کر کھانے کی جو چیز موجود رہتی ہے اس پر فاتحہ کیا جاتا ہے اور اس اثناء میں اگر کوئی خوش الحان سلام پڑھتا ہے یا شرعی طور پر مرثیہ پڑھنے کا اتفاق ہوتا ہے تو اکثر حضار مجلس اور اس فقیر کو بھی حالت رقت اور گریہ طاری ہو جاتی ہے۔ اس قدر عمل میں آتا ہے۔ اگر یہ سب فقیر کے نزدیک اس طریقہ سے جس کا ذکر کیا گیا ہے جائز نہ ہوتا تو ہرگز فقیران چیزوں پر اقدام نہ کرتا“

(فتاویٰ عزیزی، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی)

(1973ء ص 177)

کیا دہابی دیوبندی اس طرح مجالس منعقد کرتے ہیں؟ یا ان میں شامل ہوتے ہیں؟ اگر نہیں تو شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ کے متعلق کیا فتویٰ ہے؟

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

”جس کھانے کا ثواب حضرات امانین رضی اللہ عنہم کو پہنچایا جائے اور اس پر فاتحہ دقل

پڑھا جائے، وہ کھانا تمک ہو جاتا ہے، اس کا کھانا بہت خوب ہے“

(فتاویٰ عزیزی، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی 1973ء)

ص 167)

کیا دہابی دیوبندی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے اس فتویٰ پر عمل کرتے ہیں؟
حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں ایک روہیلہ پٹھان
آفاق نامی شریک ہوا کرتا تھا۔ ایک دن شاہ صاحب نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے
فضائل و مناقب بیان فرمائے تو اس کو اس قدر غصہ آیا کہ (خود شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ کا
بیان ہے)

”بندہ راشیعیہ فہمیدہ آمدن درس موقوف کرد“

ترجمہ: بندہ کو شیعہ سمجھ کر درس میں شریک ہونا بند کر دیا۔

(پروفیسر خلیق احمد نظامی، تاریخ مشائخ چشت، اسلام آباد دارالمصنفین، جلد 5، ص

(70)

جہلائے دیوبند نے پندرہویں صدی کا یہ عظیم ترین جھوٹ بولتے ہوئے یہ نہیں سوچا
کہ کیا ساری دنیا اندھی ہو گئی ہے۔ جسے امام احمد رضا کی تصانیف کا مطالعہ کرنے کا موقع
ملے گا۔ جو شخص فتاویٰ رضویہ اور دیگر بلند پایہ علمی تصانیف کا مطالعہ کرے گا وہ جہلائے
دیوبند کے بارے میں کیا رائے قائم کرے گا؟

رد شیعہ کے بارے میں ”مجموعہ رسائل رد و انقض“ از امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ
مطبوعہ مرکزی مجلس رضالاہور 1406ھ/1986ء مطالعہ فرمائیں۔

شیعہ: اکابر دیوبند کی نظر میں

سوال نمبر 9: کیا علمائے دیوبند کے نزدیک شیعہ کافر ہیں یا نہیں؟

جواب 1: جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے، وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا (فتاویٰ رشیدیہ، ص 248)

(2): جو لوگ شیعہ کو کافر کہتے ہیں..... اور جو لوگ فاسق کہتے ہیں، ان کے نزدیک ان کی تجنیز و تکفین حسب قاعدہ ہونا چاہئے، اور بندہ بھی ان کی تکفیر نہیں کرتا (فتاویٰ رشیدیہ، ص 264)

(3): ردائف و خوارج کو بھی اکثر علماء کافر نہیں کہتے، حالانکہ وہ شیخین و صحابہ کو اور (خوارج) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم، جمعین کو کافر کہتے ہیں“

(فتاویٰ رشیدیہ، ص 165، مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

سوال نمبر 2: کیا دیوبندی لڑکی شیعہ مرد کے نکاح میں دینی جائز ہے؟

فتویٰ (1) سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندو سنی مذاہب عورت بالغہ کا نکاح زید شیعہ مذہب کے ساتھ برضائے شرعی باپ کی تولیت ہو گیا، دریافت طلب یہ امر ہے کہ سنی و شیعہ کا تفرق مذہب، نکاح جیسا کہ ہندوستان میں شائع ہے، عند الشرح صحیح ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: نکاح منعقد ہو گیا لہذا سب اولاد ثابت النسب ہے اور محبت حلال ہے۔

(اشرف علی تھانوی، امداد الفتاویٰ، جلد 2، ص 28-29)

(2) رافضی کے کفر میں اختلاف ہے..... جو ان (شیعہ) کو فاسق کہتے ہیں ان کے

نزدیک (رشتہ لینا اور دینا) ہر طرح درست ہے“

(فتاویٰ رشیدیہ، مطبوعہ کراچی، ص 170)

سوال نمبر 3: کیا علمائے دیوبند کے نزدیک شیعہ کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟

سوال: ذبیحہ رافضی کے ہاتھ کا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ کے ذبیحہ میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے راجح اور صحیح یہ ہے کہ

حلال ہے“

(امداد الفتاویٰ جلد 2 ص 123)

شیعہ کی نماز جنازہ

”مشہور شیعہ عالم اور وکیل مظہر علی اظہر انتقال فرما گئے..... نماز جنازہ دیال سنگھ

گراؤنڈ میں 3 نومبر 1974ء بروز اتوار ادا کی گئی۔ نماز جنازہ صبح دس بجے حضرت مولانا

عبید اللہ انور (دیوبندی) نے پڑھائی“

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور شمارہ 8، نومبر 1974، ص 3)

”شیعہ لیڈر مظفر علی شمس کی نماز جنازہ کے فرائض ملک مہدی حسن علوی (شیعہ) نے

ادا کئے۔ نماز جنازہ میں مولانا عبدالقادر آزاد، مولانا تاج محمود، مولانا ضیاء القاسمی، ڈاکٹر

مناظر میاں طفیل محمد، چوہدری غلام جیلانی کے علاوہ ہزاروں مداحوں نے شرکت کی“

(روزنامہ نوائے وقت لاہور شمارہ 21، جون 1976ء)

علمائے دیوبند اور تعزیہ داری

”اجیر میں مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل تعزیہ کی نصرت

کافتویٰ دیا تھا“

(الافاضات الیومیہ، مطبوعہ کراچی جلد 4، ص 138، 139)

اگلا اعتراض یہ کیا کہ مولانا احمد رضا خاں نے سرور انبیاء سیدنا محمد ﷺ کے لئے مثال بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو یاد فرما کر اس طرح ندا فرمائی:

”بلا تشبیہ جس طرح سچا چاہنے والا اپنے پیارے محبوب کو پکارے اور بانگی ٹوپی والے اودھانی دوپٹے والے“ (تجلی الیقین، احمد رضا ص 20)

اب ”تجلی الیقین“ کی اصل عبارت سنئے:

حضور ﷺ کو خصوصی القابات سے پکارا گیا:

قال جلت عظمتہ یا دم اسکن انت وزوجک الجنة وقال تعالیٰ یا
 نوح اهبط بسلم منا وقال تعالیٰ یا ابراهیم قد صدقت الرویا وقال
 تعالیٰ یموسیٰ انی انی انا اللہ وقال تعالیٰ یعیسیٰ انی متوفیک وقال
 تعالیٰ یاداؤد انا جعلنک خلیفۃ وقال تعالیٰ یا زکریا انا نبشرك وقال
 تعالیٰ یا یحییٰ خذ الکتب بقوة

غرض قرآن عظیم کا عام محاورہ ہے کہ تمام انبیائے کرام کو نام لے کر پکارتا ہے مگر جہاں محمد ﷺ سے خطاب فرمایا ہے حضور ﷺ کے اوصاف جلیلیہ والقباب جمیلہ ہی سے یاد کیا ہے۔

یا ایہا النبی انا ارسلنک (اے نبی ہم نے تجھے رسول کیا) یا ایہا الرسول
 بلغ ما نزل الیک (اے رسول پہنچا جو تیری طرف اترا) یا ایہا المدثر ۰ قم فانذر
 (اے جھرمٹ مارنے والے کھڑا ہو لوگوں کو ڈرنا) یس ۰ والقرآن الحکیم ۰
 انک لمن المرسلین ۰ (اے یسین یا اے سردار مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی بے

ٹھک تو مرسلون سے ہے۔ طہ' ۵ ما انزلنا عليك القرآن لتشقى' (اے طہ یا اے پاکیزہ رہنما ہم نے تجھ پر قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ تو مشقت میں پڑے) ہر ذی عقل جانتا ہے کہ جو ان نداؤں اور ان خطابوں کو سنے گا بالبداہتہ حضور سید المرسلین و انبیائے سابقین کا فرق جان لے گا۔

یا آدم ست با پدر انبیاء خطاب یا ایھا النبی خطاب محمد ست
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

امام عز الدین بن عبدالسلام (مصری شافعی متوفی 660ھ) وغیرہ علمائے کرام فرماتے ہیں۔ بادشاہ جب اپنے تمام امراء کو نام لے کر پکارے اور ان میں خاص ایک مقرب کو یوں ندا فرمایا کرنے اے مقرب حضرت! اے نائب سلطنت! اے صاحب عزت! اے سردار مملکت! تو کیا کسی طرح محل ریب و شک باقی رہے گا کہ یہ بندہ بارگاہ سلطانی میں سب سے زیادہ عزت و وجاہت والا اور سرکار سلطانی کو تمام عمائد و اراکین سے بڑھ کر پیارا ہے۔

فقیر کہتا ہے (غفر اللہ تعالیٰ لہ) خصوصاً یا ایھا المزمّل و یا ایھا المدثر، تو وہ پیارے خطاب ہیں جن کا مزہ اہل محبت ہی جانتے ہیں ان آیتوں کے نزول کے وقت سید عالم ﷺ بالا پوش اوڑھے جھرمٹ مارے لیٹے تھے۔ اسی وضع و حالت سے حضور ﷺ کو یاد فرما کر ندا کی گئی۔ بلا تشبیہ جس طرح سچا چاہنے والا آپ پیارے محبوب کو پکارے اوباکی ٹوپی والے! اودھانی دوپٹے والے! اودامن اٹھا کے جانے والے!

فبحسن الله والحمد لله والصلوة الزهراء على الحبيب ذي الجاه

(جلی یقین بان مینا سید المرسلین، مطبوعہ مرکزی مجلس رضا لاہور 1994، ص

(35,34)

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت قارئین کے سامنے ہے۔ اس میں کیا توہین ہے؟ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ نے لکھا ”بلا تشبیہ جس طرح سچا چاہنے والا اپنے پیارے محبوب کو پکارے اور بائیں ٹوپی والے اور دعائی دوپٹے والے“ امام احمد رضا لکھ رہے ہیں ”بلا تشبیہ“ کیا دیوبندی بتائیں گے کہ ”بلا تشبیہ“ کے کیا معنی ہیں؟ اب آئیے دیوبندی مولوی عطاء اللہ بخاری احزاری کی اس عبارت کے بارے میں ایم رانا دیوبندی صاحب کیا کہیں گے جس میں بلا تشبیہ کے الفاظ بھی نہیں ہیں، مولوی بخاری کی تشبیہ ملاحظہ فرمائیے۔

”ایک ٹھیٹھ پنجابی گاؤں میں معراج النبی پر تقریر کر رہے تھے فرمایا، حضور ﷺ معراج کو چلے تو کائنات رک گئی، سوچا کہ دیہاتی سمجھ نہیں سکے کہ کائنات رک گئی کے معنی کیا ہیں، پوچھا! کیا سمجھے؟ مجمع نے کہا جی نہیں۔

بہت سمجھایا، لیکن اردو اور پنجابی کے متبادل فقروں سے بات نہ بن سکی۔ کروٹ لی، ”کہ سوہنا اپنے عاشق دل چلیاتے زمین و آسمان ٹھہر گئے“ کیوں؟ آواز کارس گھلاتے ہوئے بہ لحن (پنجابی زبان میں)

”تیرے لونگ داپیا لٹکارتے ہالیاں نے ہل ڈک لئے“

مجمع پھڑک اٹھا، آوازیں آئیں، شاہ جی سمجھ گئے اور یہ تھا خطاب کا اعجاز

(شورش کاشمیری، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مطبوعہ لاہور 1973، ص 289)

یعنی اے محبوب تیرے لونگ (عورتوں کے ناک میں پہننے کا زیور) کی چمک دیکھ کر زمین میں ہل چلانے والوں نے اپنے ہل روک لئے (وہ بلا تشبیہ ہے اور یہ اپنے امیر شریعت کی تشبیہ بھی دیکھ لیں)

اگلا اعتراض یہ ہے کہ مولوی احمد یار خاں لکھتے ہیں۔

”ان کی چتون کیا پھری سارا زمانہ پھر گیا“ (شان حبیب الرحمن؛ مولوی احمد یار خاں؛

ص 20)

مولوی احمد یار خاں اور مولوی احمد رضا کا یہ بیان بلاشبہ ان کے ذوق کی پستی اور گندی ذہنیت اور گھناؤنے پن کا اظہار ہے“

امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کی تشبیہ کا بیان آپ اوپر پڑھ آئیں ہیں اس میں کیا گندی ذہنیت ہے۔ مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ”شان حبیب الرحمن“ میں لکھتے ہیں:

”حضور علیہ السلام کی خواہش یہ تھی کہ ہمارا قبلہ پھر کعبہ معظمہ ہی بن جائے، سترہ مہینے ہو چکے تھے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے پڑھتے، ایک دن حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ جبریل ہمارا دل چاہتا ہے کہ ہم کعبہ شریف ہی کی طرف نماز پڑھا کریں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا حبیب اللہ ﷺ میں بندۃ الہی ہوں بغیر حکم کے کچھ بھی نہیں عرض کر سکتا۔ ہاں حضور حبیب اللہ ﷺ ہیں۔ آپ کی دعا کبھی بھی رد نہیں ہوتی۔ حضور ﷺ دعا فرمائیں۔ یہ عرض کر کے حضرت جبریل علیہ السلام چلے گئے۔ حضور سید عالم ﷺ نے وحی کے انتظار میں سر مبارک آسمان کی طرف اٹھا اٹھا کر دیکھنا شروع کیا

کہ شاید اب وحی آئی ہو قبلہ بدلنے کے لئے، پروردگار عالم نے یہ محبوبانہ انداز نہایت ہی پسند فرمائی اور اس آیت (سورہ بقرہ پارہ 2) میں ارشاد فرمایا کہ اے محبوب آپ کی اس پیاری ادا کو ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ بار بار اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھا رہے ہیں۔ اچھا ہم اس کو آپ کا قبلہ بنائے دیتے ہیں جسے کہ محبوب تم چاہو (روح البیان یہی آیت) ان کی چتون کیا پھری سارا زمانہ پھر گیا“

احقر نے اس سوال میں کئی جگہ دیوبندیوں کو جہلائے دیوبند اسی لئے لکھا ہے کہ یہ بے چارے تو امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ کی کسی کتاب کا نام بھی نہیں پڑھ سکتے۔ احقر نے ایک مرتبہ ایک دیوبندی سے امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی کتاب ”کفل الفقہ الفہم فی احکام قرطاس الدارہم“ کا نام پڑھنے کے لئے کہا تو اس کے جواب میں جو اس نے پڑھا، اب آپ سے کیا کہوں۔ علمائے اہل سنت کی عبارات کو یہ جہلائے دیوبند کیا سمجھیں گے؟ ”چتون“ ہندی لفظ ہے اور مونث ہے۔ اس کے معنی نظر، تیوری، نگاہ کے ہیں۔ دیوبندی بتائیں کہ اس میں کیا گندی ذہنیت ہے؟ جہلائے دیوبند کا اس عبارت پر اعتراض جہالت لسانی ہے۔

اگلا اعتراض یہ لکھا کہ ”احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے خود اللہ تعالیٰ کی شان میں بڑے نازیبا مکروہ نجس الفاظ لکھے ہیں“ (فتاویٰ رضویہ جلد اول)

اس کا جواب یہ ہے کہ وہ آپ لوگوں کے مکروہ نجس عقائد کی کراہت نجاست واضح کرنے کے لئے لکھے گئے ہیں۔ یعنی امام احمد رضا بریلوی نے فرمایا کہ اگر تمہارا خدا جھوٹ بول سکتا ہے تو تمہارا خدا چوری بھی کر سکتا ہے، شراب بھی پی سکتا ہے وغیرہ۔ چنانچہ الحمد للہ

دیوبندیو آپ پر بھی ان کا مکروہ و نجس ہونا ظاہر ہو گیا۔

اگلا آخری اعتراض: یہ کیا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں نے ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالی۔ موصوف نے وصیت کی تھی ”میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہتا“

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کی وصیت کا مقصد یہی ہے کہ جو گندے کفریہ عقائد دیوبندی، وہابی، شیعہ، مرزائی، نیچری وغیرہ کی کتب سے ظاہر ہیں۔ ان سے پرے رہنا اور جو اہل سنت کے صحیح اور عشق رسول ﷺ پر مبنی عقائد ہیں جو کہ میری کتب سے ظاہر ہیں ان پر مضبوطی سے قائم رہنا اس میں کیا اعتراض والی بات ہے؟

”مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت کہتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی نے بڑا کام کیا، بس میرا دل چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو کہ ان کی تعلیم عام ہو جائے گی“

(ملفوظات مولوی الیاس مرتبہ منظور نعمانی، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص 52)

مولوی الیاس نے نہ تو قرآن و حدیث کا نام لیا، نہ دین اسلام کا نام لیا ”ان (تھانوی) کی تعلیم“ کہا ہے۔

مولوی انور شاہ کشمیری نے کتاب ”المہند“ عقائد علمائے دیوبند، مطبوعہ ادارہ اسلامیات، انارکلی، لاہور کے صفحہ 179 پر کہا ”عقائد (دین) میں امام نانوتوی، فروع (مذہب) میں امام گنگوہی“ نانوتوی کا دین کہا ہے دین اسلام نہیں کہا۔ مولوی محمد سہول دیوبندی لکھتے ہیں المہند کو مذہب قرار دیا جائے“ (المہند ص 96)

مولوی محمد شفیع دیوبندی لکھتے ہیں ”عقائد علماء دیوبند کے نام سے کتاب لکھنا طبعاً پسند نہیں، شبہ ہوتا ہے کہ ان کے کچھ مخصوص عقائد ہیں“ (المہند ص 175)

وما علینا الا البلاغ المبین

مسک اعلیٰ حضرت کیوں کہا جاتا ہے؟

سب سے پہلے آپ یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ مسک اعلیٰ حضرت سے مراد کوئی نیا مسک نہیں ہے، بلکہ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، صالحین اور علماء امت جس مسک پر تھے، مسک اعلیٰ حضرت کا اطلاق اسی مسک پر ہوتا ہے۔

در اصل اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ تقریباً دو صدی قبل برصغیر کی سرزمین پر کئی نئے فرقوں نے جنم لیا اور ان فرقوں کے علمبرداروں نے اہلسنت و جماعت کے عقائد و معمولات کو شرک و بدعت قرار دینے کی شرمناک روش اختیار کی، خصوصاً مولوی اسماعیل دہلوی نے وہابی مسک کی اشاعت کے لئے جو کتاب تقویت الایمان کے نام سے مرتب کی اس میں علم غیب مصطفیٰ ﷺ، حاضر و ناظر، شفاعت، استعانت، نداء یا رسول اللہ ﷺ، حیات النبی ﷺ، اختیارات نبی ﷺ وغیرہ تمام عقائد کو معاذ اللہ کفر و شرک قرار دے دیا، جبکہ یہ سارے عقائد روز اول سے قرآن و سنت سے ثابت شدہ ہیں۔ اسی طرح میلاد، قیام، صلوٰۃ و سلام، ایصال ثواب، عرس یہ سب معمولات جو صدیوں سے اہلسنت و جماعت میں رائج ہیں اور علمائے امت نے انہیں باعث ثواب قرار دیا ہے، لیکن نئے فرقوں کے علمبرداروں نے ان عقائد و معمولات کو شرک و بدعت قرار دیتے ہوئے اپنی ساری توانائی

انہیں مٹانے پر صرف کی۔ اسی زمانے میں علمائے اہلسنت نے اپنے قلم سے ان عقائد و معمولات کا تحفظ فرمایا اور تحریر و تقریر اور مناظروں کے ذریعے ہر اعتراض کا دندان شکن جواب دیا۔

عقائد کی اسی معرکہ آرائی کے دور میں بریلی کی سرزمین پر امام احمد رضا خان قدس سرہ پیدا ہوئے۔ آپ ایک زبردست عالم دین تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے پناہ علمی صلاحیتوں سے مالا مال فرمایا تھا اور آپ تقریباً پچپن علوم میں مہارت رکھتے تھے خصوصاً علم فقہ میں آپ کے دور میں کوئی آپ کا ثانی نہ تھا۔ اعلیٰ حضرت کی علمی صلاحیتوں کا اعتراف ان لوگوں کو بھی ہے جو آپ کے مخالف ہیں، بہر حال آپ نے اپنے دور کے علمائے اہلسنت کو دیکھا کہ وہ باطل فرقوں کے اعتراضات کے جوابات دے کر عقائد اہلسنت کا دفاع کر رہے ہیں تو آپ نے بھی اس عظیم خدمت کے لئے قدم اٹھایا اور اہلسنت کے عقائد کے ثبوت میں دلائل و براہین کا انبار لگا دیا۔ ایک ایک عقیدے کے ثبوت میں کئی کئی کتابیں تصنیف فرمائیں، ساتھ ہی ساتھ جو معمولات آپ کے زمانے میں رائج تھے ان میں سے جو قرآن و سنت کے مطابق تھے۔ آپ نے ان کی تائید فرمائی اور جو قرآن و سنت کے خلاف تھے، آپ نے ان کی تردید فرمائی۔ اس طرح بے شمار موضوعات پر ایک ہزار سے زائد کتابوں کا عظیم ذخیرہ مسلمانوں کو عطا فرمایا، بہر حال آپ نے باطل فرقوں کے رد میں اور عقائد و معمولات اہلسنت کی تائید میں جو عظیم خدمات انجام دیئے، اس بنیاد پر آپ علمائے اہلسنت کی صف میں سب سے نمایاں ہو گئے اور عقائد اہلسنت کی زبردست وکالت کرنے کے سبب سے یہ عقائد امام احمد رضا کی ذات کی طرف منسوب ہونے لگے

اور اب حال یہ ہے کہ آپ کی ذات اہلسنت کا ایک عظیم نشان کی حیثیت سے تسلیم کر لی گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ کوئی حجازی و یمنی یا عراقی و مصری بھی مدینہ منورہ میں ”یا رسول اللہ“ کہتا ہے تو نجدی اسے بریلوی ہی کہتے ہیں، حالانکہ اس کا کوئی تعلق بریلی شہر سے نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر کوئی ”اسئلك الشفاعة يا رسول الله“ کہہ کر نبی کریم ﷺ سے شفاعت طلب کرتا ہے تو وہ چاہے جزیرۃ العرب ہی کا رہنے والا کیوں نہ ہو وہابی اسے بریلوی ہی کہتے ہیں، جبکہ بریلوی اسے کہنا چاہئے جو شہر بریلی کا رہنے والا ہو، لیکن اس کی وجہ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ اسلاف کے وہ عقائد ہیں جن کی امام احمد رضا قدس سرہ العزیز نے دلائل کے ذریعے شہود سے تائید فرمائی ہے اور ان عقائد کے ثبوت میں سب سے نمایاں خدمات انجام دی ہیں، جس کی وجہ سے یہ عقائد امام احمد رضا سے اس قدر منسوب ہو گئے ہیں کہ دنیا کا کوئی بھی مسلمان اگر ان عقائد کا قائل ہو تو اسے آپ ہی کی طرف منسوب کرتے ہوئے بریلوی ہی کہا جاتا ہے۔

اب چونکہ برصغیر میں فرقوں کی ایک بھیڑ موجود ہے اس لئے اہلسنت و جماعت کی شناخت قائم کرنا ناگزیر ہو گیا ہے اس لئے کہ دیوبندی فرقہ بھی اپنے آپ کو اہلسنت ہی ظاہر کرتا ہے جبکہ دیوبندیوں کے عقائد بھی وہی ہیں جو وہابیوں کے ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ وہابی اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں اور ائمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید نہیں کرتے اور دیوبندی تقلید تو کرتے ہیں لیکن وہابیوں کے عقائد کو حق مانتے ہیں۔ اس لئے موجودہ دور میں اصل اہلسنت و جماعت کون ہیں، یہ سمجھنا بہت دشوار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے علماء اہلسنت و جماعت کو دیگر فرقوں سے ممتاز کرنے کے لئے ”مسلك اعلیٰ حضرت“ کا

استعمال مناسب سمجھا، اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اب جو مسلک اعلیٰ حضرت کا ماننے والا سمجھا جائے گا اس کے بارے میں خود بخود یہ تصدیق ہو جائے گی کہ یہ علم غیب، حاضر و ناظر، استعانت، شفاعت وغیرہ کا قائل ہے اور معمولات اہلسنت عید میلاد النبی ﷺ، قیام، صلوٰۃ و سلام کو بھی باعث ثواب سمجھتا ہے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ نہیں فقط اپنے آپ کو سنی کہنا کافی ہے تو میں یہ کہوں گا کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو سنی کہے تو آپ اسے کیا سمجھیں گے یہ کون سا سنی ہے؟ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی تقلید کرتے ہوئے وہابی عقائد کو حق ماننے والا..... یا پھر ”یا رسول اللہ ﷺ کہنے والا“

ظاہر ہے صرف سنی کہنے سے کوئی شخص پہچانا نہ جائے گا، مگر کوئی اپنے آپ کو بریلوی سنی کہے تو فوراً سمجھ میں آ جائے گا کہ یہ حنفی بھی ہے اور سچا سنی بھی یا پھر اپنے آپ کو کوئی مسلک اعلیٰ حضرت کا ماننے والا کہے تو بھی اس مسلمان کے عقائد و نظریات کی پوری نشاندہی ہو جاتی ہے۔

اہل ایمان کو ہر دور میں شناخت کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔

دیکھئے مکہ کی وادیوں میں جب اسلام کی دعوت عام ہوئی تو اس وقت ہر صاحب ایمان کو مسلمان کہا جاتا تھا۔ اور جب بھی کوئی کہتا کہ میں مسلمان ہوں تو اس شخص کے بارے میں فوراً یہ سمجھ میں آ جاتا کہ یہ اہلسنت و جماعت سے تعلق رکھتا ہے، یعنی خدا کی وحدانیت کی گواہی دیتا ہے اور نبی کریم ﷺ کی رسالت کو تسلیم کرتے ہوئے آپ کی تعلیمات پر عمل کرتا ہے، لیکن ایک صدی بھی نہ گزری تھی کہ اہل ایمان کو اپنی شناخت کے

لئے ایک لفظ کے استعمال کی ضرورت محسوس ہوئی اور وہ لفظ ”سنی“ ہے۔

وجہ یہ تھی کہ ایک فرقہ پیدا ہوا جس نے (معاذ اللہ) حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظمؓ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہما پر تبرا (لعن طعن) کرنا شروع کر دیا اور اس میں حد سے تجاوز کر گیا، لیکن وہ لوگ بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے اس لئے اس دور میں اہلسنت نے اپنے آپ کو سنی مسلمان کہا، صرف مسلمان اگر کوئی اپنے آپ کو کہتا تو اس کے بارے میں یہ سوال پیدا ہوتا کہ یہ کون سا مسلمان ہے؟ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظمؓ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ماننے والا مسلمان ہے یا ان پر تبرا (لعن طعن) کرنے والا؟ لیکن اگر کوئی اپنے آپ کو سنی مسلمان کہتا تو اس کے بارے میں یہ سمجھ میں آ جاتا کہ یہ خلفاء ثلاثہ کو ماننے والا مسلمان ہے، اس طرح خلفاء پر لعن طعن کرنے والے رافضیوں کے مقابلے میں اہلسنت کی ایک الگ شناخت قائم ہو گئی..... ”سنی مسلمان“

اس سلسلے میں کچھ لوگ یہ کہتے کہ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی یہ چار مسلک تو پہلے سے موجود ہیں پھر یہ پانچواں مسلک ”مسلک اعلیٰ حضرت“ کیوں کہا جاتا ہے تو انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ مسلک اعلیٰ حضرت یہ کوئی پانچواں مسلک نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہی ہے کہ یہ چاروں مسلک حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی حق ہیں اور کسی ایک کی تقلید واجب ہے اور یہی امر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی کتب سے ثابت ہے، اس لئے اگر کوئی شافعی یا حنبلی بھی اپنے آپ کو مسلک اعلیٰ حضرت سے منسوب کرتا ہے تو اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ فروعیات میں اپنے امام کی تقلید کے ساتھ ساتھ عقائد و معمولات اہلسنت کا بھی قائل

ہے۔

رہا یہ سوال کہ مخالفین اس سے یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ یہ ایک پانچواں مسلک ہے تو ہم سارے وہابیوں، دیوبندیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ثابت کریں کہ امام احمد رضا قدس سرہ نے کسی عقیدے کی تائید قرآن و سنت کی دلیل کے بغیر کی ہے، کسی بھی موضوع پر آپ ان کی کتاب اٹھا کر دیکھ لیجئے، ہر عقیدہ کے ثبوت میں انہوں نے قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور پھر اپنے موقف کی تائید میں علماء امت کے اقوال پیش کئے ہیں۔ حق کو سمجھنے کے لئے شرط یہ ہے کہ تعصب سے بالاتر ہو کر امام احمد رضا قدس سرہ کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے، مطالعہ کے دوران آپ واضح طور پر محسوس کریں کہ اعلیٰ حضرت وہی کہہ رہے ہیں جو چودہ سو سالہ دور میں علماء و فقہاء کہتے رہے ہیں۔

اب بھی اگر کسی کو اطمینان نہ ہوا ہو اور وہ مسلک کے لفظ کو اعلیٰ حضرت کی طرف منسوب کرنے پر معترض ہو اور یہی سمجھتا ہو کہ یہ ایک نیا مسلک ہے تو، ہابی، دیوبندی، سنہیل جائیں اور میرے ایک سوال کا جواب دیں کہ مولوی محمد اکرم جو دیوبندیوں کے معتمد مورخ ہیں، انہوں نے موج کوثر میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے عقائد و نظریات کا تذکرہ کرتے ہوئے بار بار ”مسلک ولی اللہ“ کا لفظ استعمال کیا ہے تو کیا چاروں مسلک سے علیحدہ یہ مسلک ولی اللہ کوئی پانچواں اور نیا مسلک ہے؟..... جو آپ کا جواب ہوگا، وہی ہمارا بھی.....!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست کتب

2014ء

زاویہ پبلشرز

قرآن و حدیث اور دیگر اسلامی کتابوں کا اشاعتی مرکز

8/C دربار مارکیٹ، لاہور

Ph: 042-37248657 E-mail: zaviapublishers@gmail.com

سیرۃ النبی / احادیث صلی اللہ علیہ وسلم

سروردو جہاں حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں ادارے کا ادنیٰ سا رمغان عقیدت و محبت

سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد

المعروف

سیرت شامی

حضرت امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت طیبہ پر مشہور آفاق کتاب کا ایمان افروز اور روح پرور ترجمہ پروفیسر ذوالفقار علی ساقی فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے بہار آفریں قلم سے، ادارہ کی جانب سے پہلی دفعہ اردو زبان میں زور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکا ہے جو سیرت کے موضوع پر ایک ایسی نئی دستاویز ہے جس کے بغیر لاتبری ناممکن متصور ہوگی اور سیرت پاک کا خصوصی مطالعہ کرنے والوں کے لیے گراں بہا تحفہ ہے۔

1080	امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی	(اول، دوم)	سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد
1080	امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی	(سوم، چہارم)	سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد
1080	امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی	(پنجم، ہشتم)	سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد
1080	امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی	(ہفتم، ہشتم)	سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد
زیر طبع	امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی	(نہم، دہم)	سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد
زیر طبع	امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی	(گیارہویں، بارہویں)	سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد

الخصائص الکبریٰ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ہزار سے زائد معجزات و خصوصیات اور سیرت مبارکہ کا حسین تذکرہ
مصنف: حضرت علامہ جلال الدین عبدالرحمن سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ: حضرت علامہ مفتی سید غلام معین الدین نعیمی

قیمت: -/800 روپے

{ ج } {

240/-	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	جنئی زیور
300/-	علامہ سید ریاض حسین شاہ	جدید فقہی مسائل اور ان کا شرعی حل
120/-	علامہ سید شاہ تراب الحق قادری	جنئی لوگ کون؟ (اس کتاب میں ان عقائد و علامات کا تذکرہ کیا گیا ہے جن کے ذریعے منی لوگوں کی شناخت ہوتی ہے)

{ ح } {

350/-	خواجہ امام بخش رحمۃ اللہ علیہ	حدیقتہ الابخیار (ترجمہ گلشن ابرار)
180/-	مفتی محمد ظلیل خاں قادری برکاتی	حج و عمرہ کی آسان کتاب
300/-	سید امتیاز حسین شاہ کاظمی	حرمت اولاد و رسول (شرعی فقہی، آئینی تشریحات کی روشنی میں)
450/-	صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	حقائق و معارف (مذہب کی بنیاد، حقیقت، تصوف، قرآن اور تصوف، وحدت وجود، مسلک طریقت، طریقت کا بنیادی تصور، اہل طریقت کے کرنے کے کام، حال و قال کی جنگ اور ضرورت مجزہ کے موضوعات پر ایک اہم کتاب)
130/-	ڈاکٹر ظہور الحسن شارب	حکایات کشف العجوب
280/-	علامہ سید شاہ تراب الحق قادری	حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
250/-	عبدالقادر زاہدی	حکایات سعدی
250/-	عبدالقادر زاہدی	حکایات رومی

{ خ } {

350/-	مفتی جلال الدین امجدی	خطبات محرم
180/-	علامہ سید شاہ تراب الحق قادری	خواتین کے دینی مسائل

{ د، ف، ز } {

170/-	ڈاکٹر ظہور الحسن شارب	دلی کے بائیس خواجہ (دہلی کے ان عظیم اور نامور بائیس اولیاء کرام کا تذکرہ جنہوں نے لاکھوں دلوں کو ایمان کے نور سے منور کر کے ہندوستان میں عملاً اسلامی سلطنت کے قیام کی راہ ہموار کی)
60/-	علامہ سید شاہ تراب الحق قادری	دینی تعلیم
50/-	مولانا محمد شہزاد قادری ترابی	دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں؟
90/-	مولانا محمد شہزاد قادری ترابی	دکھ درد اور بیماریوں کا علاج (عام)
120/-	مولانا محمد شہزاد قادری ترابی	دکھ درد اور بیماریوں کا علاج (مجلد)
70/-	مولانا محمد شہزاد قادری ترابی	دکھ درد اور بیماریوں کا علاج (پاکٹ سائز)
550/-	برگلیڈیز (ر) فضل ربی (تفسیر عباس)	درس گاہ صفحہ کا نظام تعلیم و تربیت
200/-	سید برکات احمد رضوی	روشن تحریریں (حضرت علامہ سید محمد علی رضوی)

250/-	پیر عمران صابر شاہ صابر کلسوی	دل آویز حکایات
480/-	خواجہ محبوب مالمسیدوی بیستہ	ذکر خیر معروف بہ صحیفہ محبوب (حضرت خواجہ تاج شاہ اناہاوی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات و خدمات اور تعلیمات کا دل آویز تذکرہ)
180/-	حکیم اصغر علی اعجاز چشتی	روشنی سے علاج
220/-	حضرت مولانا شاہ محمد زکین دین بیستہ	رکن دین
280/-	الطاف محمود ہاشمی	زین بسیر الطاف سویرا (ابوالوفا حضرت صدیق احمد سیدوی کے ہاؤر خطوط اور مضامین کا خوبصورت مجموعہ)
250/-	علامہ سید شاہ تراب الحق قادری	رسول خدا ﷺ کی نماز
250/-	ارم فاطمہ عطاری	رہنمائے مبلغات
12/-	قاری عبدالرحمن شجاع آبادی	رحمانی قاعدہ
240/-	علامہ ارشد القادری بیستہ	زلف و زنجیر مع لالہ زار (پہلی جلد) (اسلامی تاریخ سے آنکھوں کو اشک بار کرنے والی منتخب کہانیاں)

{.....}

250/-	حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بیستہ	سر الاسرار (روحانی حقائق و معارف کا حسین و جمیل گلدستہ)
320/-	مولانا عبدالاحد قادری	سیرت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
150/-	علامہ راشد الخیری	سیدہ کلال (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ)
150/-	مولانا محمد شہزاد قادری ترابی	سنت مصطفیٰ ﷺ اور جدید سائنس
480/-	احمد بن محمد بن صدیق الغماری	سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ (حدیث باب مدینۃ العلم کی صحت)
150/-	علامہ ارشد القادری	سیر گلستان (تاریخ اسلام کے ایمان افروز واقعات اور دلچسپ حکایات کا حسین مجموعہ)
400/-	حضرت میاں محمد بخش بیستہ	سیف الملوک
200/-	پیرزادہ سید تمیز الدین محمود نصیری	سوانح چراغِ دہلی (حضرت خواجہ نصیر الدین محمود)

{.....}

200/-	محمد عاطف رمضان سیالوی	شرابِ محبت الہی (اللہ رب العزت سے محبت اور اس کے اسباب و علامات پر جامع و مستند کتاب، احادیث کی تخریج کے ساتھ)
680/-	اشیخ علی احمد الجرجاوی الازہری	شریعت اسلامیہ کی حکمت و فلسفہ (اسلام دینِ فطرت ہے اور اس کی دلائل و تعلیمات اپنے پیروکاروں کے لیے دنیا و آخرت میں تکمیل کامیابی کی ضامن ہیں۔ اسلامی احکام پر جو کتابیں لکھی جاتی ہیں ان میں عموماً صرف ایک رخ سے پردہ اٹھایا جاتا ہے کہ ان احکام پر عمل پیرا ہونے سے اتنے درجات بلند ہوں گے اور اتنی نیکیاں ملیں گی مگر ہمارے پیش نظر کتاب میں اسلامی احکام میں پنہاں حکمتوں سے بھی پردہ اٹھایا گیا ہے اور اسلامی احکام کو عقل کی کسوٹی سے پرکھنے والوں کے لیے غور و فکر کا دافر سامان مہیا کیا گیا ہے۔ ایک ایک اسلامی حکم کا ذکر کر کے بتایا گیا ہے کہ ان پر عمل پیرا ہونے سے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر کیا خوشگوار اثرات مرتب ہوں گے۔ درحقیقت جدید سائنسی نظریات کی روشنی میں اسلامی احکامات و تعلیمات کا خوبصورت تجزیہ پیش کیا گیا ہے اور ان نظریات کی رو سے دنیا میں بھی بہترین زندگی گزارنے کے لیے اسلامی احکام کو نسخہ کیسیا ثابت کیا گیا ہے)

450/-	حضرت سلطان باہو <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	شرح آیات سلطان باہو <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
480/-	مرتبہ: اقبال احمد نوری	شمع شیتان رضا (کامل)
250/-	محمد عبدالملک خان کھوڑوی	شرح قصیدہ بردہ شریف
180/-	تالیفات: امام غزالی و سیوطی	شرح اسماء الحسنی مع اسم اعظم
360/-	مولانا محمد شہزاد قادری ترابی	شریعت محمدی کے ہزار مسائل
150/-	ڈاکٹر ظفر اقبال نوری	شعور زندہ
250/-	علامہ جلال الدین سیوطی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	شرح الصدور فی حال الموتی والقبور

{.....ص، ض، ط.....}

300/-	مولانا محمد شہزاد قادری ترابی	صحاح ستہ اور عقائد اہل سنت
450/-	مولانا محمد شہزاد قادری ترابی	صحابہ کرام کی حقانیت
160/-	مولانا محمد شہزاد قادری ترابی	صراط الابرار (اسلامی عقائد پر ۱۱۳ اعتراضات کے قرآن و حدیث کی روشنی میں جوابات)
130/-	سید محمد یاسین شاہ راشدی قادری	صراط الطالبین (تعلیمات تصوف پر مبنی ایک خوبصورت کتاب)
130/-	حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوئی	صراط مستقیم (راہ سلوک کے مسافروں کے لیے ایک بیش قیمت تحفہ)
280/-	محمد خصلت حسین صابری چشتی	صحابہ کرام و اولیائے عظام کے احوال واقوال
180/-	مصنف: حاجی محمد انور چشتی نظامی	ضیائے فرید (حضرت بابا فرید الدین مسود گنج شکر کی حیات و تعلیمات کا جامع تذکرہ)
250/-	محمد نعیم طاہر سہروردی	طب الاصفیاء (طب: جسمانی اور طب روحانی پر صوفیائے کرام کے آزمودہ، تیز بہد ف نسخوں کا حسین مرقمہ)
120/-	محمد عمران سندھو	طلب سیاست کی تباہ کاریاں

{.....ع.....}

250/-	مترجم: سید وقار علی ہمدانی	عرفان نوشاہی (کلام نوشہ گنج بخش) (امپورٹڈ پیپر)
200/-	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	عجائب القرآن مع غرائب القرآن
350/-	علامہ ابن جوزی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	میوان الحکایات
550/-	محمد عاطف رمضان سیالوی	عقائد اہل سنت
150/-	محمد عاطف رمضان سیالوی	عظمت سیدنا صدیق اکبر <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
300/-	ہمشیرہ صدیق قادری	عورتوں کے مسائل (جلد اول)
300/-	ہمشیرہ صدیق قادری	عورتوں کے مسائل (جلد دوم)
130/-	ہمشیرہ صدیق قادری	عطر العقائد (عورتوں کے لیے عقائد کے موضوع پر عام فہم کتاب جس کا مطالعہ ہر مسلمان عورت کے لیے ضروری ہے)
150/-	ہمشیرہ صدیق قادری	عورتوں کی نماز اور سائنسی تحقیقات

150/-	ہمشیرہ صدیق قادری	عورتوں کا حج
250/-	الاستاذ محمد شفیق	عورت اور مذہب عالم

{.....غ.....}

400/-	قاضی محمد برخوردار ملتانی بیسید	غوث اعظم (حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی حیات و خدمات اور تعلیمات و افکار پر مشتمل ایک خوبصورت کتاب)
220/-	پروفیسر احمد سعید بہدانی	غالب و حلاج و خاتون عجم (حسین بن منصور حلاج، مرزا اسد اللہ خاں غالب، قرۃ العین طاہرہ خاتون عجم کی حیات و خدمات اور تعلیمات و افکار پر مشتمل ایک جامع تحریر)
250/-	حکیم اصغر علی اعجاز چشتی	عرفان الہی
280/-	عمیر محمود صدیقی	غازی یا قاتل؟ (توہین رسالت کی سزا قرآن و سنت اور بائبل کی روشنی میں اور کیا مسلمان کو مرتد کے بدلے قتل کیا جائے گا؟ اس کتاب کے بنیادی موضوعات ہیں)
130/-	مفتی شیخ فرید	غوث قطب، ابدال القاب کی شرعی حیثیت (غوث و قطب کا مقام و مرتبہ اور ان القاب کی شرعی حیثیت اور استغاثہ و توسل کے موضوع پر ایک جامع کتاب)

{.....ف.....}

	علامہ عالم فقری	فقری مجموعہ وظائف
450/-	غلام رسول جماعتی نقشبندی	فضائل امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
120/-	علامہ سید شاہ تراب الحق قادری	فلاح دارین (تفسیر سورہ عصر)
280/-	علامہ سید شاہ تراب الحق قادری	فضائل صحابہ و اہل بیت
200/-	مولانا محمد شہزاد قادری ترابی	فقہ حنفی، قرآن و حدیث کے آئینہ میں
130/-	مولانا عبد الاحد قادری	فضیلت کی راتیں
170/-	غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی	فتوح الغیب
50/-	محمد نذیر نقشبندی مجددی کیلانی	فضائل و شان پتھن پاک
450/-	حضرت امیر حسن سنجری	فوائد الفواد

{.....ق.....}

120/-	نیٹ:	قرآن پاک (تجویدی، 16 سطری)
70/-	مولانا محمد شہزاد قادری ترابی	قرآن حکیم اور سوعقانہ
180/-	مولانا محمد شہزاد قادری ترابی	قرآن مجید سے علاج
350/-	علامہ مفتی غلام رسول جماعتی نقشبندی	قاسم ولایت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ
350/-	مولانا محسن الدین	قانون شریعت (اعلیٰ)
600/-	علامہ محمد عبدالرسول برزنجی	قیامت کی نشانیاں
180/-	محمد اسلمیل احمد بدایونی	قلم کی جسارت (عصر حاضر کے اسلامی معاشرہ کے سگتے ہوئے مسائل: خاندانی نظام، حجاب، فاشی و عریانی، وفاداری و بغاوت جیسے اہم موضوعات پر مشتمل ایک نادر کتاب)

March 2019

اہلسنت وجماعت کا قرآن و سنت کا عظیم ادارہ

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

شعبہ حفظ: 145 شعبہ ناظرہ: 240

شعبہ درس نظامی: 105 شعبہ تجوید: 10

طلبہ:

اور انہیں شعبہ جات میں 400 سے زائد طلبا اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

شعبہ حفظ و ناظرہ 14 اساتذہ شعبہ درس نظامی و تجوید 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم یعنی اسکول 11 اساتذہ باورچی 2 خادم 4 چوکیدار 2

مدرسہ کا اسٹاف

کل طلبہ کم و بیش پانچ سو اور پورہ اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

HABIB BANK LTD. BARNES STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 00500025657003 - BRANCH CODE :0050

DONATION



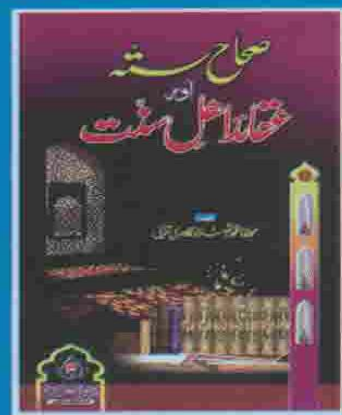
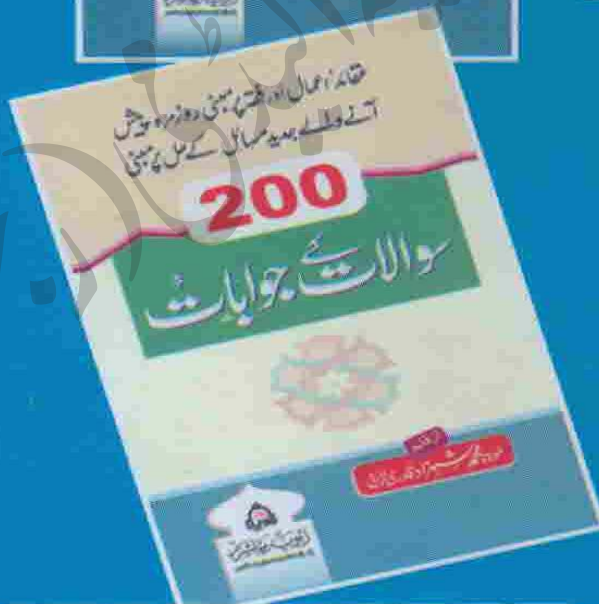
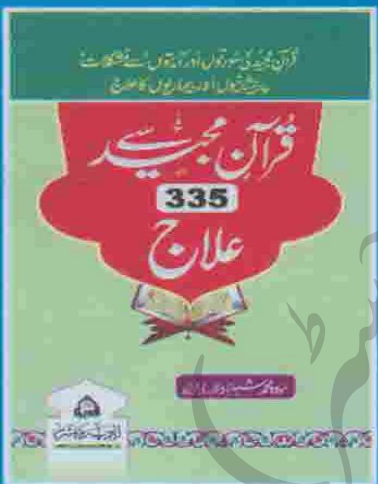
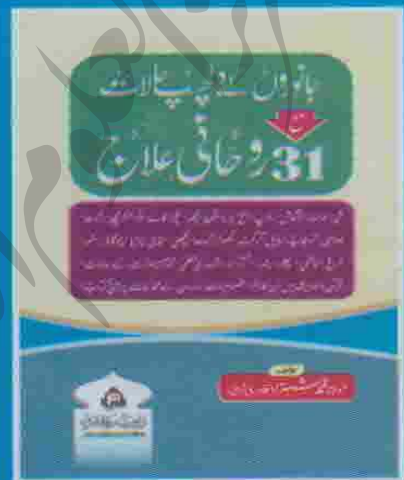
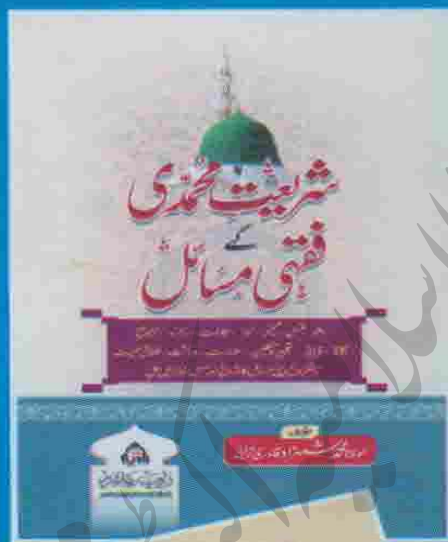
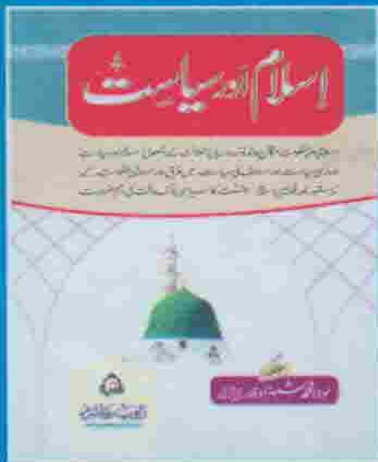
www.facebook.com/markazuloom

<https://www.waseemziyai.com> <https://www.youtube.com/waseemziyai>

مولانا محمد ہاشم قادری بریلوی
کے مدلل بیانات کا مجموعہ

کامل سیٹ

10 جلد



زاویہ پبلشرز



8-C داننڈا دیار مارکیٹ لاہور

voice: 042-37300642 - 042-37112954

Email : zaviapublishers@gmail.com

Website: www.zaviapublishers.com